سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

(جمعرات 23، جمعتہ المبارک 24، سوموار 27، منگل 28، بدھ 29۔ جنوری 2020)

(یوم الخمیس 27، یوم الجمع 28۔ جمادی الاوّل، یوم الاثنین یکم، یوم الثلاثہ 2۔ یوم الاربعاء 3۔ جمادی الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اٹھارہواں اجلاس

جمعرات،23۔جنوری2020

جلد 18 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2۔	ایجنڈا	-----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	-----------	13
5۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	14
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	حلف		
7۔	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	-----------	15
8۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	-----------	16
	قرارداد		
9۔	سابق سپیکر مغربی پاکستان و سینیٹر چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار	-----------	17
	تعزیت		
10۔	سابق سپیکر چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم)، معزز ممبر محترمہ ساجدہ یوسف کے والد، جناب محمد لطاسب ستی کے بھائی اور جناب محمد رمضان صدیق کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت	-----------	19
	رپورٹ (جو پی اے سی 2 کو ریفر ہوئی)		
11۔	پنجاب کے مختلف محکمہ جات کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 15-2014 کا پی اے سی 2 کو ریفر کیا جانا	-----------	20
	پوائنٹ آف آرڈر		
12۔	صدر پریس کلب جناب ارشد انصاری کے ساتھ وارڈن کی بدسلوکی پر کمیٹی بنانے کا مطالبہ	-----------	21
	سوالات (محکمہ جات امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت)		
13۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	27
14۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	40
15۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	67

صفحہ نمبر		نمبر شمار مندرجات
		توجہ دلاؤ نوٹس
82	-----------	16۔ لاہور: شالیمار میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات
		تحاریک التوائے کار
84	-----------	17۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے منصوبوں کی عدم تکمیل
		سرکاری کارروائی
		بحث
86	-----------	18۔ مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث
		جمعتہ المبارک، 24۔جنوری2020
		جلد18 : شمارہ 2
121	-----------	19۔ ایجنڈا
123	-----------	20۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ
124	-----------	21۔ نعت رسول مقبول ﷺ
		سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)
125	-----------	22۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
134	-----------	23۔ نشان زدہ سوال اور اس کا جواب (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)
		تحاریک التوائے کار
		24۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے کی
149	-----------	گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جانا

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
25۔	مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث (۔۔۔جاری) -----------	150
	سوموار، 27۔ جنوری 2020	
	جلد 18 : شمارہ 3	
26۔	ایجنڈا -----------	169
27۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	171
29۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	172
	تعزیت	
29۔	معزز ممبر محترمہ خالدہ منصور کے بھائی، محترمہ ساجدہ یوسف کے والد اور پارلیمانی سیکرٹری چودھری لیاقت علی کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	173
	تحاریک استحقاق	
30۔	جناب ڈپٹی سپیکر سے پولیس کا ناروا سلوک -----------	174
	منگل، 28۔ جنوری 2020	
	جلد 18 : شمارہ 4	
31۔	ایجنڈا -----------	189
32۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	193
33۔	نعت رسول مقبولﷺ -----------	194
	تحاریک استحقاق	
34۔	جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ پولیس کا ناروا سلوک (۔۔۔جاری) -----------	195

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	رپورٹ(جو پیش ہوئی)		
35۔	تحریک التوائے کار نمبر769 بابت سال2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر6 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	201
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)		
36۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	202
37۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	227
38۔	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	-----------	259
	تحاریک التوائے کار		
39۔	جناح ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر	-----------	270
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی		
	مسودہ قانون		
40۔	(کوئی مسودہ قانون پیش نہ ہوا)	-----------	272
	قراردادیں(مفاد عامہ سے متعلق)		
41۔	نجی تعلیمی اداروں کے یونیفارم، کتابیں اور کاپیاں بآسانی مارکیٹ میں دستیاب کروانے کا مطالبہ(---جاری)	-----------	272
42۔	صوبہ کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کا مطالبہ(---جاری)	-----------	274
43۔	سڑکوں پر سپیڈ بریکرز بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق تعمیر کرنے کا مطالبہ	-----------	275
44۔	سکولز میں تعینات MEAs کے کنٹریکٹ میں توسیع نہ کرنے کا مطالبہ	-----------	277
	پوائنٹ آف آرڈر		
45۔	پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے ملازمین کو نوکری سے نہ نکالنے کا مطالبہ	-----------	279

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
46۔	جناب سپیکر کی جانب سے نیو کیمپس لاہور سے ملحقہ انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے منسوب کرنے کے بارے میں رولنگ پر عملدر آمد کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	283
	زیرو آر نوٹس	
47۔	تعلیمی سیشن کے دوران اساتذہ کے تبادلوں پر پابندی کا مطالبہ (۔۔۔جاری) ------------	285
48۔	میو ہسپتال کے کینسر وارڈ میں لیزر مشین کی خرابی (۔۔۔جاری) ------------	286
49۔	راجن پور داجل کینال سے مسلسل مٹی اُٹھانے سے پشتے کمزور ہونا ------------	286
50۔	گورنمنٹ گرلز سکول شیخوپورہ کو بند کر کے شادی کی تقریب منعقد کرنا(۔۔۔جاری) ------------	289
	بدھ،29۔جنوری2020	
	جلد 18 : شمارہ 5	
51۔	ایجنڈا ------------	293
52۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	295
53۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	296
	تعزیت	
54۔	سابق گورنر ملک رفیق رجوانہ کی اہلیہ اور سابق وفاقی وزیر عبدالستار وریو کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	297
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)	
55۔	تحاریک استحقاق بابت سال2019کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	297

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ امداد باہمی)		
56۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	298
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	----------	328
58۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	----------	332
	پوائنٹ آف آرڈر		
59۔	پاکستان میں اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کا مطالبہ	----------	335
	تحاریک التوائے کار		
60۔	پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے اعلیٰ افسران کے استعفے کے بعد ایڈز کیسز کی تعداد میں اضافہ (۔۔۔جاری)	----------	346
61۔	تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے کی گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جانا (۔۔۔جاری)	----------	348
62۔	غیر معیاری فوڈ پراڈکٹس کو پاس کروانے کے لئے وفاقی پالیسی بنوانے کی سازش (۔۔۔جاری)	----------	349
63۔	ٹڈی دِل کا فصلات پر حملہ	----------	353
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
64۔	مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث (۔۔۔جاری)	----------	355
65۔	کورم کی نشاندہی	----------	379
66۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	----------	380
67۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(55)/2020/2190. Dated: 16th January, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan,
>
> I, **Parvez Elahi, Speaker,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Thursday, 23rd January 2020 at 3:00 pm** in the Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore,
16th January, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER "

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ23۔جنوری2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔مسئلہ کشمیر

ایک وزیر مسئلہ کشمیر پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

3۔امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
4۔	جناب کاشف محمود، ایم پی اے	پی پی۔241

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات / کالونیز

6

5۔ جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6۔ جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔ جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔ جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔ سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔ جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔ جناب محمد سبطین خان	:	وزیر جنگلات
12۔ جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
13۔ چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔ جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
15۔ محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔ جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت
17۔ مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔ میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔ میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
20۔ جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔ میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔ ملک اسد علی	:	وزیر جنگلی حیات و ماہی پروری

7

23۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
24۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات وتعمیرات
25۔	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
26۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
27۔	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
28۔	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
29۔	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
30۔	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
31۔	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
32۔	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
33۔	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
34۔	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
35۔	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
36۔	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر ومیڈیکل ایجوکیشن
37۔	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صعنت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول
16۔	جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔	جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔	جناب شہباز احمد	:	لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

10

19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	بیت المال
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات
36۔ جناب محمد طاہر	:	زراعت
37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ	:	خزانہ
38۔ جناب مہندر پال سنگھ	:	انسانی حقوق

11

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب محمد خان بھٹی
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ)	:	جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

جمعرات، 23۔جنوری 2020

(یوم الخمیس، 27۔جمادی الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱﴾
اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ﴿۲﴾
وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ یُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ
اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ
عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴﴾

سورة هُود آیات 1 تا 4

یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور خدائے حکیم و خبیر کی طرف سے بہ تفصیل بیان کر دی گئی ہے (1) (وہ یہ) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور میں اُس کی طرف سے تم کو ڈر سنانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں (2) اور یہ کہ اپنے پروردگار سے بخشش مانگو اور اُس کے آگے توبہ کرو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک متاعِ نیک سے بہرہ مند کرے گا اور ہر صاحب بزرگی کو اس کی بزرگی (کی داد) دے گا اور اگر رُوگردانی کرو گے تو مجھے تمہارے بارے میں (قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے (3) تم (سب) کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (4)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی یہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
اُن کی شفقت غمِ کونین بُھلا دیتی ہے
جتنے دن آپؐ کا مہمان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

1) میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی۔258
2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29
3) سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے پی پی۔296
4) جناب کاشف محمود، ایم پی اے پی پی۔241

شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: شکریہ۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جناب رمیش سنگھ اروڑا بطور ممبر پنجاب اسمبلی حلف اٹھانے کے لئے موجود ہیں۔ معزز ممبر حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے معزز ممبر سے
حلف لیا اور حلف کے بعد معزز ممبر نے حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: وزیر قانون ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں میں اُن سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول234 کے تحت رول 115اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے سابق سپیکر مغربی پاکستان چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول115اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے سابق سپیکر مغربی پاکستان چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رول 234 کے تحت رول 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے سابق سپیکر مغربی پاکستان چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

سابق سپیکر مغربی پاکستان و سینیٹر
چودھری محمد انور بھنڈر (مرحوم) کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 27۔ ستمبر 2019 کو بزرگ پارلیمنٹیرین چودھری محمد انور بھنڈر کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک نہایت تجربہ کار اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ وہ 1963 سے 1965 اور 1965 سے 1969 تک دو مرتبہ صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے سپیکر رہے۔ 1977 میں وہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے بھی سپیکر رہے۔ انہوں نے نہایت احسن طریقے سے پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کو چلایا۔ مرحوم بارہ سال سینیٹ پاکستان کے ممبر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار پر یقین رکھتے تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 27۔ ستمبر 2019 کو بزرگ پارلیمنٹیرین چودھری محمد انور بھنڈر کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک نہایت تجربہ کار اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ وہ 1963 سے 1965 اور 1965 سے 1969 تک دو مرتبہ صوبائی اسمبلی مغربی

پاکستان کے سپیکر رہے۔1977 میں وہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے بھی سپیکر رہے۔ انہوں نے نہایت احسن طریقے سے پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کو چلایا۔ مرحوم بارہ سال سینیٹ پاکستان کے ممبر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار پر یقین رکھتے تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان 27۔ستمبر 2019 کو بزرگ پارلیمنٹیرین چودھری محمد انور بھنڈر کے انتقال پر اپنے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک نہایت تجربہ کار اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین تھے۔ وہ 1963 سے 1965 اور 1965 سے 1969 تک دو مرتبہ صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کے سپیکر رہے۔1977 میں وہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے بھی سپیکر رہے۔ انہوں نے نہایت احسن طریقے سے پاکستان کے سب سے بڑے ایوان کو چلایا۔ مرحوم بارہ سال سینیٹ پاکستان کے ممبر بھی رہے۔ مرحوم ایک محب وطن سیاستدان تھے جو اصولوں کی سیاست اور جمہوری اقدار پر یقین رکھتے تھے۔

یہ ایوان مرحوم کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے۔ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں انہیں ہمیشہ اچھے الفاظ سے یاد کیا جائے گا اور ان کی کمی کو ہمیشہ محسوس کیا جائے گا۔

یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

سابق سپیکر چودھری محمد انور بھنڈر(مرحوم)، معزز ممبر محترمہ ساجدہ یوسف کے والد، جناب محمد لطاسب ستی کے بھائی اور جناب رمضان صدیق کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: سید سعید الحسن شاہ! آپ چودھری انور بھنڈر(مرحوم)، معزز ممبر محترمہ ساجدہ یوسف کے والد، جناب محمد لطاسب ستی کے بھائی، جناب رمضان صدیق کے بھائی اور دیگر تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کروادیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر اوقاف و مذہبی امور سید سعید الحسن شاہ نے ایوان میں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کرائی)

رپورٹ

(جو پی اے سی 2 کو ریفر ہوئی)

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may move motion for referring Audit Reports to PAC-II.

پنجاب کے مختلف محکمہ جات کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ
برائے سال 15-2014 کا پی اے سی 2 کو ریفر کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Audit Reports on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation Department, Danish Schools and Centres of Excellence Authority, Cholistan Development Authority and District Coordination Offices Provincial Funds, Government of the Punjab for the Audit Year 2014-15 which were referred to the Public Accounts Committee No.1 during previous assembly and are pending may be referred to the Public Accounts Committee No.2 of present Assembly for report within one year."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Audit Reports on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation Department, Danish Schools and Centres of Excellence Authority, Cholistan Development Authority and District Coordination Offices Provincial Funds, Government of the Punjab for the Audit Year 2014-15 which were referred to the Public Accounts Committee No.I during previous assembly and are pending may be referred to the Public Accounts Committee No.2 of present Assembly for report within one year."

Now, the question is:

"That the Audit Reports on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation Department, Danish Schools and Centres of Excellence Authority, Cholistan Development Authority and District Coordination Offices Provincial Funds, Government of the Punjab for the Audit Year 2014-15 which were referred to the Public Accounts Committee No.1 during previous assembly and are pending may be referred to the Public Accounts Committee No.2 of present Assembly for report within a year."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری سے واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے)

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر اطلاعات و ثقافت(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر صحافی بائیکاٹ کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون!صحافیوں نے ابھی بائیکاٹ کیا ہے۔ اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ اس میں کس کس کو ممبر رکھنا ہے۔

صدر پریس کلب جناب ارشد انصاری
کے ساتھ وارڈن کی بدسلوکی پر کمیٹی بنانے کا مطالبہ

وزیر اطلاعات و ثقافت(جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!میں درخواست کروں گا کہ یہ issue آج سے ایک ہفتہ پہلے کا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ واقعتاً جناب ارشد انصاری کے ساتھ وارڈن کی طرف سے زیادتی ہوئی ہے۔ اگر اس معاملے کو بروقت طریقے سے take up کیا جاتا اور کمیٹی بنا کر probe کیا جاتا تو بہتر تھا۔ اب آپ اس پر کمیٹی بنا دیں۔ اس کے علاوہ ہم صحافیوں کو منا لاتے ہیں۔ آپ کمیٹی announce کر دیں ہم اس issue کو ایک دو دن میں sort out کر لیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس میں صدر پریس کلب کے ساتھ وارڈن نے بڑی زیادتی کی ہے۔ آپ اس کو بلائیں۔ آپ اپنی سربراہی میں اس معاملے کو take up کریں اور فوری اس کے خلاف ایکشن لیں جو اس نے زیادتی کی ہے۔

وزیر قانون! آپ جناب فیاض الحسن چوہان، چودھری ظہیر الدین اور اپوزیشن سے چودھری محمد اقبال کو شامل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں دو چیزیں عرض کرنا چاہوں گا کہ جناب فیاض الحسن چوہان نے جس طرح فرمایا ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دے دی جائے جو صحافی حضرات کو منا کر لے آئے۔ اس کے علاوہ اگر آپ مجھے اجازت دیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اس معاملے کو کل ہی ان کے ساتھ بیٹھ کر جناب فیاض الحسن چوہان کی موجودگی میں sort out کرنے کے بعد کل کے اجلاس میں جو کارروائی اس متعلقہ وارڈن کے خلاف ہو گی اس کو ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس نے غلطی کی ہے۔ اس کے خلاف ضرور ایکشن ہونا چاہئے۔ چودھری ظہیر الدین، جناب فیاض الحسن چوہان اور چودھری محمد اقبال صحافیوں کو منا کر واپس لائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! نو منتخب ممبر جناب رمیش سنگھ کو بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی، جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایکوں کار سو وائے گورو جی کی فتح۔ میں سب سے پہلے اکال پرکھ وائے گورو کا خداوند کریم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے دوبارہ اس august House کا ممبر بننے کا موقع ملا۔ اس کے بعد میری ماتا جی جو سپیکر گیلری میں موجود ہیں ان کی دعاؤں کے صدقے میں اس اسمبلی میں پہنچا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنی پارٹی قیادت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور میں ایک دفعہ پھر اس اسمبلی کا ممبر بنا ہوں۔

جناب سپیکر! آج ایک دفعہ پھر ایک تاریخ رقم ہونے جا رہی ہے۔ آج سے پہلے جب 2013 کے الیکشن ہوئے تو ان میں پہلی دفعہ قیام پاکستان کے بعد سکھ نمائندہ پنجاب اسمبلی کا اس august House کا ممبر بنا اور اس کا سہرا پاکستان مسلم لیگ(ن) کو جاتا ہے، میاں محمد نواز شریف کو جاتا ہے، میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے اور جناب احسن اقبال کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج دوسری دفعہ تاریخ رقم ہوئی کہ ایک سکھ ممبر حکومتی بنچوں سے ہے اور ایک سکھ ممبر اپوزیشن کے بنچوں پر ہے۔ ہمارا مقصد ایک ہی ہے کہ ہم نے مل کر اس خداداد مملکت پاکستان کی خدمت کرنی ہے، اس کا نام بلند کرنا ہے اور اس کے لئے میرا تعاون ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ جب وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو آپ نے سکھ قوم پر بڑا احسان کیا تھا۔ آپ نے ننکانہ صاحب جو کہ ایک پسماندہ تحصیل تھی آپ نے اس کو ضلع کا درجہ دیا۔ سکھ قوم ہمیشہ آپ کی ممنون رہے گی۔ سکھ قوم نے ہمیشہ آپ کو عزت اور محبت کی نظر سے دیکھا ہے۔ مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ جب آپ نے دو دن کے نوٹس پر گوردوارا کرتارپور صاحب کی وہ روڈ جو بنی نہیں تھی وہ بنوائی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جنرل قمر جاوید باجوہ صاحب کا جو موجودہ اقدام کرتارپور راہداری کھولنا ہے۔ یہ محمد میاں نواز شریف نے جو وعدہ سکھ قوم سے کیا تھا۔۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order in the House.

آپ پہلے ان کی بات سنیں۔ جی، جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میں سیاست یا ایسی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میرا آج پہلا دن ہے۔ چودھری صاحب نے وہاں کام کیا تھا اس لئے میں تعریف کر رہا ہوں۔ آج یہاں پر پاکستان سکھ گوردوارا پربندھک کمیٹی کے موجودہ پردھان، سابقہ پردھان موجود ہیں، باقی prominent سکھ لیڈرشپ بھی موجود ہے اور ہم سب چودھری صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہر سکھ کا سَر اُس ذی شعور کے سامنے جھکتا ہے جو سکھ گورو اور سکھ کے گوردوارے کی عزت کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں جنرل قمر جاوید باجوہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے سکھ قوم کی ترجمانی کی اور 72 سال سے سکھ جو کرتارپور corridor کے لئے struggle کر رہے تھے وہ open ہوا۔

جناب سپیکر! میں اس سے آگے چلنا چاہتا ہوں کہ وہ corridor تو کھل گیا لیکن وہ قوتیں جن کے vested interest ہیں جن کی منافقانہ سوچ ہے وہ نہیں چاہتے کہ سکھ مسلم دوستی آگے بڑھے بلکہ اب وہ ایسے اوچھے ہتھکنڈے اپنا رہے ہیں کہ سکھوں کو کسی نہ کسی طرح مسلمانوں سے دُور کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! آپ کے سامنے موجودہ مثال ہے کہ بھارت کے اندر جس طرح آرٹیکل 370 revoke کیا گیا جس پر ہمارے کشمیری بہن بھائی اپنی آزادی کے لئے struggle کر رہے ہیں۔ اس کے بعد بھارت میں موجودہ شہریت کے قانون پر پاکستان میں بسنے والی پوری سکھ قوم اُس کی پُرزور مذمت کرتی ہے اور ہم سب بھارت میں بسنے والے مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ پچھلے دنوں ننکانہ صاحب میں ناخوشگوار واقعہ پیش آیا اور کون سے ایسے لوگ ہیں جو اس طرح کے واقعات کو پروان چڑھا رہے ہیں؟

جناب سپیکر! اس واقعہ نے پاکستان کے اندر بسنے والے سکھوں کی دل آزاری کی، دنیا بھر میں پاکستان کا نام بدنام کیا اور بھارتی میڈیا کو موقع ملا کہ وہ پاکستان کو بدنام کر سکے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ براہِ کرم ایسے واقعات کی روک تھام کی جائے تاکہ پاکستان کا دنیا بھر میں ایک اونچا مقام ہو۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا تھا کہ میں آج کوئی سیاسی بات نہیں کرنا چاہ رہا لیکن موجودہ حکومت کے گوش گزار کروں گا کہ پچھلے پانچ سال ہم حکومتی بنچوں پر تھے اور ہمارے حکومتی بھائی اپوزیشن بنچوں پر تھے تب ہم نے مل کر پہلا سکھ میرج ایکٹ اس اسمبلی میں پیش کیا اور مجھے آج بھی یاد ہے کہ وہ سکھ میرج ایکٹ متفقہ طور پر پاس ہوا۔

جناب سپیکر! مجھے اُس وقت اپوزیشن نے بھی support کیا اور پاکستان دنیا کا پہلا ملک بنا جہاں پر سکھ میرج ایکٹ لاگو ہوا۔ کشمیر کے مسئلہ پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا میری آپ سے گزارش ہے کہ پارلیمانی وفود بنائے جائیں جن میں حکومتی، اپوزیشن اور اقلیتی ممبران کو بھی شامل کیا جائے جو دنیا بھر میں جا کر پاکستان کا پیغام دے سکیں کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور کشمیر کی آزادی کے لئے ہر پاکستانی لڑائی لڑے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کروں گا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت کی جو گرفتاریاں ہوئی ہیں اُس کی میں پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ جناب احسن اقبال کے ساتھ ظلم و زیادتی ہوئی ہے حالانکہ انہوں نے نارووال کی تقدیر بدلی ہے اور وہاں اچھا کام کیا ہے۔ آج جب میں اسمبلی آ رہا تھا تو میڈیا والے دوست سوال کر رہے تھے کہ پاکستان کے اندر کرکٹ ٹیم آ رہی ہے تب میں نے کہا کہ براہِ کرم نارووال کے اندر جناب احسن اقبال نے جو سٹیڈیم بنایا ہے وہ جا کر دیکھیں کہ کتنا خوبصورت اور زبردست سپورٹس کمپلیکس بنا ہے لیکن صرف سیاسی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے سٹیڈیم کو controversial بنایا گیا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ہماری پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت جناب احسن اقبال، جناب خاقان عباسی، اپوزیشن لیڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف، خواجہ سعد رفیق اور خواجہ سلمان رفیق جیل میں ہیں اور جس طرح رانا ثناء اللہ کو بلاوجہ چھ ماہ پابند سلاسل رکھا گیا اُن کو رہا کیا جائے تاکہ وہ آکر حکومت کے ساتھ مل بیٹھ کر مہنگائی پر مشاورت کریں۔ عوام اِس وقت مہنگائی کی چکی میں پس رہی ہے لیکن حکومتی وزراء کے اپنے بیان میں تضاد آ رہا ہے۔ ایک وزیر آٹے پر کچھ کہہ رہا ہے تو دوسرا وزیر کچھ کہہ رہا ہے۔ ہمارے پاس تجربہ اور علم ہے لہٰذا ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو بتائیں گے کہ کس طرح اس بحران پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں پاکستان کی خدمت، ترقی اور اس ایوان کے تقدس کے لئے حاضر ہوں گا۔ خداوند پاکستان کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد (نعرہ ہائے تحسین)

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی وسائل (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تہاڈی وی نمائندگی ہوگئی اے ہُن۔ تسیں کوئی وکھرا کم پانا اے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی وسائل (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! بس ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک منٹ بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی وسائل (جناب مہندر پال سنگھ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے سکھ قوم کو پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ پنجاب اسمبلی میں دو سکھ ممبر اکٹھے ہونے پر مبارک باد دیتا ہوں اور پاکستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا چونکہ دوسری بار اس اسمبلی کے ممبر بنے ہیں میں اِن کو بھی آج حلف اُٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اِن کا آج پہلا دن ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن ایک چیز clear ہے کہ کرتارپور راہداری کا اعلان purely جناب عمران خان نے کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ ذرا بیٹھ جائیں اور میری بات غور سے سنیں۔ آپ بات صحیح کیا کریں گے۔ انہوں نے جو بات ننکانہ صاحب کے حوالے سے کی ہے تو اُس وقت ننکانہ صاحب کو ضلع declare کرنے کی بابت وہاں پر اُن کے وزیر اعلیٰ آئے، ہم نے اکٹھے مل کر سنگ بنیاد رکھا اور وہاں پر سڑکیں بنیں۔ کرتارپور کی پہلی سڑک جس پر چل کر آپ نے آگے کام کیا ہے وہ میں نے بنوائی تھی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

دوسرے نمبر پر اگر باجوہ صاحب ساتھ نہ ہوتے تو یہ سارا کام نہیں ہو سکتا تھا چاہے آپ کچھ بھی کر لیتے۔ ایسے ہی آپ نے خواہ مخواہ کہہ دیا ہے۔

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ چونکہ پہلی دفعہ ممبر بنے ہیں لہٰذا تاریخ سُن لیں۔ مشرف صاحب چلے گئے ہیں اور اُن کو گئے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں لیکن اگر مشرف صاحب میری support نہ کرتے تو میں بھی نہ بنا سکتا۔ اسی طرح جب تک ہمارا ادارہ ساتھ نہیں ہوتا تب تک ہم یہ کام نہیں کر سکتے۔ اس کے سربراہ باجوہ صاحب تھے اور پہلی جپھی اوہناں ماری سی فیر ای ایہہ کم شروع ہویا اے۔ اُن کی اجازت سے یہ کام شروع ہوا ہے اور وہ اس میں شامل رہے ہیں۔ کیا آپ کو

پتا ہے کہ جب وہ corridor بن رہا تھا تب انہوں نے بطور آرمی چیف دس visit خود کئے ہیں، اگر نہیں پتا تو پھر بیٹھ جائیں اور جس بات کا پتا نہ ہو اُس پر بات نہیں کرتے۔

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سولات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 92 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ ٹی ڈی سی پی کے زیر انتظام چلنے والے ہوٹل کی آمدن اور بس سروس سے متعلقہ تفصیلات

***92: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ TDCP (ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب) بہت سے روٹس پر سیاحت کے فروغ اور عوام الناس کو سفری سہولیات دینے کے لئے بس سروس مہیا کرنا تھا؟

(ب) اگر درست ہے تو کون سے روٹس پر محکمہ کی بس سروس بند کر دی گئی ہے اور کون سے روٹس پر بس سروس جاری ہے؟

(ج) صوبہ میں TDCP کے زیر اہتمام کتنے ہوٹل اور ریسٹورنٹ کن جگہوں پر چل رہے ہیں۔ ان ہوٹلوں اور ریسٹورنٹ سے محکمہ کو گزشتہ دو سال میں 2016-17 اور 2017-18 کے دوران کتنی آمدن حاصل ہوئی، ہوٹل وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) محکمہ نے ٹورازم کے فروغ کے لئے گزشتہ دو سالوں 17-2016 اور 18-2017 میں کون کون سے اقدامات اُٹھائے تھے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کی ترقی اور عوام الناس کو بہتر سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں سے سروس چلتی تھی جو کہ 1988 سے لے کر 2001 تک جاری رہی۔

(ب) یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کی لاہور سے ملتان، ملتان سے لاہور، لاہور سے راولپنڈی، راولپنڈی سے لاہور، لاہور سے مری، مری سے لاہور، لاہور سے فیصل آباد، فیصل آباد سے لاہور بس سروس چلتی تھی جو کہ 2001 میں مکمل طور پر بند کر دی گئی تھی اور اب محکمہ کی کسی بھی روٹ پر بس سروس نہیں ہے۔

(ج) ٹی ڈی سی پی نے مختلف مقامات پر ہوٹل / ریسٹورنٹس تعمیر کر رکھے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) TDCP ریزارٹ کلر کہار (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
2) TDCP ریزارٹ۔ چھانگا مانگا۔ ضلع قصور (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
3) TDCP سٹاپ اوور۔ کھجوٹ۔ ایکسپریس وے روڈ۔ مری (ریسٹورنٹ)
4) TDCP سٹاپ اوور (ریسٹورنٹ) جی ٹی روڈ۔ کھاریاں
5) TDCP ریسٹورنٹس۔ پتریاٹہ
6) TDCP ریزارٹ۔ کوٹ مٹھن۔ ضلع راجن پور۔ (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
7) TDCP ریزارٹ، لال سوہانرا نیشنل پارک۔ بہاولپور (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
8) TDCP ریزارٹ۔ فورٹ منرو۔ ضلع ڈیرہ غازی خان (ہوٹل / ریسٹورنٹ)
9) TDCP سٹاپ اوور۔ سخی سرور۔ ضلع ڈیرہ غازی خان۔ (ریسٹورنٹ)
10) TDCP چنیوٹ سٹاپ اوور۔ (ریسٹورنٹ)
11) چھرہ پانی (ریسٹورنٹ)، گھوڑا گلی (ریسٹورنٹ) اور سالگراں (ریسٹورنٹ)

○ یہ تینوں سٹاپ اوورز (stopovers) راولپنڈی تا پرانی مری روڈ پر واقع ہیں جو مرمت کی وجہ سے عارضی طور پر بند ہیں

12) ٹورسٹ ریزارٹ کھبیکی لیک، کنہٹی گارڈن، سون ویلی، خوشاب

13) TDCP ریزارٹ۔ جلوپارک۔ لاہور۔ (ہوٹل / ریسٹورنٹ)

(دوسالہ آمدن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(د) ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب (TDCP) نے گزشتہ دو سالوں میں مختلف مقامات پر نئے پراجیکٹ تعمیر کئے ہیں جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ جس کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی: جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

"یہ درست ہے کہ پنجاب ٹورازم کی ترقی اور عوام الناس کو بہتر سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں سے بس سروس چلتی تھی جو کہ 1988 سے لے کر 2001 تک جاری رہی۔"

اسی طرح جز (ب) میں روٹس بتائے گئے جن پر یہ بس سروس چلتی تھی۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 1988 سے 2001 تک جو بس سروس چلتی رہی وہ کن وجوہات پر بند کرنا پڑی؟ یہ وجوہات منسٹر صاحب بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ 1988 سے لے کر 2001 تک TDCP کی جانب سے مختلف شہروں سے سیاحوں کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے بس سروس چلائی گئی۔ چونکہ TDCP ایک کارپوریشن ہے جس کا ایک facilitating role تھا تو اس نے یہ initiative لیا اور سیاحوں کو attract کرنے کے لئے مختلف روٹس پر بسیں چلائیں۔ جیسے ہی پبلک سیکٹر نے jump کیا اور اُس کو boost ملا تب TDCP نے quit کیا اور پبلک سیکٹر کو نیا avenue کھول کر دیا۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ ہر شہر سے دوسرے شہر تک اور سیاحتی مقامات کے لئے پرائیویٹ سیکٹر ہی بس سروس چلا رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی اور ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! جناب سپیکر! جز (ج) میں سوال تھا کہ ان کے ہوٹل اور restaurants کی 17-2016 اور 18-2017 کی آمدن کتنی ہے تو دی گئی لسٹ میں 13 ہوٹل اور restaurants کا ذکر کیا گیا ہے جن میں تین ہوٹل، tourist resorts Kallar Kahar, tourist resorts Lal Sohanra اور پھر TDCP stopover khajuot Murree National Park Bahawalpur کی آمدن 17-2016 سے 18-2017 میں کم ہوئی ہے تو کیا انہوں نے اس کا آڈٹ کروایا اور اس کی وجوہات معلوم کی ہیں تو ان سے آگاہ کیا جائے کیونکہ مہنگائی تو دن بدن بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے آمدن میں اضافہ ہونا چاہئے تھا لیکن ان تین ہوٹلوں کی آمدن کیوں کم ہوئی، آخری نمبر 13 پر TDCP resorts جلو پارک لاہور میں 17-2016 میں بھی اور 18-2017 میں بھی کوئی انکم نہیں ہے تو اس کی وجوہات بھی منسٹر صاحب بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ تو depend کرتا ہے کہ traveler یا tourist کا influx کس علاقے کی طرف ہے۔ وہ جس علاقے کی طرف جائیں گے اس علاقے کے resorts میں obviously زیادہ revenue generate ہو گا۔ باقی یہ جلو پارک لاہور کی بات کر رہے ہیں تو وہ آج سے کئی سال پہلے ایک پرائیویٹ کمپنی نے لیا تھا جس کا کیس litigation میں چل رہا ہے اس لئے دونوں سالوں کی آمدن نہیں لکھی گئی۔

جناب سپیکر: اس کا ویسے آڈٹ تو ہوتا ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! Regular annual basis پر آڈٹ ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب علی عباس خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1248 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی۔115 میں گراؤنڈ اور سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

*1248: **جناب علی عباس خان:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔115 فیصل آباد میں کھیلوں کے لئے کتنے گراؤنڈ اور سٹیڈیم موجود ہیں؟

(ب) ان گراؤنڈز اور سٹیڈیم میں حکومتی معاونت سے کس کس کھیل کے کون کون سے مقابلہ جات منعقد کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پی پی۔115 فیصل آباد میں انڈور گیمز کے لئے سپورٹس کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) پی پی۔115 میں ڈویژنل سپورٹس آفس کے زیر انتظام صرف ایک ہاکی سٹیڈیم، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد میں واقع ہے۔ اس کے علاوہ مختلف سکولز اور کالجز میں گراؤنڈز موجود ہیں جو سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ہیں جن کے بارے میں وہی بہتر بتا سکتے ہیں۔

(ب) ہاکی سٹیڈیم فیصل آباد میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس اور ڈویژنل سپورٹس آفس کے زیر اہتمام سپورٹس بورڈ پنجاب کی طرف سے جاری کردہ شیڈول کے مطابق (بوائز اینڈ گرلز) کے ہاکی مقابلہ جات کا انعقاد ہوتا رہتا ہے جبکہ ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن بھی ہاکی کے ٹورنامنٹ کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے پی پی۔115 میں ابھی تک انڈور گیمز کے لئے سپورٹس کمپلیکس کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں کیونکہ ملحقہ علاقوں میں تقریباً دو سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر کمشنر آفس فیصل آباد کے زیر انتظام الفتح سپورٹس کمپلیکس اور کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس انڈور گیمز کے لئے موجود ہیں۔ فیصل آباد ضلع میں درج ذیل بارہ سپورٹس کی سکیمز تاحال زیر تکمیل ہیں جن میں انڈور گیمز کی سہولیات بھی شامل ہیں۔ ان سکیمز کو مکمل کرنے کے بعد نئی سکیمز کی ضرورت کے بارے میں غور کیا جائے گا:

1) کنسٹرکشن آف انٹرنیشنل لیول سکواش کورٹ، الفتح سپورٹس کمپلیکس فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
2) کنسٹرکشن آف ٹیبل ٹینس اکیڈمی، الفتح سپورٹس کمپلیکس، فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
3) کنسٹرکشن آف یوتھ ہاسٹل، سپورٹس کمپلیکس، فردوس کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
4) کنسٹرکشن آف سینتھیٹک اتھلیٹکس ٹریک جھنگ روڈ فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
5) کنسٹرکشن آف ہینڈ بال کورٹ بالمقابل اسلامیہ مدرسہ ہائی سکول، فیصل آباد (اکاؤنٹ IV)۔
6) کنسٹرکشن آف جناح سٹیڈیم جڑانوالہ، فیصل آباد (PMU)۔
7) کنسٹرکشن آف 7*7 فٹبال گراؤنڈ سپورٹس ایونیو، فیصل آباد (PMU)۔
8) ڈویلپمنٹ آف کرکٹ گراؤنڈ 8 چک شہباز نگر، فیصل آباد (PMU)۔
9) کنسٹرکشن / ری ہیبلیٹیشن کینال کرکٹ سٹیڈیم تاندلیانوالہ، فیصل آباد (PMU)۔
10) کنسٹرکشن / ری ہیبلیٹیشن بوہڑ والی کرکٹ گراؤنڈ فیصل آباد (PMU)۔
11) اپ گریڈیشن شہباز شریف کرکٹ گراؤنڈ فیصل آباد (PMU)۔
12) کنسٹرکشن آف پریکٹس پچز ہاکی گراؤنڈ مین ہاکی سٹیڈیم، فیصل آباد (PMU)۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پی پی۔115 فیصل آباد میں کھیلوں کے لئے کتنے گراؤنڈز اور سٹیڈیم موجود ہیں تو جواب میں لکھا گیا ہے کہ پی پی۔115 میں ڈویژنل سپورٹس آفس کے زیر اہتمام صرف ایک ہاکی سٹیڈیم مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں واقع ہے اس کے علاوہ مختلف سکولز اور کالجز میں گراؤنڈز موجود ہیں جو سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام ہیں جن کے بارے میں وہی بہتر بتا سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ صوبائی حلقہ تقریباً چار لاکھ کی آبادی پر محیط ہے تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ پی پی۔115 میں اس سٹیڈیم کے علاوہ کوئی ایک ایسا گراؤنڈ بتا سکتے ہیں جس میں فٹبال، ہاکی، والی بال یا کوئی دوسری game ہو سکتی ہو؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ بالکل بجا فرما رہے ہیں کہ ہر پی پی میں اس طرح کی کوئی نہ کوئی سہولت نوجوانوں اور کھلاڑیوں کے لئے ہونی چاہئے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے حکومت میں آتے ہی ساری تحصیلیں identify کیں تو

پنجاب میں 61 ایسی تحصیلیں تھیں جہاں پر تحصیل کی سطح پر کوئی ایسا infrastructure موجود نہ تھا لیکن اب اس پر ہم کام کر رہے ہیں اور 24 تحصیلوں پر کام اس سال میں شروع ہو چکا ہے باقی پر اگلے سال میں کام شروع ہو جائے گا۔ ان کے اس حلقے کے ساتھ دو یا تین کلومیٹر کے radius میں ہمارے دو already complexes موجود ہیں جن میں الفتح اور کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس ہیں چونکہ فیصل آباد شہر میں پی پی کے کافی زیادہ حلقے ہیں تو اس شہر میں تمام games کے کھیلنے کے لئے گراؤنڈز اور جمنیزیم موجود ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں ایک چیز ہے کہ ہم گراؤنڈز وغیرہ بنوا تو بڑے شوق سے لیتے ہیں مگر ان کی کوئی maintenance ہوتی ہے، انہیں کوئی look after کرنے والا ہے اور نہ ہی وہ sustainable ہوتے ہیں پھر basically سب اُجڑ جاتے ہیں۔ اگر کوئی سپورٹس کمپلیکس یا گراؤنڈ بنا ہو تو پہلے اس پر کوئی مشورہ ہو جائے کہ اس کو کوئی owns بھی کرے گا یا نہیں تو ایسے یہ بہت سارے گراؤنڈز وغیرہ پنجاب میں ہیں۔

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں اور ہم نے اس کی پالیسی بنا لی ہے۔ اب ہم تحصیل کی سطح پر نئے سپورٹس کمپلیکس بنانے جا رہے ہیں جو main road پر یا کمرشل جگہ پر موجود ہے تو ان کا جو front سڑک کے ساتھ ہے اس کو ہم sustainable بنانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو ویسے ہی تحصیل کی سطح پر کر کے وہیں اس کو ارد گرد سے اس طریقے سے develop کریں کہ وہاں ہاکی کا گراؤنڈ بھی بن جائے، کرکٹ بھی کھیلی جا سکے اور فٹبال کے میچ بھی کھیلے جا سکیں تو پھر لوگوں کا تحصیل کی سطح پر interest ہو سکتا ہے۔ اگر ایک ایک ایم پی اے کے حلقے میں یہ سسٹم چلا جائے گا تو پھر یہی ہو گا جو لسٹ آئی ہے تو اس کے لئے ایک پالیسی بنا لیں۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! بالکل پالیسی بن چکی ہے اور ہم تحصیل کی سطح پر یہ کرنے جا رہے ہیں کہ انہیں sustainable بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس کے main پر کمرشل مارکیٹس بنائی جائیں اور وہ خود ہی اپنا revenue generate کر سکیں جس سے ان کی maintenance بھی ہوتی رہے۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! جز (ب) میں جواب دیا ہے کہ ایک ہاکی سٹیڈیم فیصل آباد شہر میں ہے تو میری گزارش ہو گی کہ منسٹر صاحب صرف یہ بتا دیں کہ پچھلے ایک سال میں کوئی ایک ہاکی کا ٹورنامنٹ وہاں پر منعقد کیا ہو۔ وہ ہاکی سٹیڈیم جہاں پر آسٹرو ٹرف لاکھوں اور کروڑوں روپے لگا کر بنائی گئی تھی تو اگر وہ کھیلنے کے قابل ہو، اگر اس ہاکی سٹیڈیم میں آپ اندر جائیں تو وہ بھوت بنگلے کا منظر پیش کر رہا ہے تو اس کو کس نے maintain کرنا ہے؟

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اس سٹیڈیم میں ایک ٹورنامنٹ منعقد نہیں ہوا، اس کو کسی نے maintain نہیں کیا اور وہاں پر کوئی جنگلے نہیں رہے بلکہ آپ یقین مانیں کہ اگر اندر جائیں تو خوف کی فضا محسوس ہو گی۔

جناب سپیکر: جناب علی عباس خان! ان کو آئے ہوئے ابھی ایک سال ہوا ہے۔۔۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ سارے سٹیڈیم اسی وجہ سے نہیں ہو رہے کہ آپ جب سٹیڈیم وغیرہ بناتے ہیں تو اس کا کوئی نظام نہیں بناتے کہ اس کو ہم نے کیسے maintain کرنا ہے، کیسے sustainable بنانا ہے اور یہاں پر کیسے میچ ہوں گے تو یہ چیز missing ہے اسی لئے آپ کو پالیسی reframe کرنی پڑے گی۔ جب تک آپ ڈسٹرکٹ اور تحصیل کی سطح پر سپورٹس کمپلیکس کو strengthen نہیں کرتے، وہاں کی ٹیموں کے آپس میں مقابلے شروع نہیں کرواتے، کیونکہ نیشنل ٹیمیں وہاں سے نکلتی ہیں جو کہ آپ کو انہی اضلاع سے ملیں گی اور تحصیلوں سے ملیں گی۔ ضلع کے مقابلے جب ڈویژن کی سطح پر ہوں گے تو اسی طرح ٹیمیں اور کھلاڑی آگے آتے ہیں۔ آپ کرکٹ کو دیکھ لیں کہ جو کاؤنٹی کے میچ شروع ہوتے ہیں تو ہمیں اس level پر جا کر یہ کرنا ہو گا۔ چاہے ہماری ہاکی ہے، فٹبال ہے یا کوئی بھی game ہے تو جب آپ وہاں جا کر اس کو strengthen نہیں کریں گے

تو یہ کامیابی نہیں ملے گی۔ پالیسی ایسی بنائیں کہ وہاں سے شروع کریں جس کی ownership پنجاب حکومت کی اور آپ کے محکمے کی ہو تو پھر یہ کام صحیح چلے گا۔ باقی سوال جواب ٹھیک ہے آپ کر لیں۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہو گی کہ اس ہاکی سٹیڈیم کی kindly جلد سے جلد بہتری کے لئے، اس کے آسٹروٹرف کے لئے کام کیا جائے تاکہ وہ working میں ہو اور وہاں پر نوجوان بچے ہاکی کھیل سکیں۔ یقین مانیں ماضی میں جب ہماری قومی ہاکی ٹیم ہوتی تھی تو فیصل آباد اور گوجرہ کے چھ یا سات کھلاڑی اس میں ہوتے تھے لیکن اب سٹیڈیم کے حالات دیکھ لیں تو یقین مانیں کہ بُرے سے بُرے حالات ہوئے ہوئے ہیں اس لئے اس پر مہربانی کریں۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش ہو گی کہ ہمیں بہت بڑی land گراؤنڈز کے لئے نہیں چاہئے بلکہ اگر آپ indoor کمپلیکس بھی بنا دیں جہاں indoor games بھی ہوں تو آپ کی نئی نوجوان نسل جو اس video games اور کمپیوٹر پر جا کر بیٹھی ہوئی ہے اور اس سے ان کی growth پر بھی اثر پڑ رہا ہے تو یقین مانیں کہ اگر یہ کام ہو جائے تو وہ بچے اس بات پر آپ کو دعائیں گے۔ وہ نوجوان نسل گراؤنڈز میں آئے گی جس سے آپ کی اگلی نسل صحت مند اور توانا پیدا ہو گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال رانا محمد افضل کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1282 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پسرور میں سپورٹس گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*1282: **رانا محمد افضل:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ پسرور میں ایک سپورٹس گراؤنڈ کی منظور ہوئی تھی جس پر کام بھی شروع کیا گیا تھا کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

Brief data of scheme is as follows:

1	Cost of Scheme:	21.741 Million
2	Funds released:	11.696 Million
3	Physical Progress:	60 Percent
4	Financial Progress:	53 Percent

یہ سکیم مالی سال 2017-18 میں شروع ہوئی تھی۔ حکومت نے اب تک 11.696 ملین روپے فنڈز مہیا کئے ہیں۔ یہ سکیم 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کی جا رہی ہے اور اس کی تکمیل کے لئے مزید 10.045 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہ سکیم مالی سال 2019-20 میں مکمل کر لی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میں جواب سے satisfied ہوں لیکن ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سٹیڈیم کا آدھے سے زیادہ کام ہو چکا ہے لیکن بہتر تو یہ تھا کہ اسی سال میں اگر وزیر موصوف کوشش کرتے اور کچھ فنڈز ریلیز ہو جاتے۔ یہ ان کے اپنے معاملات ہیں۔ اگر کوئی مالی مشکلات ہیں تو میں چاہوں گا کہ یہ assure کر دیں۔ اگر اسی مالی سال ہو سکتا ہے تو کر دیں تاکہ یہ نہ ہو کہ جب اگلے مالی سال میں فنڈ جاری ہوں اور کام شروع ہو تو جتنا کام ہوا ہے وہ بھی برباد ہو جائے۔ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ہے وہاں ساتھ ہی فٹبال گراؤنڈ ہے، ساتھ ہی ہاکی گراؤنڈ ہے اور ساتھ ہی کرکٹ گراؤنڈ ہے یہ بڑا جامع منصوبہ ہے۔ اگر اس سال possible نہیں ہے تو کم از کم یہ یقین دہانی کرا دیں کہ اگلے بجٹ میں ہر صورت اس کے لئے پیسے جاری ہوں گے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! اس سکیم کے لئے 2019-20 کے ADP میں 10.45 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہ انشاءاللہ تعالیٰ اسی سال مکمل بھی ہو گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1387 ہے، جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: گرلز کالجز میں سپورٹس
کی کارکردگی کی بنیاد پر طالبات کو وظیفہ دیئے جانے سے متعلقہ تفصیلات

***1387: محترمہ عابدہ بی بی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت کی طرف سے گرلز کالجز میں سپورٹس میں غیر معمولی کارکردگی کی بناء پر وظیفہ جاری کئے جانے کی پالیسی ہے تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع راولپنڈی میں کتنی طالبات کو سپورٹس میں نمایاں کارکردگی کی بنیاد پر کتنا وظیفہ دیا گیا؟

(ج) اگر گرلز کالجز میں سپورٹس کی کارکردگی کی بنیاد پر پالیسی موجود ہے تو اس میں مزید بہتری کے لئے حکومت کیا اقدامات اُٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے گرلز کالج میں سپورٹس میں غیر معمولی کارکردگی کی بنا پر وظیفہ جاری کئے جانے کی پالیسی نہ ہے تاہم محکمہ ایجوکیشن سے اس معاملے میں پوچھا جا سکتا ہے۔

(ب) ہمارے متعلقہ نہ ہے تاہم محکمہ ہائر ایجوکیشن سے پوچھا جانا مناسب ہے۔

(ج) ہمارے متعلقہ نہ ہے تاہم محکمہ ہائر ایجوکیشن سے پوچھا جانا مناسب ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہاں گرلز کالج میں جو بچیاں پڑھتی ہیں وہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ گیمز پر بھی بہت زیادہ محنت کرتی ہیں لیکن انہیں کوئی وظیفہ نہیں دیا جاتا۔ ایسی بچیاں جو آگے جا کر نیشنل لیول پر بھی کھیلتی ہیں وہ نہ صرف سکول و کالج بلکہ ملک کا نام بھی روشن کرتی ہیں تو کیا ان کے لئے کوئی وظیفہ دینے کی پالیسی بنائی جائے گی یا نہیں بنائی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! ہمارے بچے جو پنجاب لیول پر، ایریا لیول پر یا ورلڈ لیول پر جیت کر آتے ہیں وہ پاکستان کا نام بلند کر کے آتے ہیں ان کو سپورٹس بورڈ پنجاب one time اچھی گرانٹ دیتا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یونیورسٹی یا کالجز میں جو مقابلہ جات ہوتے ہیں ان میں جو انعام یا پوزیشن لینے والے بچے ہیں ان کے بارے میں محکمہ ہائر ایجوکیشن فیصلہ کرتا ہے کہ ان کو کتنا انعام دیا جائے لیکن جو بچے پنجاب لیول پر، انٹرنیشنل لیول یا ورلڈ لیول پر جیت کر آتے ہیں ان کو سپورٹس بورڈ پنجاب گرانٹ دیتا ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! آپ محکمہ ہائر ایجوکیشن والوں سے پوچھ لیں وہاں کوئی وظیفہ نہیں دیا جاتا کیونکہ ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ یہ جو گرلز کالج ہے یہاں میں بھی پڑھی ہوں اور اس کالج کی سپورٹس کی بچیاں ہمیشہ سے نیشنل لیول کی player بن کر نکلی ہیں اور میں بھی نیشنل لیول پر کھیلتی رہی ہوں۔ بہت سی سٹوڈنٹس ایسی ہوتی تھیں اور ابھی بھی ہیں جو فیس ادا نہیں کر سکتیں۔ پھر ہماری سپورٹس کی ٹیچر تمام سٹوڈنٹس اور ٹیچرز سے سو سو روپے جمع کر کے ان کی فیس ادا کرتی تھی۔ یہ انتہائی شرم کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ سپورٹس کی ان بچیوں کے لئے کوئی وظیفہ مقرر کروادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات صحیح ہے۔ منسٹر صاحب! آپ سپورٹس کی ایک پالیسی بنا رہے ہیں اس میں یہ ضرور کریں کہ کالج میں ایک سپورٹ آفیسر ہوتا ہے اس کا عہدہ بہت ہی ignore ہے اس عہدے کو strengthen کریں اور اچھے لوگ لے کر آئیں۔ جو مقابلہ کرتے ہیں ان کے لئے attraction رکھیں اور انعام بڑھائیں۔ یہ پالیسی کا حصہ بننا چاہئے۔ جیسے ابھی ہماری ایم پی اے کہہ رہی تھیں اس لئے آپ کی جو نئی پالیسی بن رہی ہے اس میں یہ چیزیں induct ہونی چاہئیں۔ محترمہ جس کالج کا کہہ رہی ہیں اس کو بھی دیکھ لیا جائے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! بہت سے سکول اور کالجز ہیں جہاں پر اسامیاں ہیں لیکن سپورٹس ٹیچرز نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھی ایک پالیسی آنی چاہئے کہ ہر سکول میں سپورٹس ٹیچر ہو اور ایک گراؤنڈ بھی ہو۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! یہ محکمہ سکول ایجوکیشن اور محکمہ ہائر ایجوکیشن کا domain ہے ہمارے محکمہ میں تحصیل، ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل لیول کے آفیسرز ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پھر بھی آپ پالیسی میں شامل کریں۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ ابھی نماز کے وقفے سے پہلے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آگے میرا سوال ہے جو بہت ہی اہم ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کے ہی لوگوں نے کہا ہے کہ اتنا ہی رکھیں۔

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال، محکمہ سپورٹس کے زیر انتظام

گراؤنڈز کی تعداد اور منعقدہ ٹورنامنٹس سے متعلقہ تفصیلات

*1446: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں محکمہ سپورٹس کے زیر انتظام کتنے گراؤنڈز / کمپلیکس ہیں کتنے مکمل اور کتنے زیر تکمیل ہیں یہ کن کن کھیلوں کے لئے مختص ہیں ہر گراؤنڈ میں کون کون سی ٹیم / پرائیویٹ کلب گیم کرتے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ساہیوال میں جتنے گراؤنڈز / سٹیڈیم کی تعمیر گزشتہ دور حکومت کے ADP کی سکیم میں شامل تھے وہ کون کون سے ہیں ان پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں، کتنے فنڈز مزید درکار ہیں اور حکومت نے رواں مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنے فنڈز مختص کئے ہیں نیز یہ کب تک مکمل ہو جائیں گے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں سال 18-2017 اور 19-2018 میں محکمہ سپورٹس کے زیر انتظام کتنے پروگرامز / ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا، کتنا بجٹ ان کے لئے دیا گیا اور اخراجات کیا ہوئے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ساہیوال سپورٹس آفس میں کتنے ملازمین ڈیلی ویجز پر ہیں اور کتنے مستقل ہیں افسران و عملہ کی تفصیل گریڈ وار اور عرصہ تعیناتی وار سے آگاہ کریں نیز کیا ڈیلی ویجز ملازمین کے بقایاجات محکمہ کے ذمہ ہیں تو ان کو کب تک ادائیگی ہو جائے گی؟

وزیرامورنوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف)

(i) ساہیوال میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام آٹھ عدد سپورٹس گراؤنڈ موجود ہیں۔

1۔ سٹیڈیم دو عدد 2۔ کھیلنے کی گراؤنڈز ایک عدد

3۔ جمنیزیم ایک عدد 4۔ سوئمنگ پول دو عدد

(ii) آٹھ عدد سپورٹس گراؤنڈ مکمل ہیں اور 9عدد گراؤنڈز زیر تعمیر ہیں۔

1۔ قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم فلڈلائٹ

2۔ جم خانہ کرکٹ گراؤنڈ فلڈلائٹ

3۔ فٹبال گراؤنڈ فلڈلائٹ

گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ہڑپہ 103/7-R

4۔ فٹبال گراؤنڈ فلڈلائٹ L14/39

5۔ کبڈی سٹیڈیم اقبال نگر

6۔ فٹبال سٹیڈیم L6/91-9/110-R,92/6-R

7۔ قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم

8۔ کرکٹ گراؤنڈ R-6/96

9۔ سپورٹس سٹیڈیم گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول L-12/45

(iii)

1۔ ہاکی 2۔ فٹبال

3۔ باسکٹ بال 4۔ کرکٹ

5۔ سپورٹس جمنیزیم

سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ کنٹرول تمام گراؤنڈز سے مستفید ہونے والی ٹیمیں/کلب مندرجہ ذیل ہیں:

رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی

1۔ اتھلیٹک کلب ایسوسی ایشن

2۔ تحصیل کرکٹ ایسوسی ایشن

ظفر علی سٹیڈیم

1۔ اتھلکس ایسوسی ایشن

2۔ ڈسٹرکٹ کرکٹ ایسوسی ایشن ساہیوال

سپورٹس ہاکی گراؤنڈ

1۔ ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن

2۔ سمیعہ عباس اکیڈمی (ہاکی)

جمنیزیم

1۔ ڈسٹرکٹ بیڈ منٹن ایسوسی ایشن

2۔ ڈسٹرکٹ ٹیبل ٹینس ایسوسی ایشن

3۔ ڈسٹرکٹ باکسنگ ایسوسی ایشن

جناح سوئمنگ پول

1۔ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن	4۔کراٹے ایسوسی ایشن
راوی ٹینس کلب	5۔ڈسٹرکٹ ریسلنگ ایسوسی ایشن
1۔ڈسٹرکٹ ٹینس ایسوسی ایشن	6۔باسکٹ بال ایسوسی ایشن
رائے علی نواز سوئمنگ چیچہ وطنی	ایگل فٹبال گراؤنڈ
1۔ڈسٹرکٹ سوئمنگ ایسوسی ایشن	1۔ایگل فٹبال کلب
	2۔ڈسٹرکٹ کبڈی ایسوسی ایشن

(ب)

(i) ساہیوال میں جتنے گراؤنڈز / سٹیڈیم کی تعمیر گزشتہ دور میں ADP سکیم میں شامل تھے۔اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیم نام:

1) قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم فلڈ لائٹ
2) جم خانہ کرکٹ گراؤنڈ فلڈ لائٹ
3) فٹبال گراؤنڈ فلڈ لائٹ گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ہڑپہ /103 R7
4) فٹبال گراؤنڈ فلڈ لائٹ /14-L 39
5) کبڈی سٹیڈیم اقبال نگر
6) فٹبال سٹیڈیم R,92/6-R,110/9-L6/91
7) قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم
8) کرکٹ گراؤنڈ /6-R 96
9) سپورٹس سٹیڈیم گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول /12-45L

(ii) ان سکیموں کی منظوری 382.955 ملین روپے ہوئی تھی اور کل 89.792 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔مزید 293.163 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں۔

(iii) رواں سال 2018-19 میں 54.305 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا ہے۔

(iv) یہ سکیم سال 2019-20 میں مکمل ہو جائے گی۔

(ج)

(i) ساہیوال میں سال 2017-18 اور 2018-19 محکمہ سپورٹس کے زیرانتظام کل بیس پروگرام / ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔

(ii) 18-2017 سپورٹس بجٹ میں -/ 2370000 روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے کل -/ 2369860 خرچہ کیا گیا۔
19-2018 میں سپورٹس بجٹ میں -/1126000 روپے مختص کئے گئے تھے. جس میں سے -/1125763 روپے خرچہ کیا گیا۔

(د)

(i) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس ساہیوال میں 16 ڈیلی ویجز ملازمین ہیں اور بارہ مستقل ملازم ہیں۔

(ii) افسران اور عملہ کی تفصیل گریڈوار مندرجہ ذیل ہیں:

افسران

1) اکبر مراد ڈویژنل سپورٹس آفیسر ساہیوال گریڈ 18 (عرصہ تعیناتی گیارہ ماہ)
2) عبدالقیوم ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر ساہیوال گریڈ 17 (عرصہ تعیناتی تین ماہ)
3) محمد عامر رشید تحصیل سپورٹس آفیسر ساہیوال گریڈ 16 (عرصہ تعیناتی 9 ماہ کنٹریکٹ)
4) نازیہ ناہید تحصیل سپورٹس آفیسر چیچہ وطنی گریڈ 16 (عرصہ تعیناتی 9 ماہ کنٹریکٹ)

عملہ

5) افتخار احمد کلرک تحصیل سپورٹس آفس ساہیوال گریڈ 11 (عرصہ تعیناتی تین سال)
6) حق نواز کلرک تحصیل سپورٹس آفس چیچہ وطنی گریڈ 11 (عرصہ تعیناتی گیارہ سال)
7) غضنفر نوید نائب قاصد ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ 1 (عرصہ تعیناتی چار سال)
8) سعدیہ ریاض نائب قاصد ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس ساہیوال گریڈ 1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
9) زین مشتاق چوکیدار ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ 1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
10) علی نواز چوکیدار ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ 1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
11) محمد عظیم چوکیدار ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ 1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
12) اسد علی خاکروب ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ 1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)
13) انتظار حسین خاکروب ڈویژنل جمنیزیم ساہیوال گریڈ 1 (عرصہ تعیناتی ایک سال چھ ماہ کنٹریکٹ)

(iii) تمام ڈیلی ویجز ملازمین کی ادائیگی کر دی گئی ہے کوئی بقایا ذمہ نہ ہے۔

سرگودھا: تحصیل کوٹ مومن میں
سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1453: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل کوٹ مومن میں سپورٹس کمپلیکس تعمیر کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے 4 کروڑ روپے کی رقم دی جا چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب تک کے کام میں صرف ایک کروڑ روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے مزید 4 کروڑ روپے کی رقم دی جارہی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) جی ہاں! اس سکیم کی تعمیر کے لئے مبلغ 88.230 ملین روپے منظور ہوئے ہیں۔

(ب) اس سکیم کی ٹوٹل رقم جو release ہوئی ہے 3،56،00000 روپے ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے اب تک 3،23،00،000 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(د) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے کہ کوٹ مومن سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے لئے اس مالی سال 20-2019 میں 4 کروڑ روپے کی رقم دی جارہی ہے۔ اس مالی سال 20-2019 میں اس سکیم کے لئے مبلغ 5.351 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔

میاں چنوں میں جمنیزیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1695: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میاں چنوں میں جمنیزیم کی تعمیر کا کام کب شروع ہوا اور کب ختم ہونا تھا؟

(ب) اس پر کتنا کام ہوا ہے، کتنا بقایا ہے اور کتنی رقم اس پر خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) اس کی تعمیر کے کون کون سے کام بقایا ہیں اور اس کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں، کتنے ملازمین اس کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس کا بقایا کام کب تک مکمل ہو گا اور یہ کب تک فنکشنل ہو جائے گا؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) میاں چنوں میں جمنیزیم کی تعمیر کا کام سال 10-2009 میں شروع ہوا تھا اور اس کو 19-12-2016 کو مکمل ہونا تھا۔

(ب) اس سکیم کا 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 5 فیصد بقایا ہے۔ اب تک 109.510 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔

(ج) 1۔ فنشنگ کا کام باقی ہے۔

2۔ ٹف ٹائلز لگنی باقی ہیں۔

3۔ دروازے لگنے باقی ہیں۔

سکیم ہذا کے لئے تاحال کوئی ملازم بھرتی نہ کیا گیا۔

(د) کیونکہ یہ سکیم پی اینڈ ڈی نے اس مالی سال 20-2019 میں شامل نہیں کی اس لئے تاحال اس کے مکمل اور فنکشنل ہونے کا حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس سکیم کی منظوری کے لئے پی اینڈ ڈی سے بات جاری ہے۔

لاہور میں تاریخی عمارت بدھو کا آوا کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1757: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں بدھو کا آوا جی ٹی روڈ باغبانپورہ کی تاریخی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کیا حکومت اس کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا بدھو کا آوا کے نام پر کتنی زمین کہاں کہاں ہے، تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ بدھو کا مقبرہ کی موجودہ حالت تسلی بخش اور بہتر ہے۔

جی، ہاں! حکومت پنجاب نے حال ہی میں اس تاریخی عمارت کی مرمت وبحالی کا کام کروایا ہے اور مزید بحالی کا کام کروانے کا ارادہ ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ نے اس کے باغ کی بحالی کے لئے PHA کو ادائیگی کی ہے جس پر کام ہونے والا ہے۔ محکمہ نے PHA کو باغ کی بحالی کے لئے 1.050 ملین کی ادائیگی کی ہے اس ادائیگی سے PHA نے پمپ لگانے کے لئے بورنگ کر لی ہے، پلاٹ کی لیولنگ کے بعد گھاس لگا دیا ہے اور چار کیاریاں اور پودے بھی لگا دیئے ہیں۔

(ب) بُدھو کا مقبرہ کی زمین تقریباً ایک کنال چار مرلہ ہے جو کہ بُدھو کے مقبرہ کے ارد گرد ہے اور جی ٹی روڈ پر UET کے مین گیٹ کے سامنے واقع ہے، اس زمین کو حصاری دیوار کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے۔

ضلع لاہور میں تاریخی عمارتوں کی تعداد، مقام وتزئین وآرائش کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***1758: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں تاریخی عمارتیں کس کس جگہ پر ہیں اور ان کی حالت کیسی ہے؟

(ب) سال 19-2018 کے دوران ضلع بھر کی تاریخی عمارتوں کی دیکھ بھال کے لئے حکومت نے کتنا فنڈ مختص کیا تھا اور کن کن عمارتوں پر خرچ کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) ضلع لاہور میں کل 172 محفوظ عمارات یعنی "Protected Monuments" ہیں۔

اِن محفوظ عمارات میں سے پچیس عمارات محکمہ آثار قدیمہ کی ملکیت ہیں اور دیگر تمام محفوظ عمارات جو اس فہرست میں شامل ہیں وہ مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں اور پرائیویٹ افراد کی ملکیت ہیں اور ان عمارات کا انتظام اور دیکھ بھال انہی محکموں / افراد

کے سپُرد ہے۔ ان کی حالت تسلی بخش ہے۔ باقی ماندہ 147 عمارات جو "محفوظ عمارات" کی فہرست میں شامل ہیں اور محکمہ ہذا کی ملکیت نہیں ہیں ان کی فہرست کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع بھر کی جو تاریخی عمارات محکمہ آثار قدیمہ کی ملکیت ہیں اُن کی دیکھ بھال کے لئے 2018-19 میں مختص فنڈز 51.115 ملین روپے تھے۔ ان میں سے 41.760 ملین روپے کے فنڈز جاری ہوئے۔ جاری ہونے والے تمام فنڈ مکمل خرچ ہوئے۔ مختص فنڈ اور اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں کھیلوں کے سٹیڈیم، گراؤنڈز اور جمنیزیم کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2040: **چودھری اشرف علی**: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے سٹیڈیم، سپورٹس گراؤنڈز اور جمنیزیم ہیں اور ان میں کون کون سے کھیلوں کی کون کون سی سہولیات دستیاب ہیں؟

(ب) کیا ان سٹیڈیمز، سپورٹس گراؤنڈز اور جمنیزیم میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے اجازت بھی درکار ہوتی ہے اگر ہاں تو کس اتھارٹی کی؟

(ج) گکھڑ سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر کا آغاز کب کیا گیا اور یہ منصوبہ کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟

(د) گکھڑ سپورٹس سٹیڈیم پر کتنی لاگت آئے گی اور مذکورہ منصوبہ کا پراجیکٹ ڈائریکٹر کس کو مقرر کیا گیا؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف)

- گوجرانوالہ شہر میں دو سٹیڈیم اور ایک جمنزیم ہال ہے۔
- جناح کرکٹ سٹیڈیم میں کرکٹ کھیلنے کی سہولت ہے۔
- منی سپورٹس کمپلیکس میں ہاکی، فٹبال، والی بال، اتھلیٹکس، جمناسٹک، ریسلنگ، ویٹ لفٹنگ کے لئے سہولت موجود ہے۔
- سٹی سپورٹس کمپلیکس میں بیڈ منٹن، لان ٹینس، باسکٹ بال اور ٹیبل ٹینس کھیلنے کی سہولت ہے۔
- جمنزیم ہال گوجرانوالہ میں بیڈ منٹن، باکسنگ، والی بال، باسکٹ بال، تائیکو انڈو، کراٹے، ووشو اور ریسلنگ کی سہولت موجود ہے۔

(ب)

- جی ہاں اجازت درکار ہوتی ہے۔
- جناح سٹیڈیم، منی سپورٹس کمپلیکس اور سٹی سپورٹس کمپلیکس کی اجازت ڈویژنل سپورٹس آفیسر اور کمشنر گوجرانوالہ سے لی جاتی ہے۔
- جمنزیم ہال کی اجازت ڈی ایس او اور ڈپٹی کمشنر دیتے ہیں۔

(ج) گکھڑ سٹیڈیم کا آغاز نومبر 2017 سے ہوا۔

- 30۔ستمبر 2019 کو مکمل ہو گا۔
- اس سٹیڈیم پر لاگت 365 ملین روپے آئے گی۔
- پراجیکٹ ڈائریکٹر محمد اکرم صوبن PMU سپورٹس بورڈ پنجاب ہیں۔

(د) کیونکہ یہ سکیم پی اینڈ ڈی نے اس مالی سال 20-2019 میں شامل نہیں کی اس لئے تاحال اس کے مکمل اور فنکشنل ہونے کا حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اس سکیم کی منظوری کے لئے پی اینڈ ڈی سے بات جاری ہے۔

لاہور: شالامار باغ کے رقبہ کی تعداد،
ملازمین اور ماہانہ آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*2098: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تاریخی شالامار باغ لاہور کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) شالامار باغ میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس باغ کی صفائی پر کتنے ملازم مامور ہیں؟

(د) اس باغ کی ماہانہ آمدن کیا ہے؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) شالامار باغ کا کل رقبہ 40 ایکڑ ہے جو کہ باغ کے تین تختوں پر مشتمل ہے۔

(ب) شالامار باغ میں کل 68 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	تعداد	عہدہ	تعداد
سب ڈویژنل آفیسر	ایک	گارڈن اسسٹنٹ	ایک
سیکورٹی سپروائزر	دو	سپروائزر	ایک
سیکورٹی گارڈ	چونتیس	سویپر	پانچ
بیلدار	چھ	مالی	سترہ
ایک	نائب قاصد		

(ج) اس باغ کی صفائی پر پانچ سویپر اور چھ بیلدار کل گیارہ ملازم مامور ہیں۔

(د) شالامار باغ کی سالانہ آمدن کے حساب سے اوسطاً ماہانہ آمدن تقریباً -/12,42,000 روپے بنتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بکنگ کاؤنٹر کا سالانہ ٹھیکہ کی رقم	-/1,24,90,000 روپے
کار پارکنگ کا سالانہ ٹھیکہ کی رقم	-/7,70,000 روپے
کنٹین کا سالانہ ٹھیکہ کی رقم	-/16,42,960 روپے
کل سالانہ آمدن	-/1,49,03,222 روپے
اوسطاً ماہانہ آمد	-/12,41,935 روپے

ضلع گجرات: جلال پور جٹاں میں سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***2119: جناب محمد عبداللہ وڑائچ:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں سٹیڈیم بنانے کے لئے ایک قطعہ اراضی گجرات جلال پور جٹاں بائی پاس روڈ پر کافی عرصہ پہلے مختص کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سٹیڈیم کے لئے زمین مختص کئے جانے کے باوجود اس کی تعمیر نہ کی گئی اور وہاں کے بچوں اور نوجوانوں کو کھیلوں میں حصہ لینے سے عملی طور پر روک دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام الناس کے مفاد اور اس منصوبہ کی اہمیت کے پیش نظر اس سٹیڈیم کی تعمیر کو مالی سال 20-2019 کے ADP میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ جلال پور جٹاں کی قطع اراضی پر پلے گراؤنڈ بنانے کی سکیم 2015 میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے منظور کی لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے سکیم کی تعمیر نہ ہو سکی۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ اراضی سٹیڈیم کے لئے مختص کئے جانے کے باوجود گزشتہ سالوں میں فنڈز کی عدم موجودگی کی وجہ سے سکیم کی تعمیر نہ کی جا سکی، مگر موجودہ اراضی پر کھیل کی سرگرمیاں جاری رہیں محکمہ کی طرف سے کھلاڑیوں کو کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی بلکہ ہر ممکن تعاون کیا جاتا رہا اور سالانہ مقابلوں کے موقع پر حوصلہ افزائی کی جاتی رہی۔

(ج) جی، ہاں! حکومت نے عوام الناس اور کھلاڑیوں کے مفاد اور اس منصوبہ کی اہمیت کے پیش نظر اس منصوبہ تحصیل سپورٹس کمپلیکس جلال پور جٹاں کو مالی سال 20-2019 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام نمبر 367 کے تحت شامل کر لیا ہے۔ اس منصوبہ کے لئے

40.109 ملین روپے رواں سال میں مختص کئے گئے ہیں۔اس کا ٹینڈر بھی ہو چکا ہے انشاءاللہ بہت جلد تعمیراتی کام شروع ہو رہا ہے۔

ضلع چکوال اور جہلم کے درمیان
قلعہ نندنا کی تاریخ اور ترقیاتی کام سے متعلقہ تفصیلات

*2358: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چکوال اور ضلع جہلم کے درمیان نندنا قلعہ کی تاریخ کیا ہے؟

(ب) اس کو develop کرنے کے لئے کوئی منصوبہ ہے؟

(ج) اس کے علاوہ چکوال میں جو historical sites ہیں ان پر حکومت کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) قلعہ نندنا تحصیل چکوال کے قصبہ چواسیدن شاہ سے 12 میل مشرق میں واقع ہے۔اس کا نام پہاڑی درہ "نندنا" کی وجہ سے "قلعہ نندنا" پڑ گیا۔ یہ سطح زمین سے 1500فٹ بلند ہے اور یہ درہ تقریباًدو میل لمبا ہے۔ سر ایرل اسٹائن کے مطابق سکندر اعظم کی افواج نے "درہ نندنا" سے گزر کر دریائے جہلم کو عبور کیا۔ ابو ریحان البیرونی نے اس جگہ بیٹھ کر زمین کا قطر ناپا تھا۔ہندوشاہی دور کے آخری حکمران کی 1014 میں اسی مقام پر محمود غزنوی سے جنگ ہوئی اور محمود غزنوی کو فتح ہوئی۔ تاریخی لحاظ سے یہ جگہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔

تیرہویں صدی کے آغاز میں یہ علاقہ قمرالدین کرمانی کے زیر تسلط تھا جسے خوارزم شاہ کے جرنیل جلال الدین نے بے دخل کر دیا۔ بعدالذکر چنگیز خان کے ایک جرنیل طواطی نے شکست دی اور نندنا کے رہائشیوں کو تہہ تیغ کر دیا۔ نندنا کو التمش کے مفتوحہ علاقوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ التمش کے بیٹے سلطان محمود نے 1247 کو ایک فوج نندنا روانہ کی تاکہ وہاں کے رانا جس نے منگولوں کی راہنمائی کی تھی، کی سرکوبی کی جائے۔

اس کے بعد تاریخ کے اوراق میں نندنا اُبھر نہ سکا اور بتدریج کھنڈرات میں تبدیل ہوتا گیا۔ نندنا کے قدیم وسیع کھنڈرات جس کی ایک دیوار اب بھی موجود ہے، اُس پر ایک مسجد جو کہ ہال اور صحن پر مشتمل ہے، موجود ہے۔ مسجد میں ایک ٹکڑا جس کے اوپر کوئی تحریر موجود ہے مگر اتنی مدھم ہے کہ پڑھی نہیں جا سکتی۔

قدیم ترین کھنڈرات جن میں سے ایک ساتویں یا آٹھویں صدی کا ایک سٹوپہ ہے۔ علاوہ ازیں مغربی ڈھلوان پر مسلمانوں کی قبریں ہیں مگر ان پر کوئی کتبہ موجود نہیں ہے۔

(ب) نندنا قلعہ کی تزئین و آرائش کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا جا رہا ہے اور منظوری کے بعد اس قلعہ پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) ضلع چکوال میں موجود تاریخی عمارات پر فی الحال رواں مالی سال میں کسی بھی تاریخی عمارت پر کام کرنے کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے 18-2016 میں کٹاس راج مندر کی بحالی و مرمت کا کام کر دیا تھا۔

لاہور شہر کی حدود میں سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم کی تعمیری لاگت اور سال 19-2018 کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***2462: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر کی حدود میں اس وقت کتنے سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر ہیں؟

(ب) ان کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی، ان پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) ان کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی، کتنی خرچ ہوئی اور کتنی lapse ہوئی؟

(د) کس کس جمنیزیم یا سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام کس وجہ سے رکا ہوا ہے؟

(ہ) گورومانگٹ روڈپر واقع سپورٹس کمپلیکس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں یہ کب تک مکمل ہو گا؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) لاہور شہر کی حدود میں اس وقت محکمہ سپورٹس پنجاب کا کوئی سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(ب) جز(الف) کی روسے محکمہ سپورٹس پنجاب کا کوئی سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(ج) جز(الف) کی روسے محکمہ سپورٹس پنجاب کا کوئی سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(د) جز(الف) کی روسے محکمہ سپورٹس پنجاب کا کوئی سپورٹس کمپلیکس اور ملٹی پرپز جمنیزیم زیر تعمیر نہ ہے۔

(ہ) متعلقہ سپورٹس کمپلیکس کی سکیم محکمہ سپورٹس کی نہیں ہے لہذا اس سکیم کے بارے میں متعلقہ محکمہ ہی بہتر معلومات مہیا کر سکتا ہے۔

لاہور: مال روڈ پر تاریخی عمارتوں کی خستہ حالی اوران کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

***2705: محترمہ سمیرا کومل:** کیاوزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور مال روڈ پر 86 تاریخی عمارتیں خستہ حالی کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان تاریخی عمارتوں کی تعمیر مرمت اور بحالی کا ارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

(ج) اس وقت مال روڈ پر کتنی عمارتیں مکمل خستہ حالی کا شکار ہیں اور کتنی عمارتوں کی تعمیر و مرمت کا کام جاری ہے؟

وزیرامور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) لاہور مال روڈ پر صرف 16تاریخی عمارات ہیں جوSpecial Premises) (Preservation Ordinance, 1985کے تحت محفوظ عمارات قرار دی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ درست نہ ہے کہ عمارات خستہ حالی کا شکار ہیں اِن عمارات کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) 16تاریخی عمارتیں جو محفوظ قرار دی گئی ہیں، مختلف سرکاری و نیم سرکاری اداروں اور نجی افراد کی ملکیت ہیں اوران عمارات کا انتظام اور دیکھ بھال انہی اداروں / افراد کے سپُرد ہے اور ان میں سے ایک بھی عمارت محکمہ آثار قدیمہ کی ملکیت نہیں ہے محکمہ ان عمارات کے مالکان کو تحفظ و بحالی کے متعلق تکنیکی سہولیات فراہم کر تا رہتا ہے۔

(ج) اس وقت قائداعظم لائبریری (منٹگمری ہال) کی درست حالی کا کام محکمہ آرکائیو و لائبریریز کی مالی معاونت سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ غلام رسول بلڈنگ کا حصہ جو فیروز سنز کے زیر استعمال ہے، ماضی میں آگ لگنے کی وجہ سے بُری طرح متاثر ہوا۔ اس کے بعد گزشتہ سال شدید بارشوں کی وجہ سے ایک بُرجی گر گئی۔ محکمہ آثار قدیمہ نے فوری طور پر مالکان (ٹرسٹی) کو تحریری طور پر آگاہ کیا کہ محکمہ کی معاونت سے اس بلڈنگ کی فوری مرمت کی جائے۔

محکمہ سیاحت کی جانب سے نئی سکیموں
اور ترقیاتی کاموں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***2884: محترمہ طحٰیا نون:** کیا وزیرامور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

محکمہ سیاحت کی جانب سے گزشتہ سال کون سی نئی سکیمیں کہاں مکمل کی گئی ہیں کون سی سکیمز اور ترقیاتی کاموں کی منصوبہ بندی کی گئی ہے ان کو کب تک کہاں شروع کیا جائے گا؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

سال2018-19 کے دوران محکمہ سیاحت کی گیارہ اری (Ongoing) اور گیارہ نئی (New) ترقیاتی سکیمز تھیں۔ ان میں سے کوئی بھی سکیم مکمل نہیں ہوئی کیونکہ محکمہ خزانہ پنجاب نے چوتھے کوارٹر کے فنڈز جاری نہیں کئے تھے۔ سال 2019-20 کے ترقیاتی پروگرام میں محکمہ سیاحت کی بیس جاری (Ongoing) اور انیس نئی (New) سکیمز شامل ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

جاری سکیمز (Ongoing Schemes)

1) چیئر لفٹ کی اپ گریڈیشن اور عدم سہولیات فراہمی، باڑ اور سٹاف کی رہائش گاہ کی تعمیر۔
2) ٹورازم کی پروموشن کے لئے چاریحاں فاریسٹ ریسٹ ہاؤس کا قیام۔
3) کوٹلی ستیاں کو نیا سیاحتی مقام بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
4) کوٹلی ستیاں میں ویو پوائنٹ، کروڑ پارک وے کی تعمیر۔
5) ضلع اٹک خورد دریائے انڈس پر ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور ڈایزنگ۔
6) چکوال پارک وے کی تعمیر۔
7) کلر کہار جھیل کے لئے واٹر سکوٹرز، پیڈل بوٹس اور موٹر بوٹس کی خریداری۔
8) دھرابی جھیل چکوال میں ریزارٹ کی تعمیر۔
9) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں زمین کی خریداری۔
10) سون ویلی ضلع خوشاب میں ماحول دوست سیاحتی سہولیات کی فراہمی۔
11) کالاباغ ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ اور تفریحی پارک بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
12) نمل جھیل ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
13) انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ اور ٹورازم کمپلیکس کی تعمیر۔
14) مذہبی سیاحت کے فروغ کے لئے ننکانہ صاحب ریزارٹ کی تعمیر۔
15) فورٹ منرو ضلع ڈی جی خان میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی تزئین و آرائش و عدم سہولیات کی فراہمی۔

16) کوہِ سلیمان ڈی جی خان میں سیاحتی مقامات جاننے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔

17) ڈراوڑ فورٹ چولستان میں ریزارٹ کا قیام۔

نئی سکیمز (New Schemes)

1) پتریاٹہ ٹاپ مری سٹیشن پر thematic فورڈ کورٹ، آرٹ اینڈ کرافٹ شاپس، تفریحی سہولیات زپ لائننگ، وال climbing وغیرہ اور واک ویز کا قیام۔

2) پتریاٹہ چیئر لفٹ اور کیبل کار کی مکینیکل اپ گریڈیشن۔

3) ضلع اٹک خورد میں ریزارٹ کی تعمیر کے لئے زمین کی خریداری۔

4) ڈھوک ٹالیاں میں تفریحی پارک واٹر سپورٹس اور دیگر سہولیات کا قیام۔

5) ضلع چکوال کی ماسٹر پلاننگ اور ٹورازم کی potential ممکنات جاننے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی کروانا۔

6) ٹیلہ جوگیاں۔ روہتاس فورٹ پارک وے کا قیام۔

7) اچھالی جھیل اور کھبیکی جھیل خوشاب میں چلانے کے لئے کشتیوں کی خریداری۔

8) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی توسیع اور تفریحی پارک کا قیام۔

9) ٹی ڈی سی پی ریزارٹ چھانگا مانگا ضلع قصور کی تزئین و آرائش اور عدم سہولیات کی فراہمی۔

10) کوہِ سلیمان پارک وے کا قیام۔

11) تھل ریگستان اور چولستان ریگستان میں ڈیزٹ سفاری اور کیمپنگ سائیٹس کا قیام۔

12) ہیڈ پنجند پر ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے زمین کی خریداری۔

13) صوبہ پنجاب کی نمائش بذریعہ ڈاکومنٹریز، پبلسٹی، انٹرنیشنل ٹورازم کانفرنسز اور ٹورازم مارٹس میں شرکت، ٹورازم میلوں کا انعقاد اور آرکیالوجی سائیٹس کی معلومات اور پروموشن۔

14) ٹی ڈی سی پی کی ترقیاتی سکیمز کی تعمیر و تکمیل کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کا قیام

15) مختلف پراجیکٹس کے لئے چھوٹی کنسلٹنسی کروانا۔

16) مختلف گورنمنٹ محکموں کی طرف سے محکمہ ٹورازم کو دیئے جانے والے بارہ گیسٹ / ریسٹ ہاؤسز کی آرائش اور دوبارہ تعمیر۔

17) پنجاب میں ڈزنی لینڈ / تھیم پارک کے قیام کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور زمین کی خریداری۔
18) ضلع بہاولپور اور ملتان میں ٹورسٹ ڈبل ڈیکر بس سروس کا آغاز۔
19) ٹی ڈی سی پی سخی سرور ریزارٹ کی دوبارہ تعمیر اور اپ گریڈیشن۔

سال2018-19 میں نامکمل رہ جانے والی جاری سکیمز کی فنڈز محکمہ خزانہ پنجاب نے جاری کر دیئے ہیں اور ان سکیمز کو اب مکمل کیا جا رہا ہے۔

سال2019-20 کے نئے ترقیاتی پروگرام میں سے 08 سکیمز کے PC-I منظور ہو چکے ہیں جن پر اگلی کارروائی شروع کر دی گئی ہے جبکہ باقی سکیمز کے PC-I اور PC-II تیار کئے جا رہے ہیں جو کہ بہت جلد منظوری کے لئے متعلقہ فارم پر پیش کر دیئے جائیں۔

فیصل آباد ماموں کانجن میں سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***3020: جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ماموں کانجن میونسپل کمیٹی (ضلع فیصل آباد) جس کی آبادی 80 ہزار افراد پر مشتمل ہے حکومت نوجوانوں کو کھیلنے کی سہولت فراہم کرنے کے لئے اس شہر میں سٹیڈیم بنانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک یہ سہولت ملے گی؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

محکمہ کی جانب سے ماموں کانجن میں سٹیڈیم کی کوئی سکیم منظور نہیں ہوئی۔ جیسے ہی کوئی سکیم منظور ہو کر آئے گی تو اس پر کام جاری کر دیا جائے گا۔ تاہم تحصیل تاندلیانوالہ میں ایک عدد انڈور سپورٹس جمنیزیم موجود ہے اور وہاں کی عوام اور کھلاڑی انڈور گیمز جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مزید برآں وزیراعظیم کے وژن کے پیش نظر صوبہ پنجاب میں تحصیل لیول پر تحصیل سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا منصوبہ بنایا گیا ہے اور سروے کے مطابق 61 تحصیلیں ایسی ہیں جہاں سپورٹس کی سہولیات بہت کم ہیں اور چوبیس تحصیلوں میں کمپلیکس کے لئے نہ صرف جگہ کا تعین ہو چکا ہے بلکہ تعمیر کا کام بھی جاری وساری ہے جبکہ بقایا تحصیلوں میں

جگہ کی نشاندہی کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسے جیسے زمین ملتی جائے گی سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کا کام ہوتا جائے گا اور سپورٹس کے شائقین کا مطالبہ بھی پورا ہوتا رہے گا۔

صوبہ میں سال 20-2019 میں
سیاحت کو فروغ دینے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***3039: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت صوبہ بھر میں کسی جگہ چیئر لفٹ کا منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں سیاحت کا فروغ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ مالی سال کے دوران محکمہ سیاحت پنجاب کا بجٹ پچھلے سالوں کی نسبت کئی گنا بڑھا دیا گیا ہے۔ سال 20-2019 کے دوران محکمہ سیاحت پنجاب کی بیس جاری (Ongoing) اور انیس نئی (New) ترقیاتی سکیمز ہیں جن کے لئے 1500 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔ ان ترقیاتی سکیمز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جاری سکیمز (Ongoing Schemes)

1) چیئر لفٹ کی اپ گریڈیشن اور عدم سہولیات کی فراہمی، باڑ اور سٹاف کی رہائش گاہ کی تعمیر۔

2) ٹورازم کی پروموشن کے لئے مری میں چاریہاں فاریسٹ ریسٹ ہاؤس کا قیام۔

3) تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی کو نیا سیاحتی مقام بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔

4) تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں ویو پوائنٹ، کروڑ پارک وے کی تعمیر۔

5) ضلع اٹک خورد دریائے انڈس پر ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور ڈایزئننگ۔

6) چکوال پارک وے کی تعمیر۔
7) کلر کہار جھیل کے لئے واٹر سکوٹرز، پیڈل بوٹس اور موٹر بوٹس کی خریداری۔
8) دھرابی جھیل چکوال میں ریزارٹ کی تعمیر۔
9) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں چلڈرن پلے لینڈ، پارکنگ اور واٹر سپورٹس کے لئے زمین کی خریداری۔
10) سون ویلی ضلع خوشاب میں ماحول دوست سیاحتی سہولیات کی فراہمی۔
11) کالاباغ ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ اور تفریحی پارک بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
12) نمل جھیل ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
13) انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ اور ٹورازم کمپلیکس کی تعمیر۔
14) مذہبی سیاحت کے فروغ کے لئے ننکانہ صاحب ریزارٹ کی تعمیر۔
15) فورٹ منرو ضلع ڈی جی خان میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی تزئین و آرائش و عدم سہولیات کی فراہمی۔
16) کوہِ سلیمان ڈی جی خان میں سیاحتی مقامات کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔
17) ڈراوڑ فورٹ چولستان میں ریزارٹ کا قیام۔

نئی سکیمز(New Schemes):

1) پتریاٹہ ٹاپ مری اسٹیشن پر thematic فورڈ کورٹ، آرٹ اینڈ کرافٹ شاپس، تفریحی سہولیات زپ لائننگ، وال climbing وغیرہ اور واک ویز کا قیام۔
2) پتریاٹہ چیئر لفٹ اور کیبل کار کی مکینیکل اپ گریڈیشن۔
3) ضلع اٹک خورد میں ریزارٹ کی تعمیر کے لئے زمین کی خریداری۔
4) ڈھوک ٹالیاں میں تفریحی پارک، واٹر سپورٹس و دیگر سہولیات کا قیام۔
5) سیاحت کے حوالے سے ضلع چکوال کی ماسٹر پلاننگ اور دیگر ممکنات کے لئے فزیبلٹی سٹڈی کروانا۔
6) ٹیلہ جوگیاں اور روہتاس فورٹ میں پارک وے کا قیام۔
7) اچھالی جھیل اور کھبیکی جھیل خوشاب میں چلانے کے لئے کشتیوں کی خریداری۔

8) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی توسیع اور تفریحی پارک کا قیام۔
9) ٹی ڈی سی پی ریزارٹ چھانگا مانگا ضلع قصور کی تزئین و آرائش اور عدم سہولیات کی فراہمی۔
10) کوہِ سلیمان پارک وے کا قیام۔
11) تھل اور چولستان صحراؤں میں ڈیزٹ سفاری اور کیمپنگ سائیٹس کا قیام۔
12) ہیڈ پنجند پر ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے زمین کی خریداری۔
13) صوبہ پنجاب کی نمائش بذریعہ ڈاکومنٹریز، پبلسٹی مٹیریل اور انٹرنیشنل ٹورازم کانفرنسز اور مارٹس میں شرکت، ٹورازم میلوں کا انعقاد اور آرکیالوجی سائیٹس کی معلومات اور پروموشن۔
14) ٹی ڈی سی پی کی ترقیاتی سکیمز کی تعمیر و تکمیل کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کا قیام
15) مختلف پراجیکٹس کے لئے مختصر کنسلٹنٹسی کروانا۔
16) مختلف سرکاری محکموں کی طرف سے محکمہ ٹورازم کو دیئے جانے والے بارہ گیسٹ / ریسٹ ہاؤسز کی آرائش اور دوبارہ تعمیر۔
17) پنجاب میں ڈزنی لینڈ / تھیم پارک کے قیام کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور زمین کی خریداری۔
18) ضلع بہاولپور اور ملتان میں ٹوریسٹ ڈبل ڈیکر بس سروس کا آغاز۔
19) ٹی ڈی سی پی سخی سرور ریزارٹ کی دوبارہ تعمیر اور اپ گریڈیشن۔

(ب) جی، نہیں۔ فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

ضلع راجن پور تحصیل جام پور میں
سٹیڈیم کی تعمیر اور اس پر آنے والی لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*3170: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (ضلع راجن پور) میں سٹیڈیم کب کتنی لاگت سے بنایا گیا اور اب مذکورہ سٹیڈیم کی حالت کیسی ہے؟

(ب) مالی سال 19-2018 اور 20-2019 کے بجٹ میں مذکورہ سٹیڈیم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ج) مذکورہ سٹیڈیم کتنے رقبہ پر محیط ہے اور یہ کس کی تحویل میں ہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) کیا حکومت سٹیڈیم کی مسنگ فسیلٹیز کو جلد از جلد مکمل کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) سال 09-2008 میں سٹیڈیم کی تعمیر شروع کی گئی۔ جس پر لاگت تقریباً 10.391 ملین آئی جو کہ سال 15-2014 میں پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ حالت فنکشنل ہے اس کی ریپئرنگ اور رینوویشن کی ضرورت ہے۔

(ب) مالی سال19-2018 اور20-2019 میں کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔

(ج) سٹیڈیم جو کہ 103 کنال رقبہ پر محیط ہے۔ جو کہ اس وقت سپورٹس ڈیپارٹمنٹ راجن پور کی تحویل میں ہے۔

(د) مسنگ فسیلٹیز کے لئے کوئی رقم اب تک مختص نہ کی گئی ہے۔

راجن پور: شعبہ سپورٹس کا سال19۔2018

اور20۔2019 بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3177: **محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور، سپورٹس کا مالی سال19-2018 اور20-2019 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) سال19-2018 میں کتنا بجٹ کھیلوں پر خرچ ہوا تھا کس کس کھیل پر خرچ ہوا ہے؟

(ج) ضلع راجن پور میں سپورٹس کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ضلع راجن پور میں سپورٹس کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) بجٹ سال19-2018 میں -/29,36,000 روپے مختص ہوا تھا۔

بجٹ سال20-2019 میں -/21,68,000 روپے بجٹ مختص ہوا ہے۔

(ب) -/27,35,920 روپے کھیلوں پر خرچ ہوا تھا۔ قومی دنوں کے حوالے سے روایتی کھیلوں جس میں کبڈی، والی بال، کرکٹ، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، ہاکی، فٹبال، جمناسٹک، تیکوانڈو، جوڈو کراٹے، اس کے علاوہ وسپورٹس بورڈ کی طرف سے جاری کردہ سالانہ سپورٹس کیلنڈرز (انڈر16) بوائز اینڈ گرلز پر بھی خرچ ہوا تھا۔ مزید انٹر سکولز مقابلہ جات جن میں ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن، اتھلیٹکس، کبڈی، والی بال اور مقابلہ جات جن میں بیڈمنٹن بوائز اینڈ گرلز انٹر کلب والی بال، فٹبال، ہاکی اور کرکٹ پر خرچ ہوا تھا۔

(ج) کل چار دفاتر ہیں جس میں ٹوٹل ملازمین کی تعداد 29 ہے اور ان میں بارہ کام کر رہے ہیں جبکہ 17 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) 17 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر راجن پور
2) تحصیل سپورٹس آفیسر دو خالی سیٹ
3) اسسٹنٹ جمنیزیم تین خالی سیٹ
4) جونیئر کلرک تین خالی سیٹ
5) الیکٹریشن جمنیزیم دو خالی سیٹ
6) پلمبر جمنیزیم دو خالی سیٹ
7) نائب قاصد جمنیزیم دو خالی سیٹ
8) خاکروب تین خالی سیٹ

یہ اسامیاں سال19-2018 سے خالی پڑی ہیں۔

جھنگ شہر میں سپورٹس گراؤنڈز کی تعداد و مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*3198: **جناب محمد معاویہ:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھنگ شہر میں کتنے سپورٹس گراونڈ ہیں؟

(ب) سپورٹس گراونڈز کے لئے2019-20 میں کتنے فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت جھنگ شہر میں کرکٹ گراونڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) جھنگ شہر میں محکمہ سپورٹس جھنگ کے زیر انتظام مندرجہ ذیل گراونڈز ہیں جن میں سپورٹس کی مختلف سرگرمیاں ہوتی ہیں۔

1) ملٹی پرپز ہال سپورٹس کمپلیکس جھنگ
2) کرکٹ گراونڈ سپورٹس سٹیڈیم جھنگ
3) پروٹوٹائپ جمنیزیم جھنگ
4) باسکٹ بال کورٹ صدر بازار جھنگ
5) شفقت شہید گراونڈ سول لائن جھنگ

(ب) سپورٹس گراونڈ کے لئے2019-20 میں67.834 ملین فنڈ مختص کئے گئے ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1) کرکٹ سٹیڈیم محلہ داؤد شاہ گھوگھے والی جھنگ (سی اینڈ ڈبلیو)

مجموعی لاگت	مختص شدہ رقم برائے سال2019-20	اب تک کا مجموعی خرچ	مکمل ہونے کی تاریخ
43.729	7.764	39.592	مکمل ہے

2) سنتھیٹک ہاکی گراونڈ مع فلڈ لائٹ ضیا چوک (صدر بازار) جھنگ (پی ایم یو)

مجموعی لاگت	مختص شدہ رقم برائے سال2019-20	اب تک کا مجموعی خرچ	مکمل ہونے کی تاریخ
95.000	60.070	56.877	29۔فروری2020

(ج) حکومت پنجاب جھنگ سٹی بستی گھوگھے والی میں منی کرکٹ گراونڈ بنا رہی ہے یہ کرکٹ گراونڈ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے

گوجرانوالہ: سال19۔2018اور20۔2019میں
سپورٹس کے لئے مختص کردہ بجٹ اوراخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*3273: **محترمہ شاہین رضا:** کیاوزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال19-2018 اور20-2019 کے بجٹ میں سپورٹس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران بیڈ مٹن، ٹیبل ٹینس، فٹبال، ہاکی اور کرکٹ کی گیم پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران گوجرانوالہ کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(د) متذکرہ سالوں میں گوجرانوالہ میں ہاکی اور کرکٹ گیم کے کتنے مقابلہ جات ہوئے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع میں خواتین کھلاڑیboxing کے لئے چیسٹ بیلٹ اوردستانے وغیرہ نہ ہیں جس کی وجہ سے اکثر خواتین کھلاڑی زخمی ہوجاتی ہیں اس بابت حکومت کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر امورنوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) مالی سال19-2018 میں سپورٹس کے لئے مبلغ-/72،543،000روپے مختص کئے گئے تھے اور مالی سال20-2019 میں سپورٹس کے لئے مبلغ-/160،569،000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) مالی سال19-2018 میں ان گیمز پر مبلغ-/8،87،000روپے خرچ ہوئے۔

- مالی سال20-2019 میں ان گیمز پر مبلغ-/4،93،000روپے خرچ ہوئے۔

(ج) مالی سال19-2018 میں سپورٹس کے لئے ضلع گوجرانوالہ کو مبلغ-/23،18،000 روپے اور مالی سال20-2019 کو مبلغ-/17،48،000روپے فراہم کئے گئے۔

(د) سال 19-2018اور سال20-2019 میں ہاکی کے چار مقابلہ جات ہوئے۔سال 19-2018اور20-2019 میں کرکٹ کے پانچ مقابلہ جات ہوئے۔

(ہ) جمنیزیم ہال گوجرانوالہ میں باکسنگ کی خواتین کھلاڑیوں کے لئے چیسٹ بیلٹ اور دستانے موجود ہیں مگر خواتین باکسنگ کھلاڑیوں کے مقابلے بہت کم ہوتے ہیں۔

گوجرانوالہ: منی سٹیڈیم میں کھیلوں کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

*3274: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) منی سپورٹس سٹیڈیم گوجرانوالہ کب بنایا گیا تھا اس کے بنانے کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ منی سٹیڈیم ویران پڑا ہوا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس منی سٹیڈیم کے لئے کتنی رقم سال 19-2018 اور 20-2019 میں خرچ کی گئی؟

(د) کیا حکومت اس منی سٹیڈیم کو آباد کرنے اور ان میں گیمز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) منی سپورٹس سٹیڈیم گوجرانوالہ میونسپل کارپوریشن نے 1978 میں بنایا اور 1988 میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کیا۔ منی سپورٹس گوجرانوالہ کھیلوں کے لئے بنایا گیا ہے تاکہ گوجرانوالہ کے بچوں کو کھیلنے کے لئے اچھے مواقع فراہم ہو سکیں۔

(ب) منی سٹیڈیم گوجرانوالہ ویران نہیں پڑا۔اس سٹیڈیم میں ریسلنگ، ویٹ لفٹنگ اور جمناسٹک روزانہ کی بنیاد پر کروائے جاتے ہیں۔ کبڈی، نیٹ بال اور اتھلیٹکس کے لئے بھی استعمال ہوتا رہتا ہے۔ منی سٹیڈیم کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں 232.77 ملین کا ابتدائی تخمینہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا گیا ہے۔ جس کے لئے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ پنجاب انتظامات کر رہا ہے۔

(ج) منی سٹیڈیم گوجرانوالہ میں سال 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی۔

(د) منی سٹیڈیم گوجرانوالہ اس وقت آباد ہے۔ اس میں ریسلنگ، ویٹ لفٹنگ، جمناسٹک، کبڈی، فٹبال اور اتھلیٹکس کی گیمز ہو رہی ہیں۔ اس کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اعلیٰ احکام کو تخمینہ لاگت بجھوایا گیا ہے۔

صادق آباد میں مزید سپورٹس سٹیڈیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*3350: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل صادق آباد میں سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کون کون سے سٹیڈیم کی تعمیر مکمل کی گئی؟

(ب) ان سٹیڈیم پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صادق آباد میں سٹیڈیم / سپورٹس کمپلیکس آبادی کے تناسب سے کم ہیں؟

(د) کیا حکومت صادق آباد کی عوام کے لئے مزید سٹیڈیم قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) اسٹیٹ لینڈ دستیاب نہ ہونے کی بناء پر 16-2015 اور 17-2016 میں کوئی سٹیڈیم تعمیر نہ ہو سکا ہے۔

(ب) NIL

(ج) درست ہے

(د) ضلع رحیم یار خان میں حکومت پنجاب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کی گرانٹ سے چھ نئے سپورٹس پراجیکٹ زیر تعمیر ہیں جس میں تحصیل صادق آباد میں ڈویلپمنٹ کرکٹ گراؤنڈ فلڈ لائٹ 18-2017، 74.750 ملین کی لاگت سے ڈگری بوائز کالج زیر تعمیر ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ کے روایتی کھیل کبڈی کے لئے مختص کئے گئے گراؤنڈز سے متعلقہ تفصیلات

75:جناب نصیر احمد: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ کے روایتی کھیل کبڈی کے لئے سرکاری گراؤنڈز ہیں؟

(ب) کبڈی سیکھانے کے لئے سرکاری کوچنگ کس کس اضلاع میں دی جا رہی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) کبڈی کے کھیل کے لئے کوئی بھی سپورٹس گراؤنڈ یا سٹیڈیم استعمال کیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے کسی مخصوص کھیل کے میدان کی ضرورت نہیں ہوتی اور صوبہ بھر کی تمام تحصیلوں میں سالانہ سپورٹس کیلنڈر کے حوالے سے پچھلے ایک ماہ کے اندر کبڈی کے مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صوبہ بھر میں روائتی کھیل کبڈی کے لئے سرکاری گراؤنڈز دستیاب ہیں۔

(ب) کیونکہ کبڈی کو سالانہ سپورٹس کیلنڈر میں شامل کیا گیا ہے اور تمام تحصیلوں کی کبڈی کی ٹیمیں بنائی گئی ہیں اور انٹر تحصیل مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا ہے اس لئے پنجاب کے تمام اضلاع میں کبڈی کی کوچنگ اور ٹریننگ کے انتظامات کئے گئے ہیں اور ان مقابلہ جات میں 36 نئی ٹیمیں اور 432 نئے کھلاڑی تیار کئے گئے ہیں جو مستقبل میں نیشنل اور انٹر نیشنل مقابلوں میں اپنے ٹیلنٹ کا اظہار کریں گے۔ مستقبل قریب میں ڈویژنل سطح پر کبڈی کے کوچنگ اور ٹریننگ کیمپ منعقد کئے جائیں گے جس کے بعد انٹر ڈویژنل مقابلے ہوں گے اور بعد ازاں صوبائی سطح کا کوچنگ اور ٹریننگ کیمپ منعقد کیا جائے گا۔

پنجاب میں سیاحت کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

80:جناب نصیر احمد: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ میں سیاحت کے فروغ کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی جارہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن آف پنجاب (TDCP) سیاحت کی ترقی کے لئے پنجاب بھر میں سیاحوں کو بہتر سے بہتر سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے مختلف سیاحتی مقامات پر نئے ریزارٹس کی تعمیر کر رہا ہے اور اس سلسلے میں پنجاب میں بہت سے اضلاع میں سیاحتی مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	منصوبہ	زر تخمینہ	سال
1	کوٹلی ستیاں کی ڈویلپمنٹ کے لئے فزیبلٹی	15.000 ملین	2018-19
2	کوٹلی ستیاں کے اردگرد view point کی ڈویلپمنٹ	15.000 ملین	2018-19
3	چکوال کی ڈویلپمنٹ بطور جھیلوں کا ضلع	20.000 ملین	2018-19
4	کلر کہار پر واٹر سکوٹر، پیڈل بوٹس اور موٹر بوٹس کا منصوبہ	10.000 ملین	2018-19
5	درابی جھیل کی سڑک کے ساتھ ریزارٹ کا قیام	70.000 ملین	2018-19
6	کھبیکی جھیل خوشاب پر زمین کا حصول	40.000 ملین	2018-19
7	نمل جھیل میانوالی میں ریزارٹ بنانے کی فزیبلٹی سٹڈی	15.000 ملین	2018-19
8	چھانگا مانگا ریزارٹ پر مزید سہولیات کی فراہمی	65.000 ملین	2018-19
9	فورٹ منرو ڈیرہ غازی خان (پر مزید سہولیات کی فراہمی	65.00 ملین	2018-19
10	کوہ سلیمان میں ٹورسٹ (Sites کی فزیبلٹی سٹڈی	15.000 ملین	2018-19
11	پنجند کے مقام پر ریزارٹ بنانے کی فزیبلٹی سٹڈی	15.000 ملین	2018-19

ٹوبہ ٹیک سنگھ حلقہ پی پی۔120 میں کھیلوں کے گراؤنڈز سے متعلقہ تفصیلات

148: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آرکیالوجی اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپورٹس گراؤنڈ موجود ہیں؟

(ب) کیا حکومت رجانہ ٹاؤن تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ اور ہاکی سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مندرجہ ذیل سپورٹس گراونڈ موجود ہیں۔

نمبر شمار	جگہ
1۔	چک نمبر 151 گ ب
2۔	چک نمبر 254 گ ب
3۔	چک نمبر 184 گ ب
4۔	منی سٹیڈیم فٹبال / ہاکی (چک نمبر 335 گ ب، رجانہ سے سات کلومیٹر
5۔	گورنمنٹ ہائی سکول 151 گ ب
6۔	گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول رجانہ
7۔	گورنمنٹ ہائی سکول 336 گ ب سرابہ
8۔	گورنمنٹ ہائی سکول 264 گ ب
9۔	گورنمنٹ ہائی سکول 288 گ ب
10۔	گورنمنٹ ہائی سکول 361 گ ب
11۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 293 گ ب
12۔	گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول رجانہ
13۔	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول 361 گ ب
14۔	زیر تعمیر سپورٹس گراؤنڈ چک نمبر 341 گ ب ننگلاں
15۔	زیر تعمیر سپورٹس گراؤنڈ چک نمبر 343 گ ب جڑاہاں

(ب) موجودہ ADP میں رجانہ ٹاؤن تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کرکٹ اور ہاکی سٹیڈیم بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

ساہیوال سپورٹس گراؤنڈ کمیر کی منظوری اور جاری کام سے متعلقہ تفصیلات

189: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آرکیالوجی اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں سپورٹس گراؤنڈ کمیر کی سرکاری طور پر منظوری دی گئی ہے اگر ہاں تو کب، ان کی مکمل تفصیل آگاہ کریں؟

(ب) کیاان پر کام جاری ہے اگر ہاں تو کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنا کام باقی ہے، ان کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کریں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) جی،ہاں! یہ درست ہے کہ سپورٹس گراونڈکیر کی منظوری محکمہ سپورٹس نے مورخہ 15۔مئی 2017 کو دی جو کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 18-2017 میں شامل کی گئی۔اس سکیم کے فنڈز پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ سپورٹس بورڈ کو مختص کر دیئے گئے جبکہ پراجیکٹ ڈائریکٹر نے محکمہ سپورٹس کو آگاہ کیا کہ یہ سکیم محکمہ مواصلات و تعمیرات کے پاس ہے اور اس پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کی جانب سے کام کرنا مناسب نہ ہے۔

(ب) کوئی کام جاری نہ ہے۔

اوکاڑہ: بصیرپور میں سٹیڈیم اور گراونڈنہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

292: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آرکیالوجی اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ بصیرپور ضلع اوکاڑہ میں سٹیڈیم اور کھیلوں کے لئے گراونڈ نہ ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں سٹیڈیم اور گراونڈنہ ہونے کی وجہ سے نوجوان کھیلوں سے محروم ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ علاقہ میں سٹیڈیم اور کھیلوں کا گراونڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرامور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بصیرپور میں سٹیڈیم اور گراونڈنہ ہے۔بصیرپور میں مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم موجود ہے جس کا رقبہ 40 کنال (بشمول مکمل چاردیواری) ہے۔

مذکورہ سٹیڈیم میں درج ذیل سہولیات موجود ہیں۔

1۔ فٹبال گراؤنڈ 2۔ کرکٹ گراؤنڈ

3۔ سوئمنگ پول 4۔ سٹیج

(ب) جز(لف)پر دیئے گئے جواب کی بنیاد پر یہ درست نہ ہے۔بصیر پور میں مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم کئی سالوں سے علاقہ کے نوجوانوں اور کھلاڑیوں کو کھیلوں کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔بصیر پور شہر اور ارد گرد کے علاقوں سے کھلاڑی روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ سٹیڈیم میں پریکٹس کرتے ہیں۔مذکورہ سٹیڈیم میں گاہے بہ گاہے مختلف گیمز کے ٹورنامنٹ کاانعقاد کیاجاتاہے

(ج) مقصود شہید سپورٹس سٹیڈیم کی موجودگی میں کسی دوسرے سٹیڈیم یا کھیلوں کے میدان کی فی الوقت کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ساہیوال جم خانہ کلب کی تعمیر اور ممبران کو سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

524:**جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں جم خانہ کلب کب سے ہے کیا اس کی حالت ابتر ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جم خانہ کرکٹ کلب کے زیر انتظام گراونڈ کی اپ گریڈ کی سکیم زیر تکمیل ہے اگر ہاں تو کتنا بجٹ اس کے لئے مختص کیا گیا ہے۔فزیبلٹی کتنے فنڈز کی تھی رواں سال19-2018 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے تاحال کتنا مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک جم خانہ کلب کو لاہور جم خانہ سےattach کر کے اسی طرز پر ساہیوال کے معززین / ممبرز جم خانہ کو سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(د) جم خانہ کرکٹ گراونڈ کی تکمیل کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں اور کب تک اس کو مکمل کر دیا جائے گا تا کہsports activities تسلسل سے شروع ہو سکیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ب)

(i) جی،ہاں!

(ii) ٹوٹل بجٹ74.750ملین مختص کیا گیا اور فزیبلٹی بھی74.750ملین ہے

(iii) رواں سال19-2018میں7.313ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(iv) 20فیصد کام مکمل ہے اور80فیصد بقایا ہے۔

(ج) یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔

(د)

(i) جمخانہ کرکٹ گراؤنڈ کی تکمیل کے لئے67.437ملین روپے درکار ہیں۔

(ii) اس سکیم کے لئے مالی سال20-2019میں مبلغ5.437ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اور اس سکیم کا کام اگلے مالی سال تک جاری رہے گا۔

(iii) گراؤنڈ کی تکمیل ہونے پرsports activitiesشروع ہو جائیں گی۔

ساہیوال:پی پی۔198میں سپورٹس سٹیڈیم وگراؤنڈز کی تعداد نیز زیادہ آبادی والے علاقوں میں کھیلوں سے متعلقہ تفصیلات

610:جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔198 ساہیوال میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم و گراؤنڈز ہیں ان میں سابقہ حکومت کے دوران کتنے منصوبے شروع ہوئے کتنے مکمل ہوئے اور کتنے نامکمل ہیں مزید ان میں کون کون سی سہولیات وسپورٹس ہو رہی ہیں مزید برآں نامکمل سکیمز کے لئے حکومت فنڈز کب تک مختص کرکے ان کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عوامی سٹیڈیم چودھری نیاز محمد96/R6ساہیوال میں کھیلنے کے لئے کوئی سہولت نہ ہے اور مزید فلڈ لائٹ کی سہولت بھی نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ کے زیادہ آبادی والے دیہہ L9/134جہان خان L9/111, 90/9L,واور علاقہ L9 میں بالخصوص نوجوانوں کے لئے کوئی سٹیڈیم و گراؤنڈ موجود نہ ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ساہیوال اور نوجوانوں کے لئے بالعموم و اہلیان حلقہ پی پی۔198 کے نوجوانوں کے لئے بالخصوص کوئی سٹیڈیم/سپورٹس گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) حلقہ پی پی۔ 198 میں 2 سٹیڈیم اور 2 فٹبال گراؤنڈ ہیں۔
ہاکی، فٹبال، کرکٹ، اتھلیٹکس کی سہولیات موجود ہیں جن میں سپورٹس ہو رہی ہیں۔
سابقہ حکومت کے دور میں مندرجہ ذیل دو منصوبے شروع ہوئے جن پر ابھی کام جاری ہے۔GS No.471کنسٹرکشن آف کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر R6/96ڈسٹرکٹ ساہیوال اس سکیم کے لئے اس سال2019-20 میں 1.983 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ سکیم اسی سال مکمل ہو جائے گی۔
GS No.397سٹیڈیم چک نمبر L9/110, 6/92,R,91/6ڈسٹرکٹ ساہیوال اس سکیم کے لئے اس سال2019-20 میں 0.001ملین کی رقم مختص کی گئی ہے اور یہ سکیم مالی سال2020-21 میں مکمل ہو گی۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ اس سکیم میں فٹبال اور ہاکی کھیلنے کی سہولت میسر ہے۔
مذکورہ سٹیڈیم میں فلڈ لائٹ کی سہولت موجود نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ چک نمبر L,134/9-L9/L,111-9/90میں سٹیڈیم موجود نہیں ہیں کیونکہ یہاں پر سرکاری زمین میسر نہ ہے تاہم سکولز میں ہاکی، فٹبال، کرکٹ کے گراؤنڈ موجود ہیں اور مقامی آبادی کے نوجوان مذکورہ سہولتوں سے استفادہ کرتے ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ حکومت نوجوانوں کو سپورٹس کی سہولتیں بالعموم و اہلیان حلقہ بالخصوص پی پی۔198 میں دو ترقیاتی سکیمیں جاری ہیں۔

(i) GS No.471 کنسٹرکشن آف کرکٹ گراؤنڈ چک نمبر 96/6R ڈسٹرکٹ ساہیوال یہ سکیم مالی سال 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی جس کی مالیت 29.987 ملین روپے ہے۔

(ii) GS No.397 سٹیڈیم چک نمبر 110/R9 ,91/6 ,92/6R ,L ڈسٹرکٹ ساہیوال یہ سکیم 21-2020 میں مکمل ہو جائے گی جس کی مالیت 26.987 ملین روپے ہے۔

مزید برآں قائداعظم کرکٹ سٹیڈیم میں کرکٹ کھیلنے کی سہولیات موجود ہیں۔

لاہور: پی پی۔154 میں سپورٹس گراؤنڈ کی تعداد نیز سال 19-2018 میں ان کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

666: چودھری اختر علی: کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور میں سپورٹس گراؤنڈ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان گراؤنڈ میں کیا کیا سہولیات میسر ہیں؟

(ج) اس سپورٹس گراؤنڈ میں کون کون سی کھیلوں کی سہولت موجود ہے؟

(د) یا فٹبال، والی بال، کرکٹ اور ہاکی کے گراؤنڈز اس حلقہ میں موجود ہیں؟

(ہ) حلقہ میں کہاں کہاں سپورٹس گراؤنڈ بنانے کی ضرورت ہے؟

(و) مالی سال 19-2018 میں اس حلقہ میں محکمہ کس کس گراؤنڈ کی تعمیر و مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں محکمہ سپورٹس پنجاب کی کوئی گراؤنڈ نہیں ہے۔

(ب) جز (الف) کی رو سے سوال کا یہ حصہ جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(ج) جز(الف) کی روسے سوال کا یہ حصہ جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(د) جز(الف) کی روسے سوال کا یہ حصہ جواب کا متقاضی نہ ہے۔

(ہ) حلقہ میں پنجاب گورنمنٹ کی جگہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے تاحال کوئی سپورٹس گراؤنڈ بنانے کا پلان تشکیل نہ دیا گیا ہے۔

(و) مالی سال 19-2018 میں اس حلقہ میں پنجاب گورنمنٹ کی جگہ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ سپورٹس نے تعمیر و مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

ساہیوال میں موجود جمخانہ کلب کے قیام، کرکٹ گراؤنڈ کی تعمیر اور 19-2018 کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

696: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ و سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال میں موجود جمخانہ کلب کا قیام کب ہوا ہے اس کی ابتدائی حالت کیسی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جمخانہ کلب میں موجود کرکٹ گراؤنڈ زیر تعمیر ہے اس گراؤنڈ کی اپ گریڈیشن کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے اب تک کتنا فنڈ استعمال ہو چکا ہے اور کتنا فنڈ مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا تھا تاحال کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت جمخانہ کلب ساہیوال کو لاہور جمخانہ کلب کے ساتھ attatch کر کے اسی طرز پر ساہیوال کے معززین ممبران جمخانہ کو سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) جمخانہ کرکٹ گراؤنڈ کی تکمیل کے لئے کتنے فنڈز درکار ہیں اور کب تک اس کو مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ جمخانہ کرکٹ گراؤنڈ ساہیوال زیر تعمیر ہے۔ اس گراؤنڈ کی اپ گریڈیشن کے لئے 74.750 ملین روپے فنڈ مختص کئے گیا ہے اور اب تک 12.707 ملین فنڈ استعمال ہو چکا ہے اور برائے مالی سال 19-2018 میں 7.313 ملین روپے مہیا کئے گئے ہیں اور 70 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے 30 فیصد بقایا ہے۔

(ج) یہ سوال سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔

(د) جمخانہ کرکٹ کلب ساہیوال کے لئے 62.043 ملین فنڈ درکار ہیں اور فنڈز کی دستیابی پر سکیم تقریباًمالی سال2020-21 میں مکمل ہو جائے گی۔

لاہور کے علاوہ دیگر مقامات پر ڈبل ڈیکر بسیں چلانے سے متعلقہ تفصیلات

837: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت صوبہ بھر میں سیاحت کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا محکمہ سیاحت لاہور کے علاوہ دیگر مقامات پر سیاحت کے فروغ کے لئے ڈبل ڈیکر بسیں چلانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) پنجاب میں کن سیاحتی مراکز کو سیاحوں کے لئے پرکشش بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت(جناب محمد تیمور خان):

(الف) صوبہ پنجاب میں سیاحت کا فروغ حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔یہی وجہ ہے کے موجودہ مالی سال کے دوران محکمہ سیاحت پنجاب کا بجٹ پچھلے سالوں کی نسبت کئی گنا بڑھا دیا گیا ہے۔سال2019-20 کے دوران محکمہ سیاحت پنجاب کی بیس جاری (Ongoing)اور انیس نئی(New)ترقیاتی سکیمز ہیں جن کے لئے 1500 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے ان ترقیاتی سکیمز کی تفصیل درج ذیل ہے:

جاری سکیمز (Ongoing Schemes)

1) چیئر لفٹ کی اپ گریڈیشن اور عدم سہولیات کی فراہمی، باڑ اور سٹاف کی رہائش گاہ کی تعمیر۔

2) ٹورازم کی پروموشن کے لئے مری میں چار یحاں فاریسٹ ریسٹ ہاؤس کا قیام۔

3) تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی کو نیا سیاحتی مقام بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔

4) تحصیل کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں ویو پوائنٹ، کروڑ پارک وے کی تعمیر۔

5) ضلع اٹک خورد دریائے انڈس پر ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور ڈایزننگ۔

6) چکوال پارک وے کی تعمیر۔

7) کلر کہار جھیل کے لئے واٹر سکوٹرز، پیڈل بوٹس اور موٹر بوٹس کی خریداری۔

8) دھرابی جھیل چکوال میں ریزارٹ کی تعمیر۔

9) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں چلڈرن پلے لینڈ، پارکنگ اور واٹر سپورٹس کے لئے زمین کی خریداری۔

10) سون ویلی ضلع خوشاب میں ماحول دوست سیاحتی سہولیات کی فراہمی۔

11) کالاباغ ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ اور تفریحی پارک بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔

12) نمل جھیل ضلع میانوالی میں ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔

13) انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ اور ٹورازم کمپلیکس کی تعمیر۔

14) مذہبی سیاحت کے فروغ کے لئے ننکانہ صاحب ریزارٹ کی تعمیر۔

15) فورٹ منرو ضلع ڈی جی خان میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی تزئین و آرائش و عدم سہولیات کی فراہمی۔

16) کوہِ سلیمان ڈی جی خان میں سیاحتی مقامات کے لئے فزیبلٹی سٹڈی۔

17) ڈراوڑ فورٹ چولستان میں ریزارٹ کا قیام۔

نئی سکیمز (New Schemes)

1) پتریاٹہ ٹاپ مری سٹیشن پر Thematic فورڈ کورٹ، آرٹ اینڈ کرافٹ شاپس، تفریحی سہولیات زپ لائننگ، وال Climbing وغیرہ اور واک ویز کا قیام۔

2) پتریاٹہ چیئر لفٹ اور کیبل کار کی مکینیکل اپ گریڈیشن۔

3) ضلع اٹک خورد میں ریزارٹ کی تعمیر کے لئے زمین کی خریداری۔

4) ڈھوک ٹالیاں میں تفریحی پارک، واٹر سپورٹس و دیگر سہولیات کا قیام۔

5) سیاحت کے حوالے سے ضلع چکوال کی ماسٹر پلاننگ اور دیگر ممکنات کے لئے فزیبلٹی سٹڈی کروانا۔
6) ٹیلہ جوگیاں اور روہتاس فورٹ میں پارک وے کا قیام۔
7) اچھالی جھیل اور کھبیکی جھیل خوشاب میں چلانے کے لئے کشتیوں کی خریداری۔
8) کھبیکی جھیل ضلع خوشاب میں واقع ٹی ڈی سی پی ریزارٹ کی توسیع اور تفریحی پارک کا قیام۔
9) ٹی ڈی سی پی ریزارٹ چھانگا مانگا ضلع قصور کی تزئین و آرائش اور عدم سہولیات کی فراہمی۔
10) کوہِ سلیمان پارک وے کا قیام۔
11) تھل اور چولستان صحراؤں میں ڈیزرٹ سفاری اور کیمپنگ سائیٹس کا قیام۔
12) ہیڈ پنجند پر ٹورسٹ ریزارٹ بنانے کے لئے زمین کی خریداری۔
13) صوبہ پنجاب کی نمائش بذریعہ ڈاکومنٹریز، پبلسٹی میٹریل اور انٹرنیشنل ٹورازم کانفرنسز اور مارٹس میں شرکت، ٹورازم میلوں کا انعقاد اور آرکیالوجی سائیٹس کی معلومات اور پروموشن۔
14) ٹی ڈی سی پی کی ترقیاتی سکیمز کی تعمیر و تکمیل کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ کا قیام
15) مختلف پراجیکٹس کے لئے مختصر کنسلٹنسی کروانا۔
16) مختلف سرکاری محکموں کی طرف سے محکمہ ٹورازم کو دیئے جانے والے 12 گیسٹ/ریسٹ ہاؤسز کی آرائش اور دوبارہ تعمیر۔
17) پنجاب میں ڈزنی لینڈ / تھیم پارک کے قیام کے لئے فزیبلٹی سٹڈی اور زمین کی خریداری۔
18) ضلع بہاولپور اور ملتان میں ٹورسٹ ڈبل ڈیکر بس سروس کا آغاز۔
19) ٹی ڈی سی پی سخی سرور ریزارٹ کی دوبارہ تعمیر اور اپ گریڈیشن۔

(ب) جی، ہاں! ضلع بہاولپور اور ملتان میں sightseeing ڈبل ڈیکر بس سروس چلانے کے لئے سکیم سال 20-2019 کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ جس کے لئے موجودہ مالی سال کے دوران مبلغ 200 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس کا PC-I تیار ہو چکا ہے اور منظوری کے مراحل میں ہے۔

(ج) کوہِ سلیمان ڈیرہ غازی خان، دراوڑ فورٹ، ہیڈ پنجند ضلع بہاولپور، وادی سون سکیسر ضلع خوشاب، دھرابی جھیل، ڈھوک ٹالیاں جھیل ضلع چکوال، کالا باغ، نمل جھیل ضلع میانوالی، ضلع اٹک، کوٹلی ستیاں، چاریحاں، پتریاٹہ مری ضلع راولپنڈی، چھانگا مانگا ضلع

قصور اور ملتان کو سیاحوں کے لئے پرُکشش بنانے اور سیاحتی سہولیات پہنچانے کے لئے مختلف ترقیاتی سکیمز کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

صوبہ میں کبڈی کشتی ملاکھڑا وغیرہ کی بہتری کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

904: سید عثمان محمود: کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت صوبہ میں روایتی کھیلوں کبڈی، کشتی، ملاکھڑا وغیرہ کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) ان روایتی کھیلوں کے لئے کیا نئی منصوبہ بندی کی جارہی ہے تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت (جناب محمد تیمور خان):

(الف) تمام روایتی کھیل ہمارے سالانہ سپورٹس پروگرام میں شامل ہیں۔ خاص طور پر قومی تہواروں مثلاً یوم آزادی 14۔اگست، یوم پاکستان 23۔مارچ، یوم دفاع 6۔ستمبر وغیرہ پر کبڈی، دیسی کشتیوں اور ملاکھڑا کا خصوصی طور پر انتظام کیا جاتا ہے سپورٹس بورڈ پنجاب کے زیر اہتمام انٹرنیشنل کبڈی ٹاکرہ 3۔جنوری تا 13۔جنوری 2019 منعقد ہوا۔اس کبڈی ٹاکرہ کا انعقاد بہاولپور، ساہیوال اور لاہور میں ہوا۔ اس ایونٹ میں پاکستان گرین، پاکستان وائٹ، ایران اور انڈیا کی ٹیموں نے شرکت کی۔اس ایونٹ میں پاکستان گرین چیمپیئن بنا۔نہ صرف روائتی بلکہ دیگر کھیلوں کی ترقی وترویج کے لئے بھی ہمارا محکمہ سکول، کالج، کلبوں اور یونین کونسل کی سطح سے کھلاڑی چنتا ہے۔ پھر کیمپ ٹریننگ دے کر پنجاب کی سطح کا کھلاڑی بناتا ہے جو بعد ازاں قومی کھیلوں اور بین الاقوامی کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کی طرح رواں سال بھی ضلع رحیم یار خان میں روایتی کھیلوں جس میں کبڈی میلہ، ملاکھڑا وغیرہ سالانہ سپورٹس کیلنڈر 2019 کے شیڈول کے مطابق باقاعدگی سے کروائے گئے ہیں۔

(ب) گزشتہ سالوں کی طرح آئندہ سالوں میں بھی پنجاب بھر میں روایتی کھیلوں کے مقابلہ جات کرائے جائیں گے اور تربیتی کیمپ کے انعقاد بھی کئے جائیں گے۔ جس سے کھلاڑی روائتی کھیلوں میں زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں گے، اور روائتی کھیلوں میں اپنی کارکردگی کو بہتر سے بہتر بنا کر دنیا بھر میں روائتی کھیلوں کے ساتھ ساتھ متعلقہ ضلع / ڈویژن / صوبہ اور دنیا بھر میں روائتی کھیلوں میں ملک کا نام روشن کریں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ٹڈی دل کا حملہ ہوا ہے اور لوگ تڑپ رہے ہیں میں اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہاں ابھی ایگریکلچر منسٹر بھی نہیں ہیں جب وہ آجائیں گے پھر اس پر بات کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں تحریک التوائے کار لے آتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لے آئیں۔ آپ تمام ممبران تشریف رکھیں ایک ضروری اعلان کرنا ہے۔ ہمارے ممبران کو سب سے زیادہ جو problem آرہی ہے وہ ہاسٹل کی آرہی ہے۔ اس کے لئے ہم نے یہ کام شروع کیا ہے کہ جو پیپلز ہاؤس میں پرانے گھر ہیں ان کو دوبارہ سے بنا رہے ہیں اور جو میں نے بنایا تھا اس میں گورنمنٹ نے دس سالوں میں ایک کمرے کا بھی اضافہ نہیں کیا۔ اب جو نیا پلان بنا ہے وہ ڈیڑھ سو کمروں کا ہے جو approve ہو گیا ہے وہ بھی ہم شروع کر رہے ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

منسٹر صاحبان میرے لئے نہایت ہی قابل احترام ہیں میری ان سے گزارش ہے کہ وہ اس طرح نہ کریں، ان کو گھر مل گئے ہیں لیکن پھر بھی وہ کمرے نہیں چھوڑ رہے ہیں اور ان کو ایک سال سے زیادہ ہو گیا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں شیم والی بات نہیں کرنی کیونکہ ان سے کمرے بھی خالی کرانے ہیں۔ میرے پاس ان منسٹرز کے نام ہیں جو میں خاموشی سے ان کی ٹیبل پر بھجوا دوں گا۔ اگر انہوں نے میری بات نہ مانی تو پھر میں یہاں ہاؤس میں announce کروں گا۔ اگر پھر بھی بات نہ مانی تو میں تیسری بار یہ کروں گا کہ ان کا سامان ٹرک پر رکھ کر ادھر کھڑا کرنا ہے اور پھر کمرے خالی کرانے ہیں۔(قہقہے)

خاص طور پر جو ہماری خواتین ہیں وہ بے چاری باہر کسی جگہ پر نہیں رہ سکتیں۔ ان کے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے اس لئے ان کو تو یہ حق ملنا چاہئے۔ اب بیس منٹ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے
وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد
جناب سپیکر شام 6 بج کر 20 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آج آپ نے وقفہ سوالات جلدی ختم کر دیا تھا تو میری گزارش ہے کہ میرے سوالات pending کر دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کے سوالات آگے آ جائیں گے اور آج کے سوالات تو وزیر موصوف نے table پر رکھ دیئے تھے۔ آپ کی کمیٹی نے کہا تھا کہ آج سوالات نہ رکھیں کیونکہ ٹائم کم ہوتا ہے اور سوالات کی وجہ سے سارا ٹائم گزر جاتا ہے اور ہمیں بولنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ لیکن میں نے کہا تھا کہ تھوڑے سے سوالات رکھ لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤنوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔جی، محترمہ !اسے پیش کریں۔

لاہور:شالیمار میں ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

410: محترمہ راحیلہ نعیم: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "جنگ"اور روزنامہ "ایکسپریس"مورخہ 2۔جنوری 2020 کی خبر کے مطابق شالیمار لاہور کے رہائشی فرید کے گھر سے تین ڈاکو 2 لاکھ 25 ہزار روپے کی نقدی اور زیورات لوٹ کر لے گئے؟

(ب) پولیس نے ڈاکوؤں کو پکڑنے کے لئے آج تک جو بھی کارروائی کی اس کی تفصیل اور ڈکیتی کے مقدمے کی FIR کی کاپی فراہم کی جائے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ نے جس طرح فرمایا ہے انہوں نے اخبار میں ایک خبر پڑھی تھی اور اُس خبر کو بنیاد بنا کر انہوں نے توجہ دلاؤ نوٹس دے دیا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے بہت chase کیا ہے لاہور کے تقریباً تمام تھانوں سے ریکارڈ طلب کیا ہے، اس علاقے کے ڈی ایس پی سے بھی بات ہوئی ہے، ایس ایچ او سے بھی بات ہوئی ہے تو اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اخبارات کی cutting میرے پاس موجود ہے جن کے حوالے سے میں نے بات کی ہے۔ یہاں پر پولیس کی قابلیت اور credibility کے اوپر question mark لگ جاتا ہے۔ لاہور میں بے تحاشا street crime بھی ہوا اور گھروں کے اندر ڈکیتیاں بھی ہوئیں۔ اگر متعلقہ تھانے نے کیس رجسٹر نہیں کیا تو یہ پولیس کی نااہلی ہے۔ وہ لوگ در بدر پھر رہے ہیں اُن کا اتنا نقصان ہوا لیکن پولیس اُن کا پرچہ درج کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے جنرل بات تو نہیں ہو سکتی آپ specific رہیں ناں! اگر یہ واقعہ ہوا ہے تو آپ نے اُن کے گھر visit کیا ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے بالکل اُن کے گھر visit کیا اور اُن کے کچھ لوگ بھی میرے پاس آئے۔

جناب سپیکر: آپ اگر specific بات کرتیں تو وزیر قانون نے اس issue کو take up کر لینا تھا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں specific ہی بات کر رہی ہوں جن کے گھر ڈکیتی ہوئی ہے میں اُن کا نام بھی بتا رہی ہوں اور توجہ دلاؤ نوٹس دینے کا میرا مقصد ہی یہی تھا کہ اُن کی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایک دفعہ خود جا کر چیک کر لیں اور دوبارہ جمع کرا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس detail میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ جن پولیس افسران نے محترمہ کے ساتھ رابطہ کیا اُن کے ٹیلیفون نمبرز اور محترمہ کے عمران نامی سیکرٹری کا موبائل نمبر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ہم نے ان کے سٹاف سے خود confirm کیا ہے کہ خدارا ہمیں وہ گھر بتائیں اور وہ جائے وقوعہ بتائیں تاکہ ہم آپ کو رپورٹ دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House آپ کے توسط سے محترمہ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مدعی کا نام اور پتا مجھے بتا دیں میں ایف آئی آر کی کاپی بھی دوں گا اور ملزمان کو گرفتار کر کے ریکوری بھی کروائیں گے لیکن اگر یہ مدعی کا نام اور اُس گھر کا پتا بھی نہ بتا سکیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس پر اپنا home work کر لیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 419 جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! وزیر قانون پولیس کو protection دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہاں پر کوئی protection نہیں کر رہا۔ میں نے یہ معاملہ خود take up کیا ہے۔ کل آپ مدعی کا نام اور گھر کا پتا لے کر آئیں اور ہاؤس میں دوبارہ بات کر لیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/2 محترمہ فائزہ مشتاق کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2020/3 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

محکمہ سکولز ایجوکیشن کے منصوبوں کی عدم تکمیل

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" مورخہ 28۔ دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق محکمہ سکولز ایجوکیشن کے اعلان کردہ متعدد منصوبے مکمل نہ ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق لاہور کے سرکاری سکولوں میں صاف پانی کے منصوبے کا اعلان کیا گیا مگر منصوبہ مکمل نہ ہوا۔ سابق دور حکومت میں سکولوں میں سولر سسٹم نصب کرنے کا منصوبہ اس سال بھی مکمل نہ ہو سکا۔ صوبے کے دس ہزار سکولوں میں سولر پلیٹس لگائی جانی تھیں تاہم یہ منصوبہ بھی التواء کا شکار ہے۔ پنجاب کے بائیس اضلاع میں 750 انصاف سکول سیکنڈ شفٹ میں شروع نہ کئے جا سکے۔ صوبے کے گیارہ اضلاع کے 110 سکولوں کو ماڈل سکولز میں تبدیل کرنے کے منصوبے کی ڈیڈ لائن میں توسیع کر دی گئی۔ 35 ہزار پرائمری سکولوں میں خاکروب کی سیٹیں اس سال بھی خالی رہیں۔ پنجاب بھر میں اساتذہ کی گریڈ 14 سے 16 کے 50 ہزار سے زائد اساتذہ کی اسامیاں خالی رہیں۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کی جانب سے امتحانی نظام میں بہتری کے لئے پانچویں اور آٹھویں جماعت کے امتحانات کو مرحلہ ختم

کرنے کا اعلان کیا گیا اور اس سال پانچویں کے امتحانات پیک کی بجائے سکولوں میں منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! اس خبر سے لاہور سمیت پورے پنجاب میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: وزیر تعلیم!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر مزید کشمیر ایشو، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر عام بحث ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع دیا۔ آج ہم نے پنجاب میں آٹے کے بحران کے حوالے سے بات کرنی ہے کیونکہ حزب اختلاف کا کام ہے کہ یہاں پر عوام کے جذبات کی ترجمانی کرے اور حقائق سامنے لے کر آئے۔ یہاں پر ایک confusion سی ہے وفاقی وزیر کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہے اور بے تحاشا خرابی ہے اور جب ہم صوبائی وزراء کی بات سنتے ہیں تو وہ کوئی اور کہانی بتا رہے ہوتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر محترمہ عظمیٰ بخاری نے جب آٹے کے بحران کے حوالے سے point raise کیا اور مختلف talk shows پر جا کر facts and figures کے ساتھ یہ point raise کیا تو بجائے اس کے کہ عوام کو relief دینے کی بات ہوتی بلکہ ایک تماشا کھڑا کیا گیا اور اُن کے گھر پر آٹے کا ایک ٹرک بھیجا گیا۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! بات سُنیں۔ آپ لوگوں نے یہ ساری باتیں کر دی ہیں اور ابھی پرائس کنٹرول کے حوالے سے آپ کی بھی speech ہو گی آپ اُس میں بھی یہ ساری باتیں کر لیں۔ یہ اجلاس آپ کا ہے اور یہ آپ ہی کا ایجنڈا ہے اس لئے آپ کو زیادہ موقع ملے گا اور آپ اس پر جتنا مرضی بولیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ ایک معزز ممبر کی privacy breech کر کے اُس کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ وہاں پر سرکاری خرچے پر آٹے کا ٹرک جو بھیجا گیا وہ ٹرک کس کے حکم پر بھیجا گیا اور اس پر پرچہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ گیٹ کے اندر تو نہیں گئے۔ آٹا تو گیٹ سے باہر رکھا ہوا تھا۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وہ ٹرک صرف تصویریں اتروا کر وہاں سے واپس بھی آ گیا۔

جناب سپیکر: وہ گیٹ سے باہر تھا۔ تصویر تو باہر کی آئی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: وہ ٹرک ویڈیو بنوا کر واپس چلا گیا۔

سرکاری کارروائی

بحث

مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث

جناب سپیکر: آٹا وہاں پر رہنے دینا چاہئے تھا۔ چلیں! خیر ہے کوئی بات نہیں ہے۔ ابھی بحث شروع ہو گی۔ آپ بھی اس پر بات کر لیجئے گا۔ جناب محمد بشارت راجہ! کشمیر ایشو، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث کی جانی ہے۔ آپ اس بحث کا آغاز کریں۔ آپ اس پر تھوڑی تھوڑی بات کر لیں پھر اپوزیشن لیڈر بات کر لیں گے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move for General Discussion on Kashmir Issue, Price Control and Law & Order.

جناب سپیکر! جس طرح جناب کے چیمبر میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ طے ہوا تھا کہ ان تینوں topics کو اکٹھا کر لیا جائے۔ یہ بھی طے ہوا تھا کہ قائد حزب اختلاف debate open کریں گے اور اس کے بعد دونوں اطراف سے ممبران بحث میں حصہ لیں گے پھر متعلقہ منسٹر conclude کریں گے۔ اب آپ جس طرح حکم کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں سب سے پہلے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں کہ بحث کا آغاز کریں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"اک واری فیر، شیر اور دیکھو دیکھو کون آیا شیر آیا شیر آیا" کی نعرے بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "دیکھو دیکھو کون آیا چور آیا چور آیا)

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلے کشمیر پر بات کروں گا۔ اس ملک میں سب سے بڑی قوت یہ ہے کہ جب بھی کوئی مشکل وقت آتا ہے تو یہ قوم سیسہ پلائی دیوار کی طرح یکجا ہو جاتی ہے۔ جب زلزلہ آیا تھا تو پوری قوم نے اس کو سانحہ سمجھا اور اپنا پورا حصہ ڈالا۔ ہم نے اس دکھ اور سانحہ کا بڑی خندہ پیشانی سے حل ڈھونڈا۔ اس قوم کو جب دہشتگردی کا چیلنج درپیش آیا تو اس وقت بھی ہماری سکیورٹی ایجنسیز، افواج پاکستان، پولیس اور رینجرز نے اپنا اپنا کردار ادا کیا اور قوم نے یکجہتی سے اس چیلنج کا سامنا کیا۔ سوات آپریشن ہوا چالیس لاکھ لوگ بے گھر ہوئے ان کو دوبارہ آباد کیا۔ کشمیر کا جب نام آتا ہے تو یہاں پر مائیں بیٹھی ہیں اور والدین بیٹھے ہیں تو جب خبرنامہ شروع ہوتا ہے اور پٹی چلتی ہے تو دل خون کے آنسو روتا ہے کہ کس طرح بے دردی کے ساتھ کشمیریوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ کشمیر کو آرٹیکل 370 کے تحت وہاں کے باسیوں کے لئے قتل گاہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ ایک شرمناک واقعہ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ایک مکافات عمل بھی ہوتا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ انڈیا کی مختلف ریاستوں میں ایک تحریک جنم لے رہی ہے۔ ہم جو بھی کہیں زور بازو سے اور کالے قانون سے وہاں پر وقتی طور پر وہ انتقام تو لے سکتے ہیں لیکن انشاء اللہ کشمیر کی جنگ اور کشمیریوں کا لہو رائیگاں نہیں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ قوم اس کا منطقی انجام دیکھے گی اور انشاء اللہ اقوام متحدہ کی وہی قرارداد پر عملدرآمد انڈیا کی سالمیت کے لئے ضروری ہو گا۔

جناب سپیکر! تمام تر تحفظات کے باوجود جب پارلیمان میں کشمیر کا نام آیا تو تمام سیاسی جماعتوں نے متحد ہو کر قرارداد پر لبیک کہا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ پاکستانی قوم کی قوت ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب تک کشمیر میں ظلم و بربریت کے واقعات ہوتے رہیں گے ہم اپنی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے ہم یہاں اکٹھے بیٹھے ہیں چاہے ایوان کا وہ رُخ ہے یا یہ رُخ ہے لیکن کہا جاتا ہے کہ baggers can't be choosers جب تک معاشی طور پر ہم اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہوتے، جب تک ہم اپنے اندر اتحاد پیدا نہیں کرتے دنیا نہیں سنتی۔ آپ کی اپنی حکومت نے کہا کہ اقوام عالم میں اس issue پر بے حسی کا مظاہرہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! آج ہم جو CPEC کی بات کرتے ہیں تو چائنا ایک زمانے میں غربت و افلاس نے وہاں پر ڈیرے ڈالے ہوئے تھے اور وہاں کے بے روزگار نشہ کرتے تھے۔ انہوں نے ادھر دیکھا نہ اُدھر دیکھا بلکہ ناک کی سیدھ کی طرح economy پر اپنا پورا زور رکھا۔

جناب سپیکر! میں 90 کی دہائی میں وہاں پر گیا تھا تو اس وقت وہاں پر economic zones بن رہے تھے۔ آج چائنا کی economy کا ڈنکا بجتا ہے اور وہ امریکہ جیسی super power کو بھی dictate کراتا ہے ان کو بھی اپنے فیصلوں پر نظر ثانی کرنی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج بھی بدلا کچھ نہیں، میں نہیں کہتا کہ ہمیشہ یہاں سے issues پر بات ہوتی ہے۔ یہاں سے بھی hooting ہوتی ہے اور وہاں سے بھی hooting ہوتی ہے۔ آپ جب مجھے بولنے کا موقع دیتے ہیں، میرے کان کھلے ہیں وہاں سے طرح طرح کی آوازیں آتی ہیں لیکن میں نے آپ کی موجودگی میں کئی مرتبہ کہا ہے کہ میرے لئے ہر ممبر معزز ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ وہ وقت آئے گا جب ہمیں یہ احساس ہو گا کہ کسی کو چور ڈاکو کہنے سے الزام تراشی کرنے سے اس صوبہ، اس ملک کے مسائل حل ہوں گے اور نہ ہی وہ غریب آدمی جو اپنے بچوں کو بھوکا پیاسا دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے اسے رات کو نیند نہیں آتی اس کا پیٹ بھی نہیں بھرے گا۔

جناب سپیکر! میں آج پھر یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی سیاست نہیں کرنا چاہتا لیکن اس صوبہ پر آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے حکمرانی کا موقع دیا تھا۔ آپ بھی واقف ہیں کہ نظام حکومت کیسے چلایا جاتا ہے۔ یہ صوبہ جس کو اللہ تعالیٰ نے چار موسم دیئے یہاں کی کھیتیاں سونا اُگلتی ہیں آج اس صوبہ میں کبھی ٹماٹر کا بحران شروع ہو جاتا ہے کبھی آلو پیاز مہنگا ہو جاتا ہے۔ آج آٹے کے بحران کا سامنا ہے۔ یہ عجیب معاملہ ہے کہ ہم denial mode میں ہیں۔

جناب سپیکر! وفاقی حکومت نے کمیٹی بنائی کہ ہم نے تین لاکھ ٹن گندم درآمد کرنی ہے۔ یہاں پر پنجاب حکومت کہتی ہے کہ آٹے کا تو بحران ہی نہیں ہے۔ یہ دنوں میں ختم ہو جائے گا۔ اس بات کا پہلے فیصلہ کیا جائے کہ وفاقی حکومت سچ بول رہی ہے یا پنجاب حکومت سچ بول رہی ہے۔ اگر بحران نہیں ہے تو تین لاکھ ٹن گندم کیوں منگوائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ فصل آنے سے پہلے معاملات طے کئے جاتے ہیں کہ ہم نے گندم درآمد کرنی ہے یا اپنے گوداموں میں stock کرنی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بازگشت اخبارات میں دیکھ اور خبروں میں سن رہا ہوں کہ چینی کا بحران بھی سر اُٹھا رہا ہے یعنی ایک دن میں پانچ روپے فی کلو چینی مہنگی ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں اور کوئی point scoring نہیں کر رہا۔ یہ سامنے بیٹھے ممبران اور ہم نے عوام کے پاس جانا ہے لیکن عوام نے شکل دیکھ کر فیصلے نہیں کرنے کہ یہ حمزہ شہباز ہے یا حکومتی بنچوں کے لوگ ہیں بلکہ لوگوں نے کہنا ہے کہ آپ نے deliver کیا کچھ کیا ہے؟ حقائق یہ ہیں کہ آج راہ جاتا ہوا غریب آدمی آپ کا بازو پکڑ کر کہتا ہے کہ پندرہ دن بعد میری تنخواہ ختم ہو جاتی ہے لہٰذا میں اپنے بچوں کو کہاں سے کھانا کھلاؤں؟ پہلے مرغی اور بڑا گوشت غریب آدمی کی دسترس سے باہر تھا لیکن آج سبزیاں غریب آدمی کے لئے خواب بن گئی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ میں اپنے گھر میں کھانا کیسے پکاؤں گا؟ یہ حمزہ شہباز کا issue نہیں ہے اور اپوزیشن کی طرف سے point scoring کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان کے ہر غریب آدمی کی ایک سچی دکھ بھری داستان ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ آئیں اور بیٹھ کر صوبے کی بہتری کے لئے بات کریں لیکن بالکل بھی step نہیں لیا جاتا۔ اُدھر قومی اسمبلی میں بھی ہم نے کہا تھا کہ آئیں اور میثاقِ معیشت پر بات کریں، وہاں چور ڈاکو کے نعرے لگے لیکن وقت کا پہیہ چکر کاٹ کر وہیں پر آ کر رُکتا ہے اور یہ مکافات عمل ہے۔ آج ورلڈ بنک کی reports کے مطابق معیشت کی inflation unprecedented ہے۔

جناب سپیکر! کل Devos میں جناب عمران خان نے کہا کہ حکومتوں میں کرپشن ہوتی رہی ہے اس لئے اکھاڑ پچھاڑ ہوتی رہی ہے۔ یہ بھی خدا کی قدرت ہے کہ ایک طرف Devos میں خطاب چل رہا ہے کہ ہم کرپشن کا خاتمہ کریں گے لیکن اُسی وقت Transparency International کی رپورٹ آتی ہے کہ کرپشن بڑھ گئی ہے۔ یہ بڑا serious issue ہے اس لئے ہمیں اس پر دکھ کا اظہار کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! پچھلے دس سالوں میں یہ ضرور ہوتا تھا کہ کرپشن کم نہیں ہوئی لیکن ranking کے حساب سے 134 سے نیچے 117 پر کرپشن آ گئی تھی لیکن آج کرپشن مزید بڑھ گئی ہے یعنی ہم 117 سے 120 پر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک سیاسی طالبعلم کی حیثیت سے اپنے دوستوں سے کہوں گا جو مجھے بڑے اچھے الفاظ سے پکارتے ہیں کہ کیا ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ نہیں ہے؟ اس حکومت نے جب باگ ڈور سنبھالی تھی تب کالی پٹی باندھ کر میں آپ کے سامنے یہاں پر حاضر ہوا تھا۔

جناب سپیکر! آپ میرا video clip نکالیں کہ میں نے کہا تھا کہ آج کل پاکستان ہو یا کوئی اور ملک ہو، third world یا first world country ہو لیکن کامیابی کا زینہ delivery اور performance پر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کالی پٹی باندھ کر کہا کہ ہم تمام تر تحفظات کے باوجود ایوان میں جائیں گے لیکن اگر یہ حکومت ہماری (ن) لیگ کی حکومت سے آدھا بھی perform کر جائے تو میں اس کے لئے دعا کروں گا کہ یہ اپنی میعاد پوری کرے۔

جناب سپیکر! آج بھی مجھے وہ لفظ یاد ہیں لیکن آپ بھی عام آدمی کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ ہم ریاست مدینہ کی بات سنتے ہیں جو بڑی اچھی سوچ ہے لیکن آج سپریم کورٹ نے خیبر پختونخوا کی حکومت کو پانچ لاکھ روپے جرمانہ کیا ہے، جرمانہ اس لئے نہیں کیا کہ وہ نااہل حکومت ہے بلکہ اس لئے کہ انہوں نے سپریم کورٹ میں جھوٹ بولا ہے اور یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

جناب سپیکر! آج بھی مجھے میڈیا کہہ رہا تھا کہ کیا in House تبدیلی آرہی ہے اور آپ کی اس پر کیا سوچ ہے تو میں نے کہا کہ میں کوئی comment نہیں کروں گا۔ ہم نظام کی خاطر موجود ہیں اور نظام کو چلنا چاہئے۔ اگر بھوکے کا پیٹ نہیں بھرے گا تو میرے اِن بھائیوں اور بہنوں کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ میں آٹھ ماہ سے پابند سلاسل ہوں، میرے دوست خواجہ سعد رفیق، خواجہ سلمان رفیق، جناب احسن اقبال اور جناب شاہد خاقان عباسی بھی جیل میں ہیں بلکہ آپ کے ساتھ بھی میں نے جیل کاٹی ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں سرخرو کرے گا۔ یہ کامیابی نہیں بلکہ کامیابی تب ہے جب ہم مل کر اس بھوکی عوام کے لئے کچھ کریں گے۔ اگر کسی کی ماں بیمار ہے تو دوائی کی قیمت آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ آٹا نہیں مل رہا جبکہ ٹماٹر، آلو اور پیاز وغیرہ کی قیمتیں روزانہ آسمان کو چھوتی ہیں۔

جناب سپیکر! اب چینی کا بحران آرہا ہے۔ اگر ہم بھوکے آدمی کی بھوک کو ختم کر دیں تو وہ اصل کامیابی ہے۔ یہ معاملہ چلتا رہتا ہے لیکن مہنگائی کی طرف کوئی توجہ نہیں ہے۔ آج کا اجلاس اپوزیشن کی ریکوزیشن پر بلایا گیا ہے اس کا مدعا یہ ہے کہ آپ ذمہ داران کا تعین کریں۔ ایسے لوگوں کی نشاندہی ہونی چاہئے جو اس بحران کا موجب بنے ہیں۔ یہ کوئی چار لوگ نہیں بلکہ 12 کروڑ لوگوں کا صوبہ ہے۔ کیا تماشا ہے کہ آٹے کے ٹرک سڑکوں پر کھڑے ہیں اور کہا جارہا ہے کہ چند دنوں میں یہ بحران پورا ہو جائے گا۔ یہ وہ صوبہ ہے جس کی 65 فیصد آمدن زراعت سے منسلک ہے لیکن آج آٹے کا بحران صوبے کے گلی محلے میں لوگوں کا سامنا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ سیاست سے ہٹ کر کہا ہے کہ لوگ شکلیں بھول جاتے ہیں اور کرسی نے کسی کا دفاع نہیں کیا۔ اچھے کام ہمیشہ یاد رہ جاتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No cross talks please.

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! پرسوں وہاں پر ایک قیدی تھا جس نے کہا کہ میرا اجڑانوالہ روڈ پر بڑا serious accident ہوا تھا۔ ایک آدمی بے چارا موٹر سائیکل پر تھا جس کی رکشہ سے ٹکر ہوئی تو ایک 28 سالہ نوجوان جس کی دو بیٹیاں تھیں وہ موقع پر فوت ہو گیا۔ ایک اُس کا چچا جو 60 سال کا تھا اللہ نے اُس کو بچا لیا۔ میں نے پوچھا کہ رات کے 12:00 بجے آپ نے کیا کیا تو اُس نے کہا کہ ہم نے ریسکیو 1122 پر call کی تو پانچ منٹ میں ایمبولینس سروس آ گئی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے کہنے میں کوئی عار نہیں کیونکہ یہ سروس آپ کے دَور میں شروع ہوئی تھی جس سے غریب آدمی کو فائدہ ہوا۔ ہم نے اس منصوبے کو سرد خانے میں نہیں ڈالا بلکہ ہم نے کہا کہ اس کو جاری رکھنا چاہئے اور ہم نے تمام اضلاع میں اس کو مزید بجٹ دیا۔ آج آپ کی حکومت نہیں ہے لیکن آپ کے اس اچھے کام کو لوگ یاد کرتے ہیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! اگر محترمہ نے بات نہیں سننی تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں یہاں صوبے کی بات کر رہا ہوں اور کوئی ذاتی بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نہ بولیں اور بیٹھ جائیں۔ میری بات سنیں، اگر یہاں سے اب کوئی بولا تو میں باہر نکال دوں گا۔ میں اِدھر سے اگر کسی کو نکال سکتا ہوں تو اس طرف سے بھی نکال دوں گا لہٰذا خاموشی سے بات سنیں۔ اُن کی باتوں کو نوٹ کریں اور جواب دیں۔ آپ نے جواب دینے کے لئے اپنا نام ہی نہیں دیا۔ پہلے آپ مجھے اپنا نام بھجوائیں تب میں آپ کو بولنے کا موقع دوں گا۔ پہلے عظمیٰ کاردار کا نام آیا ہے جو سب سے پہلے بولیں گی۔ حکومتی بنچوں سے صرف دو ممبران نے نام دیا ہے۔ میں نے بیٹھے بیٹھے کسی کی بات نہیں سننی۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں دو دن پہلے کی بات آپ کو بتا رہا ہوں اور کام خود بولتا ہے۔ انگریزی کا مقولہ ہے کہ "Actions speak louder than words" ایک جان بچانا کتنا ثواب ہے لہٰذا اچھے کاموں کی تشہیر نہیں کرنی پڑتی۔

جناب سپیکر! یہاں پر کہا جاتا ہے کہ صوبے میں خاموشی سے کام بہت ہو رہا ہے لیکن اُس کی تشہیر نہیں ہو رہی۔ یہ اُلٹی گنگا یہیں بہہ سکتی ہے۔ قصور کا واقعہ ہوا تو آپ یقین مانیں کہ فرانزک لیب میں 400 آدمیوں کا DNA ٹیسٹ ہوا جس کے بعد اصل مجرم تک ہم پہنچ گئے۔ اس فرانزک لیب کو مسلم لیگ (ن) اٹھا کر اپنے گھر نہیں لے گئی۔ آج فرانزک لیب کے ذریعے نہ صرف sensitive agencies بلکہ دُور دراز سے DNA ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔ چاہے آپ کا یا مسلم لیگ (ن) کا کارنامہ تھا اس کے لئے 400 مشیروں کا جتھا بنا کر تشہیر نہیں کرنا پڑتی بلکہ لوگ اُس کو یاد رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج بطور قائد حزب اختلاف میں اپنے ساتھیوں کو یہی سمجھانا چاہتا ہوں کہ denial mode سے نکلیں۔ اگر آٹے کا بحران ہے تو اسے تسلیم کریں، اسے مانیں اور اس کا کوئی حل تلاش کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن آپ اگر لوگوں کو آٹے سے محروم کر کے کہیں گے جی آج ٹھیک ہو جائے گا، وہ ٹھیک ہو جائے گا، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کے گھر آٹے کا ٹرک چلا جائے گا تو یہ معاملات ایسے سلجھیں گے نہیں۔ پھر چینی کا بحران آ جائے گا اور اس پر بھی آپ کہیں گے کہ مسلم لیگ (ن) کا کارنامہ تھا۔

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گا کہ غریب آدمی کا پیٹ باتوں سے نہیں بھرتا۔ 14 مہینے بعد آپ جو مرضی کہیں کوئی نہیں مانے گا کہ یہ پچھلی حکومت کا کارنامہ ہے۔ اب آپ خود بھی کچھ کر کے دکھائیں تاکہ لوگ اس بات کو مانیں (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے یہ ساری باتیں factual کی ہیں اور میں نے کوئی ادھر اُدھر سے بات نہیں کی کیونکہ ہم سب انسان ہیں اور ہم سب سے غلطیاں ہوتی ہیں لیکن غلطی کو تسلیم کر لینے میں عظمت ہے اور اس کا حل تلاش کرنے میں عظمت ہے تاکہ لوگوں کا بھلا ہو denial mode سے نہیں نکلیں گے تو پھر آپ کی بات کوئی مانے گا نہیں تو اس بات پر میں آپ سے بھی درخواست کروں گا کہ اس پر کوئی انکوائری ہونی چاہئے۔ ہمیں انسانیت کا احساس ہونا چاہئے۔ جو ذمہ داران ہیں ان سے پوچھ گچھ ہونی چاہئے اور ان کی نشاندہی ہونی چاہئے کہ ایسی نوبت کیوں آئی۔ آٹے کے بحران نے کیوں جنم لیا اور کیوں وفاقی حکومت کچھ کہتی ہے اور کمیٹی بنا دیتی ہے اور پنجاب حکومت اسے کیوں deny کرتی ہے۔ اگر اس کا فیصلہ نہ ہوا تو شاید ہماری سیاست اور آپ کی

سیاست چلے نہ چلے لیکن پھر غریب آدمی اور پاکستان کی عوام سیاستدانوں سے نفرت کرنا شروع کر دیں گے۔ گلی محلوں میں چھوٹے چھوٹے آٹے کے تھیلے پر لڑائیاں ہوں گی۔ وہ دن دور نہیں ہے تو میں اسی لئے کہتا ہوں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں۔ غلطی ہوئی ہے تو اسے کھلے دل سے تسلیم کریں اور اس کا مداوا کریں۔

جناب سپیکر! میں پھر کشمیر کے مدعا پر آؤں گا baggers can't be choosers کیونکہ میں نے اسی سے شروع کیا تھا کہ 5.8 percent GDP growth rate ہم چھوڑ کر گئے تھے اور آج وہ کہتے ہیں کہ 2.2 بھی ہو تو بہت بڑی بات ہے۔ یہ 22 کروڑ لوگوں کا ملک اور 12 کروڑ لوگوں کا صوبہ ہے۔ ایک فرد نہیں ہوتا بلکہ اس کے پیچھے کتنے خاندان ہوتے ہیں اور لاکھوں لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ فیصل آباد کے منتخب ممبران اس وقت ہاؤس میں بیٹھے ہیں تو وہاں پر "لومز مزدور" بے روزگار ہو گیا۔ اگر ہم نے اس کا مداوا نہ کیا تو سیاست تو ڈوبے گی ہی کہیں خدانخواستہ ملک کا ناقابل تلافی نقصان نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر! میرے سامنے معزز ممبران حزب اقتدار بیٹھے ہیں جو شاید اپنے دل کی بات ادھر نہیں کہیں گے لیکن انہیں پتا ہے کہ جن لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں۔Ultimately وہ محلے اور گلیوں میں گریبان پکڑیں گے کہ آپ نے ہمارے بچوں کو بھوکا مارا، آٹے کا بحران آیا جسے آپ نے deny کیا، جھوٹ کو سچ کیا جس سے پیٹ نہیں بھرے گا تو اللہ تعالیٰ اس ملک پر کرم کرے اور انہیں توفیق دے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم مل کر سچ کا سامنا کریں اور لوگوں کے دکھوں کا مداوا کریں۔ پاکستان پائندہ باد۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ تین topics پر بات تھی تو پرائس کنٹرول پر میاں محمد اسلم اقبال نے جواب دینا ہے، کشمیر اور لاء اینڈ آرڈر پر میں نے جواب دینا ہے جبکہ آٹے کے بحران کے حوالے سے وزیر خوراک بات کرنا چاہتے ہیں۔ ادھر سے بات ہوئی ہے تو ادھر سے وزیر خوراک بات کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وزیر قانون! میرا خیال ہے کہ آپ پہلے کشمیر والے issue پر ضرور بول لیں کیونکہ وہاں سے کشمیر کے حوالے سے بات ہوئی ہے ناں۔ دیکھیں آپ کے پاس تو بہت بڑا credit ہے اور میرا خیال ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں اس طرح کسی نے کیس پیش نہیں کیا جس طرح عمران خان نے اقوام متحدہ میں پیش کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل ہم نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس حوالے سے آپ بات کر لیں تو پھر اسے ختم کر دیتے ہیں اور اس کے بعد پرائس کنٹرول کے حوالے سے میاں محمد اسلم اقبال بات کر لیں گے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! وزیر قانون! Wind up کرتے ہوئے بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ wind up کرتے ہوئے بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے کشمیر کے حوالے سے دو منٹ دے دیں تو میں بات کر لوں لیکن اس سے پہلے محترمہ کو آپ نے وقت دیا ہے تو پہلے یہ اپنی بات کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے اقوام متحدہ میں وزیراعظم عمران خان کی گئی تقریر کی بات کی کہ وہ جس طرح سے کشمیر cause کو لے کر بڑھے تو میرا خیال ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس وقت بھی ڈیووس میں اگر آپ دیکھیں تو سب سے پہلے انہوں نے کشمیر کی بات کی۔ امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات ہوئی تو ان سے بھی یہی کہا کہ

بہت explosive situation ہے اور وہاں کروڑوں لوگوں کی زندگیوں سے کھلواڑ ہوتا ہے اور پورے ریجن میں tranquility ہے وہ اس سے affect ہو گی تو خدا کے لئے آپ اس کا فوری کوئی ازالہ کریں۔

جناب سپیکر! میں ایک بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ اس وقت کشمیر میں مکمل بلیک آؤٹ ہے اور وہاں پر مودی سرکار نے ڈرونز چھوڑ دیئے ہیں جو کہ دیکھ رہے ہیں کہ کس علاقے میں کون سی آبادی زیادہ ہے یا کم ہے کیونکہ وہ genocide پر تلے ہوئے ہیں۔ وہ کشمیر سے systematically مسلمانوں کو ختم کر رہے ہیں اور اسی طریقے سے ہندو توا اور RSS mentality ہے جس نے پورے انڈیا میں اس وقت آگ لگا دی ہے۔ وہاں پر اقلیتیں اس وقت غیر محفوظ ہیں۔ وہاں پر Christians safe feel کر رہے ہیں، Dalits safe feel کر رہے ہیں اور نہ ہی مسلمان جو کہ وہاں کی 50 فیصد آبادی ہے لیکن اس کے برعکس آپ دیکھیں کہ پاکستان میں ہم نے اپنی اقلیتوں کو کتنی عزت دی ہے اور آج بھی ہمارے ایک سکھ بھائی نے پنجاب اسمبلی کے ممبر کا حلف اُٹھایا ہے۔ ہم اقلیتوں کو جو respect دیتے ہیں وہ کرتار پور میں بھی واضح ہے جو کہ 10 ماہ کی مدت میں کوریڈور کھولا گیا اور وہاں پر جتنے یاتری آئے، میں خود بھی وہاں موجود تھی کہ وزیر اعظم عمران خان نے اس کوریڈور کا افتتاح کیا تو اس موقع پر سب یاتریوں نے ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر انہیں دعائیں دیں کیونکہ ان کے دلوں میں بھی محبت ہے جو یہ show کرتا ہے کہ کس طریقے سے پاکستان اور اس کی foreign policy جو ہے وہ sanctity دیتی ہے اور وہ religious minorities کی respect کرتی ہے۔

جناب سپیکر! آٹے کا معاملہ میرا خیال ہے کہ بہت discuss ہو چکا ہے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے کیونکہ وزیر اعظم عمران خان کو جتنا بڑا چیلنج پیش آتا ہے وہ اتنی زیادہ responsibility سے اور اتنی زیادہ ایک passion کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ کوئی چیلنج ایسا نہیں جو انہوں نے اپنی پچھلی زندگی میں face نہ کیا ہو اور وہ ہمیشہ ہر چیلنج سے کامیاب نکلے ہیں۔ انہوں نے اب ایف آئی اے کی investigative team بنائی ہے تو انشاءاللہ اس سے پورا پتا چل جائے گا کہ کون ذمہ داران تھے اور یہ کیوں بحران آیا۔ ہم یہ انکار نہیں کر رہے بحران آیا تھا کیونکہ

سندھ حکومت کے نیب میں ریفرنسز تھے اور پچھلے سال ان کے ہاں گندم کی خریداری میں بہت زیادہ خُورد بُرد ہوئی اس لئے انہوں نے امسال تھوڑی سی بھی گندم نہیں اُٹھائی جس کی وجہ سے ساڑھے چار لاکھ ٹن گندم انہیں دینا پڑی کیونکہ 80 فیصد تو گندم پنجاب میں پیدا ہوتی ہے اور اسی طرح ہمارے بارڈر سے بھی تھوڑی سمگلنگ افغانستان کی side پر ہوئی۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں اسے بھی رکوانے کے لئے اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں لاء اینڈ آرڈر پر تھوڑی سی بات اس لئے کرنا چاہتی ہوں کیونکہ As a Chairperson of Gender Mainstreaming Committee میں یہ feel کرتی ہوں کہ اس وقت ہمارے پولیس ڈیپارٹمنٹ میں بہت کم خواتین enrolled ہوئی ہیں اور بہت کم ان کی employment ہے۔ ہمارے ہاں صرف 1.5 فیصد پولیس میں خواتین ہیں تو میری گزارش اور تجویز ہے کہ انہیں کم از کم 10 فیصد کیا جائے۔ آپ کے The Punjab Fair Representation of Women Act 2014 کے مطابق ہر ڈیپارٹمنٹ میں 15 سے 16 فیصد کم از کم خواتین کی representation ہونی چاہئے۔ ہر تھانے میں خواتین کا فرنٹ ڈیسک ہونا چاہئے تاکہ ان کے جو بھی problems اور complaints ہیں وہ وہاں پر جائیں تو دو خواتین اہلکار ہر وقت وہاں پر موجود ہونی چاہئیں جہاں پر خواتین ان problems کو address کر سکیں۔ ہر ضلع میں ایک Anti-Gender Crime Cell کا ہونا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میری اس گزارش کو ضرور incorporate کریں۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میری آخری گزارش یہ تھی کہ جو ہمارے پولیس اہلکاران ہیں، ہم نے بہت ساری legislation کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی تجویز آ گئی ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! جو ہم نے یہاں legislation کی ہے جس طرح Domestic Workers کا بل پاس کیا ہے اور یہاں خواتین اور بچوں کے حقوق کے متعلق بھی بل پاس ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمارے پولیس اہلکاران کی ٹریننگ ہونی چاہئے، ان کو پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت یہ قانون ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ وزیر قانون نے نوٹ کر لیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ بلاشبہ کشمیر کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے فرمایا کہ اس معزز ایوان کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران کو اس پر کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے کچھ تاریخی حقائق بیان کئے اور میں سمجھتا ہوں کہ کچھ حقائق نہیں بیان کئے۔ میں تنقید برائے تنقید کے حوالے سے بات نہیں کروں گا۔ جس طرح انہوں نے بہت زور دے کر ایک بات کہی کہ آج ایک ایسا وقت ہے کہ ہمیں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ہمیں اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف کرنا چاہئے۔ جس طرح ہم نے بڑے ٹھنڈے دل کے ساتھ ان کی باتوں کو سنا میں سمجھتا ہوں کہ اسی طرح ٹھنڈے دل سے یہ بھی میری بات سنیں گے اور خود اپنے دل سے اس بات کا فیصلہ چاہیں گے کہ مسئلہ کشمیر پر آج پاکستان کے وزیراعظم عمران خان کا جو مؤقف ہے کیا وہ کسی طور پر بھی ایک آزاد، خود مختار قوم کے شایان شان نہیں ہے؟ اگر دیانتداری کے ساتھ آپ اپنے دل سے اس بات کی گواہی چاہیں گے تو آپ کا دل گواہی دے گا کہ جس طرح عمران خان نے مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی سطح پر اُجاگر کیا اس کی اس ملک کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اقوام متحدہ میں جس طرح جناب عمران خان نے مسئلہ کشمیر کو اُجاگر کیا میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وہ دوست جو دن کو رات اور رات کو دن کہتے ہیں وہ تسلیم نہ کریں لیکن پوری دنیا نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ ہوتا ہے ایک قومی لیڈر۔اس لیڈر نے اپنا مؤقف بین الاقوامی فورم پر اپنی قوم کی شان کے مطابق اُجاگر کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں ایوان کے دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے دوستوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج وہ کس کو گالی دے رہے ہیں اور کشمیر میں جو مظالم ڈھائے جارہے ہیں اس کا کس کو ذمہ دار ٹھہرایا جارہا ہے؟ وہ نریندر مودی ہے اور یہ بات پوری قوم یک زبان ہو کر کہہ رہی ہے۔ آج دنیا بھر میں اگر کوئی شخص نشان عبرت بنا ہوا ہے تو وہ نریندر مودی ہے۔ ہماری بد قسمتی، اس قوم کی بد قسمتی اور اس ملک کی بد قسمتی ہے۔

جناب سپیکر!میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ نریندر مودی عمران خان کا دوست نہیں ہے اور عمران خان کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!نریندر مودی کے ذاتی تعلقات کس کے ساتھ تھے، کشمیریوں کے قاتل کے ذاتی تعلقات کس کے ساتھ تھے، کشمیریوں پر مظالم ڈھانے والے کے ذاتی تعلقات کس کے ساتھ تھے، اپنی شادیوں میں اس کو کون مدعو کرتا رہا اور اپنے ساتھ ذاتی تعلقات کون قائم کرتا رہا ہے؟(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!جناب عمران خان نے تو اس کے ساتھ ذاتی تعلقات قائم نہیں رکھے۔ جو لوگ کل نریندر مودی کے ساتھ ذاتی تعلقات کا دعویٰ کرتے تھے آج وہ کس منہ سے بات کر رہے ہیں۔ یہاں کہا گیا کہ قرارداد move ہوا تو ہم نے اتفاق کیا۔ کیا اس اتفاق سے آپ اپنی اس غلطی کا بھی اقرار کر رہے ہیں کہ اُس وقت نریندر مودی کے ساتھ جو تعلقات بنائے تھے وہ ہم نے غلطی کی تھی؟ یہ ایک قومی غلطی تھی جس کا خمیازہ ہمارے کشمیری بھائی بھگت رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ہر لیڈر کا اپنا ایک طریق کار ہوتا ہے۔ جناب عمران خان نے United Nations میں جس طرح اس قوم کا مقدمہ پیش کیا، کشمیریوں کا مقدمہ پیش کیا پوری دنیا نے اس کا اعتراف کیا۔ دو دن پہلے کانفرنس میں جس طرح

عمران خان بات کر رہا تھا یقین کیجئے کہ پوری دنیا کا انٹرنیشنل میڈیا اس کا اعتراف کر رہا تھا کہ لیڈر اس طرح کے ہوتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سے پہلے اسی قوم نے دیکھا ہے کہ امریکہ کے صدر کے سامنے وہ چِٹیں نکال رہے ہوتے تھے کہ ہم کون سی چٹ اوپر رکھیں اور کون سی نیچے رکھیں۔ یہاں ایک لیڈر نے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔

جناب سپیکر! آج پاکستان میں ہی نہیں بلکہ وزیر اعظم کا شمار دنیا کے ان ممتاز راہنماؤں میں ہوتا ہے جو قوموں کو بین الاقوامی سطح پر ساتھ لے کر چل سکتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جب اخلاق کی بات کرتے ہیں، اصول کی بات کرتے ہیں تو بحیثیت ایک قوم ہمیں اس بات کو بھی تسلیم کرنا چاہئے، جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ ہمیں سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنا چاہئے اور قومی مسئلے پر ایک ہونا چاہئے۔ مہنگائی پر تو ایک ہونے کے لئے تیار ہیں لیکن کشمیر کے مسئلے پر کیوں نہیں ایک ہوتے اور یہ کیوں نہیں تسلیم کرتے کہ آج پوری دنیا میں عمران خان اس قوم کا مؤقف بیان کر رہا ہے اور کشمیریوں کا مقدمہ لڑ رہا ہے؟ آج اگر کشمیری ایک طویل ترین کرفیو کے باوجود سڑکوں پر جانوں کی قربانیاں دے رہے ہیں تو ان کو اس بات کا احساس ہے کہ ان کے پیچھے عمران خان کی سپورٹ ہے اور ایک ایسے لیڈر کی سپورٹ ہے جو ان کی آواز کو بین الاقوامی سطح پر اٹھا رہا ہے۔ ہم نے تو دس سال ان بے چاروں کا نام کبھی نہیں لیا اور کبھی ان کی مذمت نہیں کی۔ آج امریکہ کا صدر بھی یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ جس طرح اب آکر عمران خان نے کشمیریوں کا مقدمہ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! کاش! اس طرح کوئی پہلے بھی ان پر مظالم کی بات کرتا لیکن نہیں ہوئی اور یہ کل امریکہ کے صدر نے کہا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ آئیں آج بھی کشمیر کے حوالے سے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ کشمیر پر پوری قوم کو یکجا ہو کر، ایک پیج پر ہو کر جناب عمران خان کا ساتھ دینا چاہئے اور جناب عمران خان کے مؤقف کی تائید کرنی چاہئے کیونکہ آج پوری بین الاقوامی برادری جناب عمران خان کے مؤقف کی تائید کر رہی ہے، پوری بین الاقوامی برادری جناب عمران خان کو کشمیریوں کا اس وقت مقدمہ لڑنے والے کے طور پر تسلیم کر چکی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ

آج یہ زیادتی ہوگی کہ اگر ہم گھر سے اپنے قائد کے خلاف بات کریں، اپنے قائد کے مؤقف کے خلاف بات کریں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جناب عمران خان سے زیادتی کم اور کشمیریوں کے ساتھ زیادتی زیادہ ہوگی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب میں سید حسن مرتضیٰ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ خطاب فرمائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اپنی بات پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو اجازت ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آج آپ کو سب سے پہلے مبارکباد پیش کرتا ہوں، میں مبارکباد پیش کرداں ہاں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! مبارکباد پیش کریناں۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ان کی حرکت دیکھ لیں۔

MR SPEAKER: No cross talk please.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جس طرح آج تسی ہاؤس نوں چلایا اے۔ میرا خیال اے سب دا بڑا ای عزت تے احترام دا رشتہ اے اور کسے وی سائیڈ توں اور ایل او پی نے پہلے گل کردیاں ہویاں بڑے مناسب الفاظ استعمال کیتے اور کسے دی کوئی character assassination نہیں، کوئی تضحیک نہیں اور آج میں حیران ہاں اپنی بڑی بہن محترمہ عظمیٰ کاردار توں کہ اُناں دی زبان توں وی اللہ تعالیٰ نے سب نوں محفوظ رکھیا اے۔ تھوڑا جیا اُنہاں نے گل کرن دی کوشش کیتی، سندھ دی گل کر کے کہ آٹا بحران وی سندھ تے پا دیئے کیونکہ خیبر پختونخوا وچ وی مراد علی شاہ آٹا کھا گیا اے، پنجاب وچ وی مراد علی شاہ آٹا کھا گیا اے، گلگت بلتستان وچ وی اور کشمیر وچ وی اے سارا آٹا سندھ حکومت ہی کھا گئی اے لیکن چلو فیر وی اے بڑی خوش آئند گل اے کہ اسی طرح ہی ہاؤس چلنا چاہیدا اے، ہر آدمی نوں گل کرن دا وی حق ہونا چاہیدا اے اور اُسدا جواب دین دا وی حق ہونا چاہیدا اے۔

جناب سپیکر!وزیر قانون وی اگر تھوڑا جیا خیال کر لیندے تے کوئی حرج نیں سی،خان صاحب ملک توں باہر گئے ہوئے نیں کشمیریاں دا کیس لڑ رہے نیں، اچھا لڑ رہے نیں، برا لڑ رہے نیں سانوں ایتھے debate نہیں کرنی چاہیدی تا کہ ساڈے کولوں اک ہی آواز کشمیر لئی جانی چاہیدی اے۔

جناب سپیکر!میں کسے طرح وی اے چیز نہیں سمجھدا کہ اُس سائیڈ تے بیٹھے ہوئے جیڑے میرے بہناں بھائی نیں اُو کشمیر نال مخلص نہیں نیں یا اُنہاں دا اُہ رشتہ کشمیر نال نہیں جیڑا ساڈا اے، جو ساڈا رشتہ اے اُنہاں دا وی اُوہی رشتہ اے اسیں چاہندے ہاں کہ کشمیر ایشو اُتے قوم divide نظر نہ آوے۔ ساڈے ذاتی اختلافات اپنی جگہ تے نیں او اسیں انشاءاللہ on the floor of the House تے وی لڑاں گے، اسیں باہر وی لڑاں گے لیکن اسیں تہاڈے توں توقع کرنے ہاں کہ جس طرح اج ہاؤس دا ٹُسی آغاز کیتا اے ایہندا انجام وی اسی طرح ہونا چاہیدا اے۔

جناب سپیکر!میرے سارے معزز ممبر جیڑے ایہندا احترام کرن، جناب فیاض الحسن چوہان وی بیٹھے نیں ایہناں نوں وی چاہیدا اے کہ آج دا دِن ذرا احتیاط نال گزارن۔

جناب سپیکر!گزارش ہے کہ اے جیڑا آٹے دا بحران اے ایہہ کوئی پہلا ایسا ایشو نہیں اے جیڑا اِس حکومت دے دوران raise ہویا اے یا سامنے آیا اے۔ اس توں پہلے وی کئی بحران آئے اور اُنہدے اُتے اپوزیشن نے وی تُہاڈے نال پورا cooperate کیتا کہ تسیں ایہناں تے قابو پاؤ، اسیں ایہندے تے point scoring نہیں کرنا چاہندے۔ جیڑے وی national issues نیں اسیں آج وی کہندے ہاں کہ ایندے اُتے کوئی پارلیمانی کمیٹی بنائی جاوے جیڑے culprits نیں، اصل جیڑے ذمہ داران نیں اُنہاں نوں قرار واقعی سزا ہونی چاہیدی اے، اُنہدے وچ کئی وچارے undertraining وی نیں اُنہاں نوں کچھ relief وی دینا چاہیدا اے لیکن کمیٹی ضرور ہونی چاہیدی اے کیونکہ اس بحران نو پیدا کرن والی ایہہ گورنمنٹ اے، ساڈے فوڈ منسٹر صاحب بیٹھے نیں اُنہاں نوں اے اپنی غلطی تسلیم کرنی چاہیدی اے کہ جیڑی حکومت اکتوبر دے اندر گندم export کر رہی اے اور اُس دے نال خزانے نوں کوئی دس ارب روپے دا نقصان ہویا۔

جناب سپیکر!اج جدوںmid-marchوچ ساڈی سندھ سائیڈ دی گندم مارکیٹ وچ آجاندی اے جدوں مارچ وچ گندم آن والی اے تے آج اک مہینہ پہلے گندمimportکرن دی کی ضرورت ہے ؟ آج فیر اربوں روپیہ ساڈے خزانے توں اور ساڈی غریب عوام نوں ٹیکہ لگن جا رہیااے۔

جناب سپیکر!ساڈی گزارش اہ ہے کہ انہاں بحراناں دے نال نمٹن لئی جتنی وی قومی قیادتاں نیں اُنہاں نوں سر جوڑ کے بیٹھنا چاہیدااے۔پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ(ن)اہ پیشکش کئی دفعہ کر چکی اے کہ اُسیں حاضر ہاں اِس تے بیٹھ کے گل کریئے اور انہدے اُتے متفقہ لائحہ عمل بنایئے اور اس قوم نوں انہاں بحراناں توں کڈیئے لیکن آج تک ہمیشہ چور چور، ڈاکو ڈاکو، پھڑلو پھڑلو اہ آوازاں آیاں نیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آج وی اپناں کچھ کہن دے باوجود مینوں حالانکہ اے زیب نہیں دیندا کہ میں آج وی جناب عمران خان دی تعریف کردا لیکن میں اہ کڑوا گھُٹ وی صرف ایہناں دامنہ بند کرن واستے بولیااے ایہناں نوں اُہ وی راس نیں جئے آیا۔اسیں سارے ایس ہاؤس دے وچ ووٹ لے کے آئے ہاں، اسیں اپنے اپنے حلقے داmandate لے کے آئے ہاں اور اسیں اُنہاں دی نمائندگی کرنی اے۔مینوں آن والے دِناں دے وچ جس طرح قائد حزب اختلاف نے کہیا کے مینوں چینی دابحران نظر آرہااے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: چینی کا بحران انہوں نے ہی کرنا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ!میری بات سنیں میں نے اُن کو بھی اس لئے خاموش کروایا تھا کہ وزیر قانون نے کشمیر کے اوپر جواب دیا ہے آپ نے سنا ہے اس لئے آپ اپنی باری پر بات کریں آپ نے بولنے کے لئے اپنا نام دیا ہے اُس کا انتظار کریں۔جی،سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! آن والے دناں دے وچ مینوں چینی دابحران نظر آرہیااے اور میری بڑی بہن محترمہ نے کہیا کہ تساں ہی پیدا کرنا اے۔ تے جئے میں پیدا کرنا اے، مینوں سمجھدی اے کہ میں پیدا کرنا اے میں اینا ہی طاقتور ہاں تے اتھے آکے بیٹھ جاوے میں اُتھے جاکے بیٹھ جاناں ایں میں ویکھاں گا صوبہ کس طرح نیں چلدا۔

جناب سپیکر! اے جیڑے نے ایہناں توںundertraining نیں صوبہ ایہناں کولوں نیں چلنا۔ میں ہن اپنی زبان دا ذمہ دار نیں ہاں اہ ایہناں نے مجبور کیتا اے۔ ایہناں کولوں صوبہ نیں چلنا اہ اپنی زبانوں من بیٹھے نیں۔ جدوں اپوزیشن کندی سی اُدوں اہ نعرہ آندا سی کہ اپوزیشن دا تے کم ای تنقید کرنا اے۔ فیر اتحادیاں نے وی کہیا ایم کیو ایم نے وی کہیا کہ اے نالائق نیں، نااہل نیں،undertraining نیں، فیر مسلم لیگ(ق) نے وی کہیا اے۔

جناب سپیکر: ہم نے یہ نہیں کہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسی نہیں کہیا اے۔

جناب سپیکر: ہم نے نہیں کہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اُسدی وضاحت کرناں ہاں تُسی نہیں کہیا اے۔

جناب سپیکر: بالکل نہیں کہا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسی نہیں کہیا اے، چودھری مونس الٰہی نے وی نہیں کہیا اے، چودھری شجاعت حسین نے وی نیں کہیا اے، کامل علی آغا نے کہیا اے۔ کامل علی آغا نے اک ٹاک شو دے وچ بیٹھ کے کہیا۔

جناب سپیکر: جناب کامل علی آغا کو میں نے خود منع کیا تھا کوئی ایسی بات نہیں کرنی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اب سن لو میں تے تہانوں پہلے کہیا اے کہ میں تے اپنی زبان بڑی کنٹرول وچ رکھ کے میں چاہندا ساں کہ اہ جیڑا ایشو ہے پنجاب دے اندروں اہ آواز جانی چاہیدی اے کہ اپوزیشن اور حکومت سنجیدہ نیں سر جوڑ کے بیٹھے نیں اُور اس مسئلے نوں حل کرناں چاہندے نیں لیکن جدوں دوسری طرف توںnon-serious attitude سامنے آیا تے اُدوں مینوں مجبوراً اے گلاں کرنیاں پئیاں میں ہن وی نیں کرناں چاہندا۔ میں کامل علی آغا صاحب دا کہیا ہویا۔۔۔

جناب سپیکر: ساریاں تے کرلئیاں ہن کہڑی باقی رہ گئی اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر ![*******************************] آٹے دا بحران فیر وی نکل جانا اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! سارا کجھ آپے ہی ونڈ دے پھر دے او۔ سید حسن مرتضیٰ کے آخری الفاظ حذف کئے جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسی وزیر اعلیٰ نہ بنو لیکن مری speakership کیوں روکدے پئے او۔ تہانوں کوئی خوف ہونا اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! تُسی میرے نال attach ہو جاؤ فیر۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں تے جمہوری طریقے نال آنا چاہندا ساں تے تُسی پتا نئیں کیوں غیر جمہوری تے غیر پارلیمانی الفاظ سمجھ کے اینہاں نوں حذف کروادتا اے۔ اے ساری چیزاں اسیں برداشت کرلیاں کہ چلو کوئی نئیں اتحادی وی غلط کہہ سکدے نے کہ شاید اوہناں دے کوئی مطالبے پورے نئیں ہوئے ہوون گے چلو اپوزیشن وی غلط کہندی ہوئے گی لیکن جدوں جناب فواد چودھری نے اے گل آکھی کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار اور حکومت نال نال نئیں چل سکدے تے اوس وقت تے بالکل ہی بھانڈا پُھٹ گیا۔ اوہناں نے چٹھی لکھ دتی اور من لیا جی کہ جناب فواد چودھری وی ہر روز پارٹی بدل دے نے تے بُرا وقت وی شروع ہون والا اے۔

جناب سپیکر! شاید ایہناں دی گوٹی پھر گئی اور جناب فیاض الحسن چوہان نے آکھیا اے کہ بھئی او اپنی domain وچ رہ کے گل کرن۔ چلو من لیا کہ بڑی genuine گل اے کیونکہ پنجاب دی supremacy اور پنجاب دے جمہوری ایوان تے حملہ کرن والی گل سی چلو اوہناں دی اہ گل وی من لئی لیکن ہن تے بالکل ہی حد ہو گئی اے۔ ہن تے پی ٹی آئی دے جوان تے ایس ایوان دے معزز ممبران نے وی عدم اعتماد دا اظہار کر دتا تے اونہاں نے ایہہ کیتا کدے کہن تے، اہ ایہناں اہ وزیر اعلیٰ پنجاب دے کہن تے کہہ دتا کہ میں بے اختیار جے مینوں بااختیار بناؤ۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ بیٹھ جائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے کولوں اج لکھوالو کہ رانا صاحب آخری واری جت کے آئے جے۔ اج ایہناں وڈیاں بندیاں عدم اعتماد دا اظہار کردتا۔ جدوں میں اج توں چھ مہینے پہلے آکھدا ساں کہ بھئی اہ شہباز گل توں بچ جاؤ۔ اہ شہباز گل تہانوں لے جائے گا جے۔ ماسوائے میرے کسے نے ایہناں نوں نجات نئی دلوائی تے ایہناں میرے وی حلقے دے فنڈ روک لئے۔ میرے حلقے دے فنڈ روک کے کی انتقام لوگے۔

جناب سپیکر! میں تے سدا بہار ای ایس سیٹ تے بیٹھن والا بندہ آں۔ اگر جت کے آندا ریا تےNoes وچوں ہی آنا اے۔Ayes ول میں تے جاندا ای نئی۔ مینوں اللہ تعالیٰ نے جو عزت ایتھے دتی اے میں ضرور اوتھے جا کے بوٹ کچھ وِچ پا کے ٹُریا رہنا اے تےtalk shows وِچ رکھ کے بیٹھنا اے کہ ایہہ میں بوٹ دا غلام جے تے میں اپنے ووٹرز دا غلام جے۔

جناب سپیکر! میں اپنے ووٹرز دی آواز آں میری آواز دنیا دی کوئی طاقت اللہ تو سوا دبا نئی سکدی اے تے نہ ہی کسے نوں کوئی حق اے۔ میرے حلقے دے فنڈز روک لتے گئے۔

جناب سپیکر! اج میرے نال دے حلقے وِچ پی ٹی آئی دے لوکاں دے بڑے کم ہو رہے نیں۔ میں اس ایوان وچ کہہ ریا واں کہ دوبارہelect کوئی ویdevelopments works نال ہو کے نئی آندا۔ اگرdevelopments funds نال کوئی جت کے آندا تے مسلم لیگ(ق) تے مسلم لیگ(ن) نے وی بڑے پیسے لائے نیں۔ پرویز مشرف جنوں اج پاکستان دی دھرتی تے پیر کوئی رکھن نئی دیندا۔ اوہ جندے پیروکار نیں انہاں وی ٹرکاں دے مغر لوکاں دیاں لائناں لوایاں سن تے اینہاں وی ٹرکاں دے مغر بندیاں دیاں لائناں لوادتیاں نے۔ آٹے دا بحران اوس وقت وی سی اوہی آٹے دا بحران ایس وقت وی اے۔2008 وِچ وی اوہی بحران سی جدو مری پارٹی دی حکومت آئی تے میرے قائد جناب آصف علی زرداری داوژن سی کہ اپنےgrower نوںfacilitate کرو۔Sowing season سر تے اے تے گندم دی بیجائی شروع ہو رہی اے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایہناں وی پرویز مشرف توں حلف لیا سی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینوں آکھو کہ گارڈ آف آنر دے spelling سناوے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی speech wind up کریں کیونکہ کافی وقت ہو چکا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں speech wind up کی کراں میں تے حالے ایہناں دے قتل وی دسنے نیں جیہڑے میرے شہراں وچ ہو رہے نیں اور حادثات وچ میرے لوک مر رہے نیں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات کو short کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میریاں سڑکاں ٹُٹیاں ہویاں نیں۔ میری گلیاں تے نالیاں تباہ ہو گیاں نیں لہٰذا میں حالے اوہ گلاں کرنیاں نیں۔ اِہ غیر ذمہ دار لوک مری گلاں وِچ بول رہے نیں کوئی وزیر میری گل دا جواب دیوے تے میں مناں وی۔ اِہ بیٹھ کے فقرے تے آوازاں کسنیاں اِہ کوئی معزز لوکاں دا کم نئی اے تے گلی محلے والا کردار اے جو کہ ادا ہو ریا اے۔ 2008 وچ اسی farmer نوں incentive دتا۔ Sowing season وِچ اسیں سپورٹ پرائس دا اعلان کیتا جندی وجہ توں اسی گندم وچ خود کفیل ہوئے۔ اسی گندم کا -/600 روپے من ریٹ کیتا تے اوہ ریٹ -/1300 روپے من تک گیا جندی وجہ توں قحط زدہ قوم اک سال توں بعد گندم ایکسپورٹ کرن دی پوزیشن وچ سی بلکہ اسیں گندم ایکسپورٹ وی کیتی۔ ساڈی حکومت وچ دو super floods آئے۔ اسی ایندے باوجود ایکسپورٹ کرن والی پوزیشن وچ ساں۔ اوس وقت شوگر کین دا ریٹ -/50 روپے سی تے چینی دا بحران سی فیر اسیں کاشتکار نوں facilitate کیتا اور -/150 روپے گنے دا ریٹ مقرر کیتا تے دوسرے سال اسی چینی وچ وی خود کفیل ساں۔ اِہ زرعی ملک اے، کدی ایتھوں ٹماٹر تے کدی مرچاں مک جاندیاں نیں۔ کدی ایتھوں آلو نئی لبھدا۔ کدی اسیں ایران توں پیاز منگوا رہے آں۔ کشمیر وچ ساڈے بھرا ماری جاندے نیں۔ اج اک پی ٹی آئی دا میرا دوست آکھ ریا سی کہ یار اسیں انڈیا توں ٹماٹر لے لتا اے۔

جناب سپیکر! میں آکھیا کہ لعنت اے ایہو جئے ٹماٹر کھان تے جے اسیں انڈیا توں لے کے کھانا اے۔ اک طرف تسی آندے او کہ انڈیا ساڈے کشمیری بھرا مار ریا اے تے دوجی طرف ٹماٹر اسیں او تھوں کھانے آں۔ اج اگر ایس ایوان وچوں اک آواز جاندی تے شاید اسیں ٹماٹر کھانا چھڈ دیندے۔ ساڈی حکومت اگر مخلص ہوندی تے اوہ قوم نوں اپیل کر دی کہ یار اک روٹی کھانا شروع کر دیو۔ ایتھے تے اک وفاقی وزیر آکھ ریا اے نومبر دسمبر وچ قوم روٹیاں زیادہ کھاندی اے۔ اہ گل دی کوئی منطق ہے جس دی گل ہو رہی اے؟ وقت بہت ہو گیا اے تے جناب نوں وی جلدی ہے کیونکہ ہاؤس وی چلانا اے۔ میری تقریر رہندی اے لیکن میں وقت دی کمی دی وجہ توں میں اج احتجاجاً تا مرگ بھوک ہڑتال کریاں اور اظہار یکجہتی اپنی بھوکی قوم نال کر ریاں جنہاں کول دو وقت دی روٹی نئی، جنہاں دے لیڈر راوٴنڈ لنگر خانے نے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار نے شور وغل کیا)

جناب سپیکر! ایہناں بیبیاں نوں وی مرے نال گلو۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! نہیں، نہیں۔ اک منٹ ذرا ٹھہر جاؤ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہہ بھو تا کھا کے آئیاں نیں تے ایہہ وی مرے نال احتجاج کرن۔ میں تہاڈی اسمبلی دی سیڑھیاں تے ہی تا مرگ بھوک ہڑتال کر ریاں۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ایک منٹ میری بات سن لیں کہ بھوک ہڑتال میں ترمیم کر لیں کہ جو ہم آپ کو جوس بھیجیں گے وہ آپ پی لیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اہ حکومت issues resolve کرنا ای نئی چاہندی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اسیں جوس تے تہانوں پیاواں گے ناں نال۔

سید حسن مرتضیٰ: سید حسن مرتضیٰ! اسیں کوئی وی گل نئی منی۔ جوس تے اوہ پیندا اے جنوں جیون دی تمنا ہووے۔ جدوں 12 کروڑ عوام نوں مار رہے تے مینوں اک نوں بچا کے کی کرو گے؟

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! رزق اللہ تعالیٰ نے دینا ہے۔ مری گل سنوں قرآن شریف پڑھو اللہ نے اکھیا اے کہ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جناچِر جینا اے اوتھے بیٹھ کے قرآن شریف ای پڑھنا اے اور میں اوتھے کی کرنا اے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! قرآن شریف پڑھو اللہ نے اکھیا اے کہ رزق اللہ تعالیٰ دیندا اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! رزق اللہ تعالیٰ دیندا اے ایس وچ کوئی شک والی گل نئ۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! بس فیر اللہ تعالیٰ ہی رزق دے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! لیکن ساڈا تُسی ساں ہی بند کردتا اے تے گلا ہی گھُٹ دتا اے رزق اندر کتھوں جاوے؟

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اسیں تہانوں جوس وی دینا اے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تُسی توں مراد حکومت اے۔ تُسی تے ساڈے وی ہوتے وہناں دے وی ہو۔ تہاڈے توں مراد اوہ ہے کہ اسیں مخاطب تے تُساں نوں کرنا آں کیونکہ دُوجے پاسوں تے اگ نکل دی اے جی۔ میں مخاطب تہانوں کر ریاں لیکن کہہ اوہناں نوں ہی ریاں آں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! ایہناں تے روزے وی کدی نہیں رکھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اہنوں کہیو کہ روزے دے سپیلنگ سنا دیوے میں پھر وی چھڈ دیاں گاں۔ ایہہ بالکل غلط آگیا اے، اوہدی ایتھے ضرورت نہیں سی، ایہہ محفل تھیٹر دی زینت بننا سی لیکن ایہہ پنجاب اسمبلی آگیا اے۔ میں احتجاجاً بھک ہڑتال کرن چلیا آں۔

جناب سپیکر! میں اپنے وزیراں نوں وی دعوت دینا کہ ایہہ میرے نال اظہار یکجہتی کرن، اوہناں بھکیاں لوکاں نال اظہار یکجہتی کرن جہناں دے بچے بغیر دوائیاں توں مر رہے نیں۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ ٹھیک ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! دوائیاں دو سو فیصد مہنگیاں نیں۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناں سپیکر! ایہہ حکومتاں نیں اور ایخ حکومتاں چلدیاں نیں؟ بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ نے جتنا ٹائم لیا اے اس توں ادھا ٹائم مینوں دے دیو اور میں سید حسن مرتضیٰ نوں گزارش کرناں کہ میری گزارشات وی سندے جاون تا کہ ایہناں دے علم وچ تھوڑا اضافہ ہو جاوے۔

جناب سپیکر: ابھی میرے پاس محترمہ سعدیہ سہیل اور محترمہ شمیم آفتاب کے نام ہیں۔

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! صرف دو منٹ دے دیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! لسٹ کے مطابق بات کرنے کا ٹائم دیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک منٹ وزیر اطاعلات کی بات سن لیں۔ جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر اطلاعات و کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرا دوست اپنی غزل سنا کے چلا گیا اے، میں گزارش کر رہیا سی کہ جس پارٹی نوں represent کر دیاں اوہناں نے ایتھے بوبرال بن کے آدھ گھنٹہ تماشا لائی رکھیا اے، میں سچی گل دساں سندھ دے حوالے نال جناب مراد علی شاہ تے پیپلز پارٹی دی حکومت دا لگاتار تیرواں سال اے۔ تیراں سال وچ بندے دے دند نکل آندے نیں تے دہڑاں وی نکل آندیاں نیں۔ ایہناں دا عالم ایہہ اے کہ پاسکو نے ایہناں دے حوالے نال چار لاکھ ٹن گندم release کیتی سی لیکن ایہناں نے ایک لاکھ ٹن گندم حاصل کیتی اور ایہہ تین لاکھ ٹن گندم حاصل نہیں کر سکے جہڑے اپنے آپ نوں بڑا اہل کہندے نیں جنہاں دے ایہہ گُن گا رہے سن۔ ضلع دادو وچ ایہناں دا اپنا محکمہ انٹی کرپشن پچھلے پنج دن توں انوسٹی گیشن کر رہیا اے ایک لاکھ،94 ہزار بوری ضلع دادو دے سرکاری گودام وچوں خُورد بُرد اور چوری ہوئی اے، پچھے صرف 12 ہزار بوری رہ گئی۔ کراچی اور سندھ دے تمام گوداموں وچوں چینی اور گندم چوری اور خُورد بُرد ہو رہی اے۔

جناب سپیکر! ایہہ کس منہ نال پنجاب حکومت اور جناب عثمان احمد خان بُزدار تے criticism کر رہے نیں۔ سب توں important گل کہ ایہناں دے سندھ توں ایم این اے شیخ فیاض الدین کے گودام وچوں 82 ہزار چینی دی بوریاں بر آمد ہوئیاں نیں۔ آج اگر (ن) لیگ اور پیپلز پارٹی کہہ رہی اے کہ آن آلا چینی دا بحران ہوئے گا تے اوہدی وجہ ایہہ کہ ایہناں نے بحران پیدا کرن واسطے سارا بندوبست کیتا ہویا اے اور ایہہ اس سارے اس بحران دے اندر شامل نیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سید حسن مرتضیٰ نوں کہواں گا کہ پہلے اپنا گریبان اور اپنی قیادت کا گریبان چاک کریں اس توں بعد وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بُزدار کے بارے میں بات کریں۔

جناب سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ اب محترمہ سعدیہ سہیل رانا بات کریں گی ان کے بعد محترمہ شمیم آفتاب بات کریں گی ۔ جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مزہ تو تب آتا جب میری بات سننے کے لئے قائد حزب اختلاف موجود ہوتے جنہوں نے یہاں بہت جوش و خروش سے بڑی impressive تقریر کی۔ میں تنقید برائے تنقید کے حق میں نہیں ہوں، میں پچھلے پانچ سال اپوزیشن کا حصہ رہی اور میں نے اس عرصہ میں کبھی تنقید برائے تنقید نہیں کی بلکہ تنقید برائے اصلاح کی ہے لیکن آج جب یہ سب یہاں کھڑے ہو کر جس قسم کا credit لے رہے ہیں یہ برداشت سے باہر ہے۔ جن پارٹیوں کو حکومت کرنے کے لئے 10/10 اور 35/35 سال ملے وہ 16 مہینوں کی حکومت کو blame game کہہ رہے ہیں کہ آج ملک کی جو صورتحال ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اب یہاں سے آواز نہ نکلے، بلکہ آپ سنیں! ریسکیو 1122 کا بڑا credit لیا جا رہا تھا میں آپ کو اخبارات کے اشتہار دکھاؤں جن میں ریسکیو 1122 لوگوں سے خیرات اور زکوٰۃ کے لئے فرمائش کر رہا ہے کہ ہمیں زکوٰۃ دے دیں، ہمیں خیرات دے دیں چونکہ ہمیں فنڈز نہیں دیئے جا رہے۔ خدا کے لئے یہ پالش کرنا بند کریں اور حقائق face کریں۔ کیا آپ بھول گئے جن ماؤں نے فرشوں پر جان دی؟ لوگوں نے بھوک سے خودکشیاں کیں؟

جناب سپیکر! آج ابھی پیپلز پارٹی کے سید حسن مرتضیٰ یہاں کافی تھیٹر لگا کر گئے ہیں، کافی entertainment کر کے گئے ہیں۔ جناب آصف علی زرداری کے جو خزانے بھرے ہوئے ہیں ذرا ان سے پیسے مانگیں۔ آج آپ کے دل میں اتنا درد ہے کہ تاحیات بھوک ہڑتال کرنے جا رہے ہیں، ان کے لیڈر جو پیسا لوٹ کر لے گئے ہیں وہ واپس لائیں۔ کیا ان کو لوگوں کی بھوک کا احساس ہے جو لوٹ کر کھا گئی؟ لوگوں کے منہ سے نوالے چھین کر اپنے اکاؤنٹ بھرے، ان کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتیں۔ جن کے سوئس اکاؤنٹ بھر گئے ہیں جن کی ایک فیکٹری سے 25/25 فیکٹریاں بنی ہیں اور ان کی فیکٹریاں سونا اُگلتی ہیں، جو ساری شوگر ملوں کے مالک ہیں، یہ ساری فلور ملز کو own کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج یہ بات کرتے ہیں؟ اللہ کو جواب دینا ہے دل پر ہاتھ رکھیں کہ اگر عوام کا درد ہے تو یہ لوٹا ہوا پیسا واپس ملک میں لائیں۔ آپ نے جناب عمران خان کو جواب نہیں دینا بلکہ رب العزت کو جواب دینا ہے۔ اگر نیل کے ساحل پر کوئی کتا بھی بھوکا سوتا ہے تو اس کا جواب دینا ہے۔ اس کے مطابق ہم نے بھی جواب دینا ہے اور آپ نے بھی جواب دینا ہے لہٰذا اس blame game سے باہر نکل آئیں۔ یہی ٹماٹر اور آلو کہاں سے منگوائے جاتے تھے؟ چھوٹے کسان پر زندگی تنگ کر کے انڈیا سے نہیں منگوائے جاتے تھے؟ میں وہ وقت نہیں بھولی آج یہ بات سمجھنے کی دیر ہے، خدا کے لئے یہ پالش کرنے والی گیم ختم کریں اور اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکیں۔ آج اپنے لیڈروں کا پیسا اس ملک میں واپس لائیں تو یہ ملک خوشحال ہو جائے گا۔ پاکستان زندہ باد۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب ہم بقیہ مقررین کی بات کل سن لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان کو ابھی موقع دے دیں باقی کل بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہاں سے ابھی رانا مشہود احمد خان بولتے ہیں، کل محترمہ شمیم آفتاب بات کریں گی ان کے بعد ملک احمد خان بات کریں گے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ جب ہم نے اس اجلاس کے لئے ریکوزیشن دی تھی اس وقت ہمارا یہ مقصد تھا کہ ہم کسی controversial issue پر بات نہیں کریں گے بلکہ اس صوبے کے جو مسائل ہیں اور صوبے کے لوگوں کا جو حال ہے اس پر بات کریں گے، کشمیر issues پر بات کریں گے اور اسی spirit میں بات کریں گے۔ ہم نے کہا تھا کہ متفقہ قرارداد آئے تاکہ message یہ جائے کہ کشمیر پر ہمارا مؤقف ایک ہے لیکن مجھے آج افسوس ہوا کہ جب جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے بات کی اور اس کے جواب میں جناب محمد بشارت راجہ نے بات کی، ہم جناب محمد بشارت راجہ کی بہت عزت کرتے ہیں لیکن انہوں نے فرمایا کہ مودی کا یار، اپنی شادیوں پر بلانے والا۔ آپ نے کہا کہ شادیوں پر کس نے دعوت دی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! تاریخ کے حقائق بڑے تلخ ہوتے ہیں، cross talk نہ کی جائے ورنہ ہمیں بھی آتی ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار: آپ کے پاس پانچ منٹ ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں بہت پیار سے بات کرنا چاہ رہا ہوں اگر cross talk ہو گی تو پھر مناسب نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! Carry on آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ میاں محمد نواز شریف جب اس ملک میں ان کی حکومت تھی تو مودی ان کے پیچھے پھرتا تھا کہ میرے ساتھ بات کر لی جائے، میرے ساتھ بیٹھ کر dialogue کیا جائے، یہ ہوتا ہے لیڈر۔ جب میاں محمد نواز شریف کی حکومت نہیں تھی اور انڈیا میں انتخابات ہو رہے تھے تو کس نے کہا تھا کہ انڈیا میں مودی جیتے گا تو کشمیر کا

مسئلہ حل ہو جائے گا؟ کس نے پاکستان میں بیٹھ کر پیغام دیا تھا کہ انڈیا میں مودی کو جیتنا چاہئے، کسی نے کہا تھا کہ انڈیا کے اندر مودی کی جیت بہت ضروری ہے؟ یہ عمران خان کے الفاظ ہیں۔

جناب سپیکر! آج آپ کہتے ہیں کہ عمران خان کا یہ وژن ہے۔ عمران خان ایک ایسے شخص کی وکالت کر رہا تھا جس نے انڈیا میں minorities کا جینا دوبھر کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے 72 سالوں میں انڈیا کے حکمرانوں کو مقبوضہ کشمیر کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے اور مقبوضہ کشمیر کو انڈیا کا حصہ بنانے کی جرأت نہیں ہوئی تھی۔ عوام کو وہ عوامل بتائیں جائیں کہ اب انڈیا کے حکمرانوں نے ایسا فیصلہ کیوں کیا ہے، انڈیا پچھلے 72 سالوں میں ایسا فیصلہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکا لیکن اب اس نے مقبوضہ کشمیر کے بارے میں ایسا فیصلہ کیوں کیا ہے؟ عوام کو وہ عوامل بتائے جائیں۔ حزب اقتدار کے معزز ممبران کہتے ہیں کہ کپتان جناب عمران خان نے اقوام متحدہ میں جا کر بڑی خوبصورت تقریر کی ہے۔

جناب سپیکر! میرا آپ سے سوال ہے کہ اس وقت جناب عمران خان کی تقریر کو سُننے کے لئے ہال میں کون بیٹھا تھا، کیا کسی ایک ملک کا وزیر اعظم یا صدر وہاں ہال میں موجود تھا اور کیا وہاں پر کوئی ایسا شخص موجود تھا جو کہ مقبوضہ کشمیر کے بارے میں ہمارے مؤقف کو آگے لے کر چلتا؟ پاکستان کی کشمیر پالیسی پر آج سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ نے کہا ہے کہ کشمیری لوگ عمران خان کی طرف دیکھتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجہ حریت راہنما سید علی گیلانی نے جو کچھ کہا ہے وہ سُن لیں۔ کشمیری کہہ رہے ہیں کہ پاکستان میں ہمارے متعلق کوئی بات نہیں ہو رہی۔ جس طریقے سے ہمارا کیس لڑا جانا چاہئے تھا ایسے نہیں لڑا جا رہا۔

جناب سپیکر! میں بطور پاکستانی سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان کے حکمران کشمیر کے لئے دل سے آواز اُٹھاتے تو ہم سب ان کے ساتھ شامل ہوتے۔ موجودہ حکمرانوں نے قومی اسمبلی میں جب کشمیر کے حوالے سے قرارداد پیش کی تو اس قرارداد سے basics ہی نکال دیئے تھے۔ جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ممبران نے اس چیز کو point out کیا تو تب اس قرارداد میں ہمارے کہنے پر یہ چیزیں شامل کی گئی تھیں۔ موجودہ حکمران تو قومی اسمبلی کے اندر ایک بے ضرر قسم کی قرارداد لا رہے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ سیاست کرنے کے لئے اور بہت سے issues ہیں لیکن کشمیر کے issue پر سیاست نہ کی جائے۔ موجودہ حکمرانوں نے کشمیر کے issue کو controversial بنانے کی کوشش کی ہے جس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ ہم اس پر بھرپور احتجاج کرتے ہیں اور ہم اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ اس حکومت کے برسر اقتدار آتے ہی ڈالر کا issue درپیش آتا ہے، سٹاک مارکیٹ کریش کر جاتی ہے اور یوریا کھاد کی قیمت بڑھا کر کسانوں پر بم گرایا گیا۔ موجودہ حکومت کے دور میں بارہ مرتبہ چینی کی قیمت بڑھائی گئی ہے۔ اسی طرح ادویات کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ ہم نے عامر کیانی کو ہٹا دیا ہے اور ادویات کی قیمتوں میں اضافے کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن بنا دیا گیا ہے۔ وہ کمیشن اور اس کی رپورٹ کدھر گئی؟ آج پاکستان اور پنجاب کی عوام ادویات نہ ملنے کی وجہ سے سخت پریشان ہیں اور اموات میں اضافہ ہو چکا ہے۔ ان اموات کا ذمہ دار کون ہے؟ آج ٹماٹر، مٹر، آٹے اور دوسری اشیاء ضروریات کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ چینی کی قیمتیں لگاتار بڑھ رہی ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ آٹے کی طرح چینی کی shortage کا بحران بھی درپیش آئے گا۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ چینی کا جو total cartel ہے اس کا 44 فیصد دو لوگ کنٹرول کرتے ہیں۔ جناب جہانگیر ترین اور جناب خسرو بختیار چینی کے 44 فیصد cartel کو کنٹرول کرتے ہیں۔ آپ نے بِلے کو دودھ کی رکھوالی پر بٹھا رہے ہیں۔ آپ ان کا کمیشن بڑھا رہے ہیں جو سب سے بڑے سٹیک ہولڈرز ہیں۔ آپ ان کے ہاتھ میں اس کا کنٹرول دے رہے ہیں جنہوں نے چینی کا بحران پیدا کیا ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! رانا مشہود احمد خان کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: چودھری ظہیر الدین! آپ کا time ختم ہو گیا ہے اور آپ کی حکومت کا time ختم ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ carry on کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے اگر چیئر کو یہاں سے dictate کیا جانا ہے تو ہم اس پر احتجاج کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جنہوں نے گندم export کی ہے ان کو پکڑیں، انہیں ہتھکڑیاں لگا کر عوام کے سامنے لائیں۔ ایک پارلیمانی کمیشن بنائیں۔ اس پارلیمانی کمیشن میں تمام جماعتوں کو نمائندگی دی جائے۔ یہ پارلیمانی کمیشن تحقیقات کرے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو سکے۔ آج لوگوں کے لئے دو وقت کی روٹی کھانا مشکل ہو چکا ہے۔ پشاور میں اس وقت کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا ہے کہ پشاور کے اندر روٹی کے پیڑے کا size چھوٹا کر دو۔ یہ کس کو بے وقوف بنایا جا رہا ہے اور یہ کس کے ساتھ آپ مذاق کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہاں پر صرف تھوڑا سا تقابلی جائزہ پیش کروں گا اور آپ اس کو ملاحظہ فرمالیں۔ یہ کرپشن کرپشن کا چورن بیچنے والے موجودہ حکمران جس حکومت کو کرپٹ کہتے ہیں اس کے دور حکومت میں اشیاء ضروریات کی قیمتوں کا تقابلی جائزہ دیکھ لیں۔ ہمارے دور حکومت میں پٹرول کی قیمت -/76 روپے فی لٹر تھی جبکہ آج پٹرول کی قیمت -/116 روپے فی لٹر ہو چکی ہے۔ اُس وقت چینی کی قیمت -/52 روپے فی کلو تھی جبکہ آج چینی کی قیمت -/85 روپے فی کلو ہو چکی ہے۔ ہمارے دور میں آٹا -/36 روپے کلو فروخت ہوتا تھا جبکہ آج -/70 روپے فی کلو کے حساب سے نہیں مل رہا۔ اسی طرح دال چنا، پیاز، ٹماٹر، دودھ اور دوسری اشیاء ضروریات کی قیمتوں میں 81 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ قیمتوں میں اس اضافے کی وجہ سے گھروں کے چولہے جلنا بند ہو چکے ہیں۔ لوگ اپنی بیٹیوں کی شادیاں نہیں کر سکتے کیونکہ سونا اتنا مہنگا ہو چکا ہے کہ وہ afford ہی نہیں کر سکتے۔ موجودہ حکمران ہر جگہ نعرہ لگاتے ہیں کہ صاف چلی شفاف چلی اور کرپشن کے خلاف چورن بیچتے رہتے ہیں جبکہ یہ کرپشن کو کنٹرول کرنے میں بالکل ناکام ہو چکے ہیں۔ آپ Transparency International کی پچھلے دس سالوں کی رپورٹس کو دیکھ لیں۔ ہم کرپشن index کو 142 سے 117 پر لے کر آئے تھے جبکہ صاف چلی شفاف چلی حکومت کے دور میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوا، پچھلے 16 ماہ میں کوئی میگا پراجیکٹ شروع نہیں ہو سکا لیکن پھر بھی

کرپشن کا117 indexسے 120پر آ گیا ہے اور33 CPI indexسے32پر آ گیا ہے۔یہ موجودہ حکمرانوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔موجودہ حکمران آئینہ دیکھیں۔ہمارے دور حکومت میں بھی ہر سالTransparency Internationalکی رپورٹ آتی تھی اور پچھلے سال کی نسبت اگلے سال کرپشن کاindex downہوتا تھا۔

جناب سپیکر!دس سال بعد یہ پہلی حکومت ہے کہ جس میں پچھلے سال کے مقابلے میں کرپشن کاindex upہو گیا ہے۔اس کے بدلے میں عوام کو کیا ملا ہے؟عوام کو صرف جھوٹے وعدے اور دلاسے ملے ہیں۔اب ان جھوٹوں کے جانے کا وقت آ گیا ہے۔آپEconomistکی رپورٹ کو اُٹھا کر دیکھ لیں۔ہم اپنی رپورٹوں کی بات نہیں کر رہے۔جمہوریت،جمہوریت کا راگ الاپنے والے اور چور دروازے سے آنے والے حکمرانوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ پچھلے16ماہ میں پاکستان میں جمہوری ادارے کمزور ہوئے ہیں۔تو آپ کیperformanceکیا ہے،آپ کی deliveryکیا ہے اور آپ کی governanceکیا ہے؟یہ بہت تلخ سوال ہے۔جب آپ الیکشن کے وقت اپنے صوبوں،گلیوں،محلوں،علاقوں اور قصبوں میں جائیں گے تو لوگ آپ کے گریبان پکڑیں گے۔آپ سے جواب مانگیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان!wind upکر لیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر!ٹھیک ہے میںwind upکر لیتا ہوں۔میں اپنی تقریر کو اس بات پر ختم کروں گا کہ وہdream teamجس نے آ کرdeliverکرنا تھا وہ کچھ بھیdeliver نہیں کر سکی۔جھوٹے مقدمات کے اندر ہمارے جتنے لوگوں کو پکڑا گیا آج وہ باری باری رہا ہو رہے ہیں اور عدالتیں موجودہ حکمرانوں کو آئینہ دکھا رہی ہیں۔

جناب سپیکر!ابھی چند دن پہلے فواد حسن فواد کیbailہوئی ہے اور عدالت نے پوچھا کہ ان کے خلاف کیا ثبوت ہیں؟تو کہا گیا کہ کچھ نہیں ہے۔اس سے چند دن پہلے مفتاح اسماعیل کی ضمانت ہوئی تھی۔عدالت نے پوچھا کہ ان کے خلاف کیا ثبوت ہیں؟

جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا کہ کچھ نہیں ہے۔میرے خلاف نیب نے کیس بنایا۔سابق ڈی جی سپورٹس کو اس کیس میں گرفتار کیا گیا۔ عدالت نے اس کیس میں کہا کہ یہ جو ریکارڈز بنے ہیں یہ پاکستان کے ماتھے کا جھومر ہیں۔اگر آپ نے ان ریکارڈز کی بنیاد پر انہیں پکڑا ہے تو یہ انتہائی شرمناک بات ہے۔تو یہ جو selected accountability ہے اس کا نقصان پاکستان نے اُٹھایا،individuals نے بھی اُٹھایا اور جب تک یہ غلط سلسلہ چلتا رہے گا تو یہ ملک ترقی نہیں کر سکے گا۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی بہت مہربانی لہٰذا اب اجلاس مورخہ 24۔جنوری2020 بروز جمعتہ المبارک بوقت صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

جمعتہ المبارک، 24۔ جنوری 2020

(یوم الجمع، 28۔ جمادی الاوّل 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ 2

121

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ جنوری 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ مسئلہ کشمیر

ایک وزیر مسئلہ کشمیر پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

3۔ امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

123

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 24۔ جنوری 2020

(یوم الجمع، 28۔ جمادی الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11بج کر 5منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِo

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾
أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾
وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى ﴿٨﴾ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَأَمَّا
السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

سورة الضُّحٰى آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے (2) اے نبیؐ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہی ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے دُنیا سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اُس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی بے شک دی (6) اور تمہیں رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور اُس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا (11)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کے خوش ہوئے
مصطفیؐ اُٹھا کے خوش ہوئے
خانۂ خدا سے مصطفیؐ
سارے بُت گرا کے خوش ہوئے
ابوبکرؓ نبیؐ کے دین پر
سارا گھر لُٹا کے خوش ہوئے
پیارے مصطفیؐ حسینؓ کو
کاندھوں پر بٹھا کے خوش ہوئے
بے سہارا اور یتیم کو
وہ گلے لگا کے خوش ہوئے

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ وہ بھوک ہڑتال پر ہیں میں گزارش کروں گا کہ یہاں سے کوئی کمیٹی بھیجی جائے جس میں گورنمنٹ اور اپوزیشن کے ممبران ہوں جو ان کو منا کر لائیں اور بھوک ہڑتال ختم کرائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! گورنمنٹ کے ممبران کی کمیٹی بھیجی جائے کیونکہ وہ آٹے کی وجہ سے ماتم کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے تو نہیں سنا ماتم کر رہے ہیں۔ وہ بھوک ہڑتال پر ہیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں رانا محمد اقبال خان کی بات سے اتفاق کروں گا۔ سید حسن مرتضیٰ ہمارے بڑے قابل احترام ممبر ہیں۔ وہ بنیادی طور پر ماتم ہم پر نہیں کر رہے بلکہ سندھ حکومت کے بحران پر ہڑتال کی ہے۔ ان کی بات صحیح ہے کہ فوری طور پر کمیٹی بنانی چاہئے جو جا کر ان کو راضی کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ چودھری ظہیر الدین اور رانا محمد اقبال خان جائیں اور سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں لائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے کل بھی سندھ حکومت کے حوالے سے جناب فیاض الحسن چوہان کی بات سنی۔

جناب سپیکر! میں قطعی طور پر یہاں کسی کی غلط بات کو صحیح نہیں کہہ رہا اور کسی کی صحیح چیز کو غلط نہیں کہہ رہا۔ یہ جو گندم کا بحران ابھی پاکستان میں آیا ہے تو یہ lack of policy کی وجہ سے ہے۔ سندھ، پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کو ایک دوسرے پر mud flinging نہیں کرنی چاہئے اور اس طرح کے derogatory comments کئے بغیر اگر ہم یہ مان جائیں کہ یہ پالیسی فقدان ہے because we exported the wheat یہ ابھی بات کرتے ہیں کہ چینی کا بحران نہیں ہے۔ چینی کا بحران آئے گا اور وہ کیوں آئے گا کیونکہ ابھی بھی چینی export ہو رہی ہے۔ اسی وجہ سے چینی کی prices sky rocket کر رہی ہیں۔ جناب فیاض الحسن چوہان کو معلوم نہیں ہوتا اور بات اُٹھا کر سندھ پر لے جاتے ہیں۔ اس طرح مناسب نہیں ہے۔ PASCO وفاقی ادارہ ہے۔

It's patch made and if there was actual policy about how much wheat Punjab, Sindh, Balochistan and Khyber Pakhtuonkhwa must procure

تو آج بحران نہ ہوتا۔ اگر ابھی بھی چینی کی export کو نہ روکا گیا تو چینی کا بحران بھی آئندہ ہفتہ دس دن میں نظر آنا شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ان کو یہی گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے without mud flinging without blaming one and another اگر ہم سے پالیسی میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو ہم اس کو بہتر کر سکتے ہیں۔ We can look to into it rather than blaming one and another.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں اس کا جواب نہیں دوں گا۔ یہ میرے لئے بڑے respectable ممبر ہیں اور بڑے پیارے انسان ہیں۔ میں یہ request کروں گا کہ آپ جو کمیٹی بھیج رہے ہیں تو اپوزیشن میں سے بھی نام دیں اور specially پیپلز پارٹی میں سے بھی کسی کو ساتھ بھیجیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ چودھری ظہیر الدین، رانا محمد اقبال خان اور سید عثمان محمود چلے جائیں لیکن سید عثمان محمود کا سوال ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بھی انہیں منانے کے لئے چلا جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضرور آپ بھی چلے جائیں اور انہیں منا کر لائیں۔ آپ سینئر ہیں یہ اچھا ہو جائے گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! بہت اہم معاملہ ہے کہ ہمارے جنوبی پنجاب اور ریگستانی علاقے میں ٹڈی دل کا بہت شدید حملہ ابھی جاری ہے۔ آج سے کچھ ماہ پہلے بھی ٹڈی دل کا شدید حملہ ہوا تھا۔ اس پر حکومت کی ابھی تک کوئی پالیسی سامنے نہیں آئی۔ اگر ٹڈی دل کے افزائش نسل کے cycle کو دیکھیں تو دو ماہ پہلے ٹڈی دل کی younger lot تھی۔ اب اس کی rebirth ہو کر دوسرا حملہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ وزیر زراعت سے کہیں کہ وہ ایوان کو آگاہ کریں کہ اس حوالے سے کیا ہو رہا ہے کیونکہ سپرے کے حوالے سے بھی بہت سے comments آئے ہیں کہ وہ بھی substandard ہے وہ کام نہیں کر رہا۔ اس event میں دو جہاز بھی crash ہو چکے ہیں جو سپرے کر رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! یہ بہت اہم issue ہے۔ اس حوالے سے ایسا کرتے ہیں کہ جب منسٹر صاحب آجائیں گے تو پھر آپ اس پر تھوڑی بات کر لیجئے گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! فیصلہ ہوا تھا کہ آج اس issue پر بحث ہوگی۔ ہمارے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے کل یہ پوائنٹ اٹھایا تھا اور فیصلہ ہوا تھا کہ وزیر زراعت اس پر بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! وہ آئیں گے تو ان سے پوچھ لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ اور جناب پرویز الٰہی ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ جناب پرویز الٰہی کی رولنگ ہے، اس سے پہلے رانا محمد اقبال خان کی بھی رولنگ ہے اور ان سے پہلے جناب محمد حنیف رامے اور دیگر سپیکر صاحبان کی بھی رولنگز ہیں کہ جب بھی کسی بھی محکمے کا وقفہ سوالات ہوگا تو اس کا سیکرٹری لازمی طور پر موجود ہوگا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج سیکرٹری سکولز ایجوکیشن یہاں پر موجود نہیں ہے۔ آپ کی رولنگ ہے کہ انہیں بلایا جائے گا۔ اس طرح ممبران کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ پہلے تھوڑی سی تحقیقات کر لیا کریں اور پھر بات کیا کریں۔

جناب سپیکر! آج پارلیمانی سیکرٹری جنہوں نے آج جواب دینے ہیں میں نے ان سے پہلے ہی پوچھ لیا تھا کہ ہمارے منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب دونوں بیرون ملک ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت چارج سپیشل سیکرٹری کے پاس ہے اور وہ یہاں پر تشریف فرماہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات کی طرف آتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کوئی ترمیم کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جن کے پاس چارج ہے انہوں نے ہی یہاں تشریف لانا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب نہیں ہیں تو آپ دیکھ لیں کہ گیارہ بج کر بیس منٹ ہو گئے ہیں ایک گھنٹے کا وقفہ سوالات ہو گا۔ آپ بحث کروالیں کم از کم سات آٹھ لوگ اپنی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وقفہ سوالات suspend کر دیں یا مختصر کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم جیسے بات ہوئی ہے ویسے ہی کریں گے۔ ہم تھوڑا بزنس لے کر آگے چلتے ہیں اور عام بحث شروع کر لیں گے۔ ہم جلدی کر لیتے ہیں ایک دو سوال لے لیتے ہیں۔

پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1518 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: گورنمنٹ ہائی سکول آباد پور میں ٹیچرز و دیگر سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1518: سید عثمان محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول آباد پور ضلع رحیم یار خان کلسٹر سنٹر ہے اور 34 سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کا امتحانی سنٹر بھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں طلباء کی تعداد 700 کے قریب ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو سکول ہذا میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی کثیر تعداد میں اسامیاں خالی کیوں ہیں نیز ان سامیوں کو حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول آبادپور ضلع رحیم یار خان کلسٹر سنٹر ہے اور تقریباً چالیس سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کا امتحانی سنٹر ہے۔

(ب) سکول ہذا میں طلباء کی تعداد 608 ہے۔

(ج) سکول ہذا میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 26 ہے جن میں سے 13 پُر شدہ اور 13 خالی ہیں۔ سکول ہذا میں کثیر تعداد میں اسامیوں کے خالی ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

- سکول ہذا میں ٹیچرز و دیگر سٹاف کی پہلے سے خالی اسامیوں کی تعداد پانچ ہے۔
- سکول ہذا سے اپنی مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائرڈ ہونے والے اساتذہ کی تعداد پانچ ہے۔
- مذکورہ سکول میں ایک استاد دوران ملازمت وفات پا گئے۔
- دسمبر 2018 میں مذکورہ سکول سے پانچ اساتذہ کے تبادلہ جات ہوئے۔

آئندہ بھرتی، rationalization اور مجاز اتھارٹی کی تبادلہ جات سے پابندی اُٹھانے پر مذکورہ سکول میں ترجیحی بنیادوں پر ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول آبادپور ضلع رحیم یار خان کلسٹر سنٹر ہے اور 34 سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کا امتحانی سنٹر بھی ہے؟ مجھے اس کا جواب یہ دیا گیا کہ درست ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول آبادپور ضلع رحیم یار خان کلسٹر سنٹر ہے اور تقریباً چالیس سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کا امتحانی سنٹر بھی ہے۔ آگے جا کر یہ بتایا گیا ہے کہ آبادپور کے اس کلسٹر سنٹر میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 26 ہے جن میں سے عرصہ دراز سے 13 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے چند اجلاس پہلے یہاں پر جناب مراد راس موجود تھے جن سے میں نے اپنے محروم حلقے کے حوالے سے پوچھا کہ پچھلے دس سالوں میں میرے اس حلقے کے کتنے سکول اپ گریڈ کئے گئے تب مجھے جواب یہ ملا کہ پچھلے دس سالوں میں میرے حلقے

کا کوئی سکول اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔ ہمارے حلقے کے سکول اپ گریڈ ہوتے ہیں اور نہ ہی خالی اسامیاں پُر ہوتی ہیں just because we have been in opposition for the past ten years.

جناب سپیکر! پچھلے دس سال سے اور موجودہ حکومت کے tenure سے جتنا ignore ہمارا خطہ اور علاقہ ہو سکتا تھا وہ ہوتا آیا ہے۔ کیا اب ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے یہ امید رکھیں کہ ہمارے ساتھ مسلسل دس سال اور اب بھی جو سوتیلی اولاد والا سلوک ہوا ہے کیا یہ continue ہوگا یا اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا امکان ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! سید عثمان محمود کا سوال مجھے یہ سمجھ آیا ہے کہ خالی اسامیاں پُر کی جائیں گی یا نہیں اور یہاں سے جو لوگ ٹرانسفر کروا کر گئے ہیں وہ کیوں گئے ہیں؟

جناب سپیکر! جس سکول کی انہوں نے بات کی ہے اس میں ٹوٹل 26 اسامیاں ہیں جن میں سے 13 اسامیاں پُر ہیں اور 13 خالی ہیں۔ اسامیاں خالی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کچھ ٹیچرز ٹرانسفر کروا کر چلے گئے ہیں، ایک ٹیچر فوت ہو گیا ہے اور باقی ساری تفصیلات اس میں لکھی ہوئی ہیں۔ ہم انشاءاللہ کوشش کریں گے کہ ای ٹرانسفر کے تحت اگر کوئی ادھر آنا چاہے گا تو وہ online apply کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیچرز کی کمی کا مسئلہ صرف اِن کے ضلع میں نہیں بلکہ ہم پورے پنجاب میں face کر رہے ہیں اور تقریباً 68 ہزار کے قریب اسامیاں خالی ہیں۔ ابھی academic year ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد ہم پہلے rationalization کریں گے پھر ہم کوشش کریں گے کہ خالی اسامیاں پُر کی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ پہلے یہ rationalization کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے آپ کو detail سے بتا دیا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! انہوں نے detail بتائی ہے کہ پانچ اساتذہ چلے گئے، دو ریٹائرڈ ہو گئے، ایک فوت ہو گئے اور پانچ نے تبادلہ کرالیا ہے۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ یہ ساری تفصیل موجود ہے لیکن میری گزارش پھر وہی ہے just because we have been in opposition جہاں تک تعلیم، صحت، سینی ٹیشن اور روڈ نیٹ ورک کا تعلق ہے تو میں اس august House کے floor پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ kindly اس کو take up کریں these four things atleast should be across the board اور ان میں impartiality ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ lucky ہیں کہ آپ کے علاقہ میں ماشاء اللہ ایک ہسپتال بھی بننے لگا ہے۔ آپ اپوزیشن میں رہ کر ہسپتال لے رہے ہیں لیکن ہمیں تو ملا ہی نہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ابھی تک تو اس کی اینٹ نہیں رکھی گئی اور جب رکھیں گے تب انشاءاللہ ہم اس floor پر آپ کی حکومت کی تعریف کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنڈز منظور ہو گئے ہیں اور سب کچھ ہو گیا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ kindly آپ کی سرکار کی طرف سے اس قسم کی پالیسی بنائی جائے جس میں تعلیم، صحت، سینی ٹیشن اور روڈ نیٹ ورک کا نظام across the board impartial طریقے سے ہو کیونکہ اس ملک کا tax payer اپوزیشن کے حلقے کا بھی اتنا ہی ہے جتنا حکومتی حلقے کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ پانچ اساتذہ کے تبادلے کر دیئے گئے۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ کس طرح تبادلے ہو گئے جبکہ چھ سات سو students وہاں پر موجود ہیں؟ اُن کے ٹرانسفر کیسے کر سکتے ہیں جبکہ classes جاری ہیں اور امتحان ہونے والے ہیں لہٰذا اس پر یہ اپنی پالیسی واضح کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! یہ سب ای۔ ٹرانسفر سسٹم کے تحت ٹرانسفر کئے گئے ہیں اور ان کی willingness پر ہی ہم نے ٹرانسفر کیا ہے۔ سکول کی enrollment اور Student Teacher Ratio دیکھنے کے بعد ہی ٹرانسفر کیا جاتا ہے۔ آگے جن سکولوں میں انہوں نے جانا تھا شاید ان ٹیچرز کی وہاں پر زیادہ ضرورت تھی اس وجہ سے ان کو ٹرانسفر کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ کا یہ سسٹم بالکل اس قابل نہیں ہے یعنی اس میں اتنی capacity نہیں ہے کہ وہ یہ دیکھ سکے کہ کہاں پر اساتذہ کی ضرورت ہے اور کہاں پر نہیں ہے؟ ایک اہم ہائی سکول جو علاقے کا cluster head ہے وہاں سے ٹرانسفر کی explanation بالکل justified نہیں ہے جو پارلیمانی سیکرٹری نے دی ہے۔ آپ اس پر وزیر موصوف کو direction دیں کہ وہ خود explain کریں کہ ٹرانسفر پالیسی کیا ہے کیونکہ بچوں نے میٹرک کے exam دینے ہیں اور اُن کا نقصان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ اس پر fresh question جمع کروادیں تو پھر پوری پالیسی کی تفصیل لے لیتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ کوئی explanation نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question کریں تب پوری تفصیل آ جائے گی۔ اگلا سوال نمبر 1521 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اور باقی سوالات pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آگے میرا سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، باقی سوالات کے جوابات کو table کر دیتے ہیں اور دوسرے بزنس پر آتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اتنے اہم سوالات ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سوالات table کیسے کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوالات take up کریں یا پھر pending کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سوالات آگے take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر1216 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔

(اس مرحلہ پر پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبران ایوان میں تشریف لائے)

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال pending کر دیں کیونکہ میں ابھی ہاؤس میں آئی ہوں اور سوال ابھی دیکھا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اگلے تمام سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

رحیم یار خان میں نان گزٹیڈ ٹیچنگ سٹاف کی پروموشن سے متعلقہ تفصیلات

*1521: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں نان گزٹیڈ ٹیچنگ سٹاف EST, PST, SESE, ESE کی ان سروس پروموشن عرصہ دراز سے تاخیر کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون کے مطابق نئی بھرتیوں سے پہلے 50 فیصد ان سروس پروموشن کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں متذکرہ بالا ٹیچنگ سٹاف کی ان سروس پروموشن کافی عرصہ سے نہیں کی جارہی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نئی بھرتی سے پہلے ان سروس 50 فیصد کوٹا پر پروموشن پر عملدرآمد یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سی ای او (ڈی ای اے) رحیم یار خان کی رپورٹ کے مطابق ضلع رحیم یار خان میں نان گزٹیڈ ٹیچنگ سٹاف PST to EST اور EST to SST کی ان سروس پروموشن وقتاً فوقتاً کی جاچکی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	PST to EST	EST to SST
2013	Nil	56
2015	137	04
2017	Nil	18
2019 (زیر تکمیل)	415	132

- مزید برآں زیر تکمیل 415 پی ایس ٹی سے ای ایس ٹی اور 132 ای ایس ٹی سے ایس ایس ٹی کی ان سروس پروموشن کیسز کے ریکارڈ کی چھان بین کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ ان کی ان سروس پروموشن 15.05.2019 تک کر دی جائے گی چونکہ SESE اور ESE کی بھرتی کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے لہٰذا جب تک یہ ریگولر نہ ہوں گے ان کی ان سروس پروموشن نہیں کی جاسکتی۔

(ب) درست ہے۔ قانون کے مطابق نئی بھرتیوں سے پہلے 50 فیصد ان سروس پروموشن کوٹا کے تحت ٹیچرز کی پروموشن کی جاتی ہے۔

(ج) سال وار پروموشن کی تفصیل جُز (الف) کے جواب میں دی گئی ہے۔

(د) اساتذہ کی ترقی ایک جاری عمل ہے۔ ضلع رحیم یار خان میں اساتذہ کے کوٹا کے مطابق بحساب 50 فیصد ان سروس پروموشن 30.06.2019 تک نئی بھرتی ہونے سے قبل کر دی جائے گی۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق کمیٹی بھی گئی اور میں بذات خود voluntarily گیا ہوں۔ ہم شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس انداز میں انہوں نے کل کا دن اور رات بھی گزاری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے شاہ صاحب کمزور لگ رہے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہم سب شاہ صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہماری بات مان لی ہے اور اب جو بات یہ کرنا چاہ رہے ہیں وہ ہمیں سننی چاہئے اوراُس پر عملدرآمد بھی کرنا چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اُردو میں بات کرلیں کیونکہ ہمیشہ پنجابی میں بولتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اُردو بولنی ای نئیں آندی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سرائیکی میں بات کرلیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سرائیکی وچ کر گھن ساں۔ اساں تے ڈھیر کوشش کیتی اے کہ سرائیکی اگے آون، ترقیاں کرن، اوہناں دی سرائیکی سارے صوبے وچ بولی جاوے لیکن اوہ آپ ای پچھے پچھے ہورے نیں تے اسیں کی کریئے۔ میں توقع نئیں ساں کردا کہ جناب فیاض الحسن چوہان کوئی چنگا کم وی کرن گے پر اوہناں نے بڑی مہربانی کیتی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلو، تسیں اوہناں دا شکریہ تے ادا کردیو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اوہناں دا شکریہ ادا کرنا آں کہ اوہ اِک بھرا دی حیثیت نال آئے نیں۔ رانا صاحب ساڈے بزرگ کمیٹی وچ وی نئیں سن تے فیر وی آئے نیں۔ چودھری ظہیر الدین وڈے بھائی تے بزرگ نیں، اینہاں ساریاں دا حکم سی تے اسیں حاضر ہوئے آں تے اپنا protest وی ختم کیتا اے۔ میں کل وی عرض کیتی سی کہ اوہ protest وی اے تے اپنے پنجاب

دے اوہناں لوکاں نال اظہارِ یکجہتی وی اے جیہڑے لوکاں کول دو ویلے دا کھانا ای نئیں۔ ایہدے وچ کوئی دورائے نئیں کہ قلت وی اے، mismanagement اے، نالائقی اے یا نااہلی اے پَر جو وی اے میری کل وی گزارش سی کہ ایس issue تے اِک پارلیمانی کمیٹی بنا دتی جاوے۔ اسیں اکثریت وچ کاشتکار لوک آں تے سانوں پتا اے کہ اکتوبر دے مہینے وچ جدوں گندم export ہو رئی سی تے جنوری تے فروری وچ اسیں import کردے پے آں تے ایہہ کینوں فائدہ پہنچان لئی کیتا اے؟ تسیں ذرا دو منٹ میرے وَل توجہ دے لوو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضٰی!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! سانوں ایندے تے کم از کم پارلیمانی کمیٹی یا کمیشن بنانا چائی دا اے جیہدے وچ اپوزیشن وی ہووے اور حکومت وی ہووے تے اسیں اونہاں ذمہ داران نوں ذمہ داران تے ٹھہرا دیئے۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری سے میڈیا کے نمائندے اُٹھ کر باہر جانے لگے)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پہلے سید حسن مرتضٰی کو بات مکمل کر لینے دیں پھر آپ respond کریں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میڈیا بائیکاٹ کر کے گیلری سے اُٹھ کر جا رہا ہے تو جناب فیاض الحسن چوہان اور ان کے ساتھ کسی بھی وزیر کی ڈیوٹی لگائیں تاکہ انہیں منا کر لایا جائے ورنہ شاہ جی کی تقریر بے کار جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اصل میں کل طے ہوا تھا کہ جناب محمد بشارت راجہ کی قیادت میں میری اور رانا محمد اقبال خان اور چودھری ظہیر الدین پر مشتمل کمیٹی بنائی تھی لیکن ہوا یہ کہ کچھ آپس میں communication نہیں ہو سکی۔ پریس کلب کے صدر ارشد انصاری سے میں نے 9:30 بجے رابطہ کیا کہ آپ نے میٹنگ کے لئے آنا تھا تو وہ اپنی کچھ مصروفیت کی وجہ سے نہیں آ سکے جبکہ میں نے مسلسل چار پانچ دفعہ انہیں فون کیا اور ہم سارے

دوست ان کے انتظار میں دو گھنٹے تک بیٹھے رہے۔ پھر اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا تو ابھی ہم اس کے بعد جا کر بات کریں گے اور اسمبلی اجلاس کے بعد جناب محمد بشارت راجا کی قیادت میں ان چیزوں کو sort-out کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کے بعد۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ ابھی گفتگو مکمل کر لیں تو میں اس کے حوالے سے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہوں گا لیکن پہلے سید حسن مرتضیٰ اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پہلے جناب فیاض الحسن چوہان گل کر لیون کیونکہ مینوں کل وی اینہاں بو برال تے پتا نئیں کہڑے کہڑے ناواں نال یاد کردے رہے لیکن میں بو برال نوں وی انسان سمجھناواں۔ شکر اے اینہاں نے کدائیں اپنے نال نئیں رلا لیا۔

(قہقہے و نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزارش اک اینی اے کہ کمیشن بنا دیو جیہڑا سر اس دی تحقیقات کر سکے۔ میں قطعاً اس ہاؤس دا نہ ماحول خراب کرنا چاہنا، میں چاہنا آں کہ اس ہاؤس دی supremacy رہوے، اس ہاؤس دا احترام رہوے۔ جیہڑے لوگ سانوں سن رہے نیں اوہ ویکھ رہے نیں کہ اسی کر کی رہے آں۔

جناب سپیکر! جس issue نوں اسیں issue ای نئیں سمجھ رہے تے اے کڈی وڈی زیادتی اے اونہاں نال۔ سانوں چاہیدا اے کہ اسیں اس issue نوں تسلیم کریے کہ issue ہے۔ چاہے اِہ جس طرح وی پیدا ہو گیا اے لیہنوں اسیں issue تسلیم کریے۔ اسیں لوکاں نوں اونہاں دے حقوق دین والا ادارہ آں سر! اسیں کھون ولا ادارہ نئیں آں۔

جناب سپیکر! میں کل ایتھے جیہڑے فنڈز دی discrimination اے اوندی گل کیتی سی کہ ساڈا برابر حق اے۔ اسیں کوئی بھیک نئیں منگ دے۔ ساڈا برابر حق اے کہ ساڈے حلقیاں دے وچ وی ڈویلپمنٹ دے کم ہونے چاہیدے نیں۔ اوتھے پین والے پانی دی قلت

اے۔ اوتھے سیور یج دی problem اے، اوتھے سڑکاں ٹٹیاں ہوئیاں نیں، اوتھے علاج کوئی نئیں، اوتھے طبقاتی نظام تعلیم اے۔

جناب سپیکر! اس حکومت دا نعرہ سی کہ طبقاتی نظام تعلیم دا خاتمہ ہووے گا۔ اج ساڈے کول طبقاتی نظام تعلیم دا جن اس طرح بوتل وچوں باہر آیا ہے کہ اج امیر آدمی کول وی گنجائش نئیں رہ گئی کہ او بچہ پڑھا سکے۔ سر! سانوں ایندے تے غور کرنا چاہیدا اے۔

جناب سپیکر! اک مسئلہ اے کہ ساڈے کجھ دوست نیں جنہاں کول کھلو کے بولیا نئیں جاندا تے بہہ کے چُپ نئیں رہیا جاندا۔ جیہنے بولنا اے کھلو کے بول لوے میں تے بہہ جاناں آں۔ میری اینی گزارش اے ایندے تے ذرا نظر ثانی کرلو ہور کوئی نئیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب توں پہلے تے میں اپنے بھائی سید حسن مرتضیٰ دا شکریہ ادا کراں گا۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہاں نے پنجابی وچ گل کرن دی اجازت نئیں لی تے گل پنجابی وی شروع کر دتی اے ایس واسطے پہلے اے پنجابی بولن دی اجازت لین۔ (قہقہہ)

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! تہاڈی اجازت ہووے تے میں پنجابی وچ گل کر لاں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سب توں پہلے تے میں اپنے بھائی سید حسن مرتضیٰ دا شکریہ ادا کراں گا کہ وہ اپنی بُھک ہڑتال ختم کر کے واپس ایوان وچ آئے۔ ساڈا اخلاقی وی فرض سی تے روایتی وی فرض سی کہ ساڈا معزز ممبر بھائی ہے جنہوں اسیں جا کے منایئے۔ جیتھے تیکر اینہاں نے آٹے دے بحران دی گل کیتی تے میں کل وی گل کیتی تے میرے بھائی سید عثمان محمود نے وی اوہدے اتے تھوڑا جیا criticism کیتا۔ ایہدے وچ کوئی شک نئیں

اے میں نہ تے کوئی الزام لایا اے نہ میں کوئی ہوائی گل کیتی اے۔ ایہہ حقیقت اے اور اس حقیقت نوں مراد علی شاہ نے اج توں چار پنج دن پہلے اخبارات وچ بیانات دے کے accept کیتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"اس کا ذکر کہاں سے آ گیا" کی آوازیں)

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ایہناں نوں آکھو ہن وچ نئیں آنا اور آرام نال بیٹھ کے میری گل وی سنوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ان کو بات کر لینے دیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): بیٹھ جاؤ آرام نال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کی بات کو respond کر رہے ہیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! مراد علی شاہ دا اج توں پنج چھ دن پہلے تمام اخباراں وچ بیان آیا کہ چار لکھ ٹن گندم سانوں allocate ہوئی پاسکو دی طرفوں لیکن اسیں نئیں لے سکے تے اسیں اِک لکھ ٹن لتی تے تن لکھ ٹن گندم لین دی فرصت کیوں نئیں ملی؟ اوہ جناب عبدالغنی مجید دی چالا کیاں، منی لانڈرنگ، ٹی ٹیز تے اونہاں نوں تحفظ دین وچ ایہناں دا ٹائم صرف ہو رہیا سی۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! اس توں علاوہ جناب بلاول زرداری، جناب آصف علی زرداری، جناب شرجیل میمن دے cases deal کر دے ہوئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"No, No" اور اس کا گندم بحران سے کوئی تعلق نہیں" کی آوازیں)

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ہن سنو ناں۔ تہاڈے کول سنن نئیں ہو رہیا۔ اونہاں دے cases deal کرن تے تُسی busy سو۔ ہن میری گل سنن دا حوصلہ کرو۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان! General Discussion پر آ جائیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں چیز اں rollback کر رہیاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نئیں، آپ wind up کریں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جیہڑی گل میں کل کیتی اے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جناب فیاض الحسن چوہان! تشریف رکھیں اور اب ہم General Discussion پر آتے ہیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! مینوں اپنی گل مکمل کرن دیو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی سے complete کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کھڑے ہو کر [****] جبکہ جناب محمد ارشد ملک کی جانب سے [****] کی آوازیں)

معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ (شور وغل)

جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے دوستاں نوں ایس ویلے حریم یاد آ رہی ہے تے "دلشاد بیگم" یاد نئیں جنوں میاں محمد نواز شریف فون کر دے سی تے گانے سنیا کر دے سی۔ اوہ دلشاد بیگم وی یاد کرو تے طاہرہ سید وی یاد کرو۔ اوہ دلشاد بیگم جس نوں تہاڈا وزیر اعظم گانے سنایا کر دا سی دے فون اُتے کشمیر دی پالیسی change کر دیندا سی۔ اوہ دلشاد بیگم یاد کرو۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 149 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"حریم زادہ ہائے ہائے" اور "سیتا وائٹ کو حق دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! دلشاد بیگم یاد آئی، طاہرہ سید یاد آئی جے نئیں یاد آئی تے میں یاد کرا دینا۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! تشریف رکھیں۔ اب ہم سرکاری بزنس شروع کرتے ہیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کل جب اپوزیشن لیڈر نے یہاں پر گفتگو کی تو اس وقت انتہائی خاموشی کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ ان کی گفتگو سنی گئی۔ ان کی گفتگو کا ایک ایک لفظ سب نے ایک اچھی روایت کو قائم کرتے ہوئے سنا اور ایک اچھی روایت نے جنم لیا۔ انہوں نے یہاں پر بہت ہی اچھی گفتگو کی ہم سب نے بڑی توجہ اور تسلی کے ساتھ ان کی ایک ایک بات سنی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سید حسن مرتضٰی نے گفتگو کی جو کہ بڑی توجہ اور اطمینان کے ساتھ سنی گئی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس پیغام کو لے کر آگے چلنا ہے اور ان روایات کو لے کر آگے چلنا ہے۔ اگر اس طرف سے کوئی بات ہو رہی ہے تو انہیں بھی تھوڑا تسلی کے ساتھ سُننا چاہئے۔ اگر وہاں سے بھی کوئی سخت بات ہو رہی ہے تو۔۔۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کے حکم کے مطابق کمیٹی بھیجی تھی اور سابق سپیکر رانا محمد اقبال خان بھی تشریف لے گئے اور بڑی مشکل سے ہم نے سید حسن مرتضٰی کو منایا اور اس ہاؤس کے اندر لائے ہیں۔ ان کا ایک ہی پوائنٹ ہے، اس وقت جناب محمد بشارت راجہ اور چودھری

ظہیر الدین بیٹھے ہیں تو ہمیں حکومت کی طرف سے مجھے تھوڑی سی assurance تو چاہئے کہ میری جو تکلیف ہے جس کے لئے میں نے بھوک ہڑتال کی تھی تو حکومتی بنچز کی طرف سے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ یا وزیر پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین assurance دے دیں تو اس بات کو ختم کرائیں اور اس ماحول کو خراب نہ کریں کیونکہ اتنے important subject مہنگائی اور لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے۔شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔میں آپ کے حکم کی تعمیل میں چودھری محمد اقبال اور قابل احترام منسٹر جناب فیاض الحسن چوہان کے ساتھ باہر گیا تھا۔ سید حسن مرتضیٰ کی بھوک ہڑتال سیاست کی روایت کے مطابق ہی تھی اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر ہم یہ کہیں کہ انہوں نے کوئی غلط کام کیا ہے۔بہر حال سید حسن مرتضیٰ نے ہماری request کو مانا ہے اور یہاں تشریف لائے ہیں میں ان کا بہت مشکور ہوں۔انہوں نے اپنی بڑائی کا ثبوت دیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہاں پر جو معاملہ اُٹھایا ہے اس کو resolve کرنے کے لئے اجلاس کے بعد ہم ایک میٹنگ کرتے ہیں چونکہ یہ سیشن ابھی چل رہا ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی یہاں پر ہی assurance دیں گے۔

جناب سپیکر! میں اور جناب محمد بشارت راجہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرتے ہیں یہ تقریباً 95 فیصد باتیں ٹھیک ہی کرتے ہیں اس لئے ہم ان کی بات سنیں گے۔

جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے احکامات جو ہماری بہتری کے لئے ہیں کی تعمیل ہو گی اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہاں پر اس کی assurance بھی دیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جناب اپوزیشن لیڈر نے فرمایا تھا کہ ہماری بات سنی جائے پھر میرے ممبران بھی سنیں گے۔یہ ممبران اِن کی موجودگی میں تو بات مانتے ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بہترین followers وہ ہوتے ہیں جو اپنے قائد کی عدم موجودگی میں بھی بات مانیں۔یہاں سے جو بات کی جارہی ہو اگر وہ اچھی نہ لگے تو اس کا جواب دے

دیا جائے لیکن اسے سنا ضرور جائے کیونکہ نہ سننے سے ماحول خراب ہو جاتا ہے۔ یہ میری ان سے request ہے اگر یہ مہربانی فرمائیں کیونکہ یہ اچھے لوگ ہیں، بڑے لوگ ہیں،political لوگ ہیں اور قوم ہم سب کی طرف دیکھ رہی ہے۔ ہم آپ کی تجاویز اور تجربات سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں بات مکمل کروں گا۔ پہلے تو یہ خوش آئند بات ہے کہ ہمارے بھائی تشریف لے آئے ہیں۔ گورنمنٹ اور اپوزیشن کی طرف سے ایک وفد گیا اور یہاں assurance بھی دے دی گئی ہے۔ یقیناً یہ ایک اچھا ماحول ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک طرف سے بات ہوتی ہے تو دوسری طرف سے بھی بات ہوتی ہے اور اگر وہ بات کڑوی ہو تو اس سے ماحول خراب ہو جاتا ہے۔ جناب فیاض الحسن چوہان ہمارے چھوٹے بھائی ہیں ان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ ایک منسٹر بھی ہیں۔ یہ ذمہ دار آدمی ہیں اور پارٹی کے ایک سینئر ممبر بھی ہیں۔ یہ کوشش کرکے اپنے الفاظ کا چناؤ ذرا بہتر رکھا کریں اور اگر کوئی بات pinch بھی ہو رہی ہو تو اس کو برداشت کیا کریں۔ ہم بھی یہاں منسٹر رہے ہیں لیکن ہم برداشت کرتے تھے۔ اگر یہ بار بار ایسا ہی کریں گے تو پھر اس سے ماحول خراب ہو گا۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس وقت پوری کی پوری کارروائی ریکارڈ ہو رہی ہے۔ مجھے on oath بات کرنے کی ضرورت ہے نہ کوئی قسم دینے کی ضرورت ہے۔ اگر میری پوری discussion میں کوئی ایک لفظ بھی غیر پارلیمانی ہو گا تو میں پورے ایوان سے معافی مانگوں گا۔ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کو تنقید ہضم نہیں ہوتی۔ فیاض الحسن چوہان کا چہرہ دیکھتے ہی۔۔۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ان کو بھی بات کرنے دیں بعد میں یہاں سے respond کر دینا۔ جی، جناب محمد فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ ہمیں درس دیتے ہیں، میں نے پہلے دن سے ہی یہ اصول رکھا ہوا ہے کہ میں اسمبلی میں on the floor of the House کوئی تلخ بات اُس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اپوزیشن کی طرف سے کوئی تلخ بات نہ ہو۔ یہ میرا اصول ہے اور میں زیادہ بولتا بھی نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! ان کی مثال "دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فصیحت" اور "جیب میں نہ ہے دھیلا اور دیکھنے چلے ہیں میلا" والی ہے۔ یہ ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ جناب ہم یہ کریں اور ہم وہ کریں۔ یہ اپنا گریبان جھانکیں ہر چیز ریکارڈ پر ہے۔ ابھی یہاں پر جناب محمد ارشد ملک جن کی میں بڑی respect کرتا تھا لیکن آج وہ respect جھاگ کی طرح بیٹھ گئی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہاں کھڑے ہو کر جو فقرہ ادا کیا ہے وہ ان کو ابھی سنائیں، پورے ایوان کو سنائیں اور صحافیوں کو بھی سنائیں۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے یہ ان کی تربیت کی ہے، میاں محمد شہباز شریف نے ان کی یہ تربیت کی ہے، (ن) لیگ نے ان کی یہ تربیت کی ہے؟ ہم نے آج تک کسی کو گالی نہیں نکالی۔ On the floor of the House جناب فیاض الحسن چوہان کبھی گالی نہیں نکالے گا، نہ اس سے پہلے کبھی گالی نکالی ہے۔ یہ یہاں کھڑے ہو کر جو الفاظ ادا کرتے ہیں یہ اپنے گریبان میں جھانکیں۔ آپ سے تنقید برداشت نہیں ہوتی، آپ کے جو اپنے کرتوت ہیں ان کو اگر آپ کے سامنے کھول کر رکھے جائیں تو وہ آپ کو ہضم نہیں ہوتے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ ہمیں نصیحت کر رہے ہیں آپ کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے فرد پر نظر ڈالنی چاہئے۔ وہ جناب محمد ارشد ملک بیٹھے ہوئے ہیں اور میں ابھی بھی ان کو صاحب کہہ کر مخاطب کر رہا ہوں کیونکہ میری خاندانی تربیت ایسی ہے کہ اگر اُس نے مجھے گالی نکالی ہے تو میں پھر بھی اس کو صاحب کہوں گا۔ میں میاں محمد نواز شریف کا پیروکار نہیں ہوں، میں میاں محمد شہباز شریف کا پیروکار نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میں عمران خان کو لیڈر مانتا ہوں اور یہ ان کی تربیت ہے کہ on the floor of the House کسی کو گالی نہیں نکالنی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ on the floor of the House جب کوئی ممبر بھی کھڑا ہو گا کجا یہ کہ وہ منسٹر ہو، جو ممبر بھی کھڑا ہو گا اس کا پورا right ہے کہ وہ اپنی بات مکمل کرے۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہم چیخ کر، چلا کر اور اچھل کود کر کے اس ممبر کی بات کو رد کروا دیں گے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔ یہاں بات پوری ہو گی اور ہم پوری کریں گے۔

جناب سپیکر! گندم کا بحران 2008 کے اندر لوگوں نے دیکھا ہے، گندم کا بحران 1998 کے اندر لوگوں نے دیکھا ہے۔ وہ بحران جس وقت آٹا ساشے کے اندر بھی نہیں ملتا تھا، وہ بحران جس کے ذریعے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے اپنے investors کو کھربوں ڈالر سے facilitate کیا۔ وہ بحران تھا آج کوئی بحران نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آج میرے بھائی سید حسن مرتضیٰ آٹا آٹا کرتے ہیں اگر ہم محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی طرح دو ٹرک آٹے کے ان کے پاس بھی بھجوا دیں گے تو پھر یہ چیخیں گے۔ پھر یہ کہیں گے کہ جناب ہمارے گھر کیوں ٹرک بھیج دیا ہے؟ اس وقت کسی قسم کا کوئی بحران نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کہہ کر اجازت چاہوں گا۔ میں پوری اپوزیشن سے یہ کہوں گا کہ اپنا گریبان جھانکیں۔ اپنے الفاظ، اپنے کلمات اور اپنے gesture کو دیکھیں۔ (شور و غل)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں رانا مشہود احمد خان بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا نام لیا گیا ہے، اس نے مجھ پر کیوں اعتراض کیا ہے؟ اس کی اپنی تربیت غلط ہے، یہ بدتمیزی کرتا ہے، یہ حریم زادہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں یہ غلط ہے۔ This is wrong آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ یہاں پر وزیر قانون ہیں اور ان کا ماشاء اللہ بہت experience ہے۔ یہاں پر بہت سینئر لوگ بیٹھے ہیں رانا محمد اقبال خان جو سپیکر بھی رہے ہیں اور وہ بہت عزت کی جگہ پر ہیں۔ چودھری ظہیر الدین بھی بڑے سینئر ہیں میں اب یہاں پر کن کن کا نام لوں۔ ہاؤس کو چلانا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور سپیکر کی چیئر کو facilitate کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اپوزیشن کا کام مثبت تنقید کرنا ہے، اپوزیشن کا کام گورنمنٹ کی خامیوں اور خرابیوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ یہ آپ کے ساتھ بہت بُرا کر رہے ہیں۔ جو کچھ یہاں پر جناب فیاض الحسن چوہان کرتے ہیں، باقی یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران بولتے ہیں ان سے ہمیں کوئی issue نہیں ہوتا ہم ان کی بات سنتے ہیں۔ اب یہ مسئلہ تھا کیا؟ یہ دیکھیں سید حسن مرتضیٰ پھر باہر چلے گئے ہیں ان کو آپ لے کر آئیں۔ ہم ہمیشہ اس ایوان میں دیکھتے رہے ہیں، میں بھی جب اس کرسی پر بیٹھتا تھا تو ممبران کو منانے کے لئے جب وزراء کو بھیجتے تھے تو وہ یہاں آکر پہلے شکریہ ادا کرتے تھے اور چودھری ظہیر الدین اس بات کے گواہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اس ایوان کے کچھ اصول ہیں، اس ایوان کی کچھ traditions ہیں خدارا ان traditions کو پامال نہ کریں۔ اس اسمبلی کو اچھے طریقے سے چلانے کا کریڈٹ آپ کو جائے گا۔ یہ اس طرح کی حرکتیں کرکے آپ کو discredit کر رہے ہیں۔ جب ایوان کی طرف سے اس طرح کا message جاتا ہے تو وہ positive نہیں جاتا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ جس طرح کی حرکتیں یہاں پر ہو رہی ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے گریبان میں جھانکیں۔ یہ اپنے گریبان میں جھانکیں کہ یہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ یہ اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ان کے گریبان میں کیا کیا ہے۔ آج اس حکومت پر جو سیکنڈل ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ بعد میں بات کر لیں میں انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات طے ہوئی تھی کہ ہم نے وقفہ سوالات کو short کر کے بحث کے جو ایشوز ہیں اُن پر بات کرنی ہے اگر انہوں نے out of turn اسی طرح گفتگو کرنی ہے تو ہم باہر چلے جاتے ہیں یہ اپنا کورم پورا کریں اور سارا دن تقریریں کرتے رہیں۔ آپ نے تقریریں کرنی ہیں آپ تقریر کریں آپ کس بات پر point of order پر بات کر رہے ہیں؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ بھاگ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کس بات پر بھاگ رہے ہیں آپ کو جواب مل رہا تھا آپ اپنا جواب سنیں آپ کس بات پر لیکچر دے رہے ہیں؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کو چلانا نہیں چاہتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم ہاؤس کو چلا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Rana Mahsood Ahmed Khan! No more, thank you very much please

آپ تشریف رکھیں۔ General Discussion پر بات کریں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں وقفہ سوالات نہیں ہے اب ہم تحاریک التوائے کار پر آتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے قابل احترام ساتھی جناب محمد ارشد ملک جوش میں کہہ گئے تھے جو انہوں نے نازیبا الفاظ کہے ہیں اُس گالی کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے کیونکہ یہ ہمارے معزز ممبر ہیں ان کے ریکارڈ پر یہ نہیں رہنی چاہئے یہ میری درخواست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اُن کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے لیتے ہیں۔ ایک تحریک التوائے کار نمبر 4/2020 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے اُس کے بعد ہم debate پر آجاتے ہیں۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے کی
گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جانا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 29۔ دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے کی گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔ سحرش نامی خاتون کو رات کے پچھلے پہر ایمرجنسی طور پر ڈیلیوری کے سلسلہ میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے میں لایا گیا مگر گائنی وارڈ کے عملہ نے اسے ٹریٹمنٹ دینے سے انکار کرتے ہوئے حاملہ

خاتون کو لاہور لے جانے کا کہہ دیا۔ متاثرہ خاتون نے لیبر روم کے باہر ہی فرش پر بچے کو جنم دے دیا۔ عملہ نے افراتفری میں زچہ کو اور بچہ کو منت سماجت کر کے گھر بھیج دیا۔ ہسپتال انتظامیہ نے صرف پہلے سے رجسٹرڈ شدہ مریضوں کے لئے ہی ڈلیوری کیسز کے لئے ہسپتال آنے کا خود ساختہ قانون لاگو کیا ہوا ہے جس کے باعث دیگر مریضوں کو لاہور جانے کا حکم دے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس خبر سے مرید کے کی عوام میں شدید تشویش اور غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر General Discussion ہے۔ جی، ہم General debate پر آتے ہیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری!

مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث

(۔۔۔جاری)

سردار اویس احمد خان لغاری:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ تین اہم مسائل ہماری requisition پر discussion کے اندر آئے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے بھی تفصیل سے اس کے اوپر بات چیت کی اور بھی speakers نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آج اسمبلی کے حالات دیکھ

کر ایک مشہور political philosopher دنیا کی تاریخ کے اندر گزرا ہے جس کا نام سقراط ہے انگریزی میں اُس کے نام کو Socrates کہتے ہیں۔ اُس نے ایک بڑی interesting بات کی تھی اور ریکارڈ کا حصہ ہے کہ برداشت معاشرے کی روح ہوتی ہے اور جب برداشت معاشرے کے اندر کم ہو جائے تو با قاعدہ اُس معاشرے کے اندر مکالمہ کم ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے journalists سے لے کر سیاستدانوں کے حالات کو جو بولتا ہے، باتیں کرتا ہے اُس کو کتنی زبردست قسم کی سنسر شپ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جب یہ مکالمہ کم ہو جاتا ہے تو با قاعدہ معاشرے میں وحشت بڑھ جاتی ہے اور یہ جو ہم آج کل environment دیکھ رہے ہیں۔ ابھی آپ کے سامنے کچھ دیر پہلے ہوا یہ ایک وحشت کی environment تھی جو کہ ہمیں کسی بھی صورت میں بطور سیاستدان اور لوگوں کے representative کے قبول نہیں کرنی چاہئے اور اس سے جتنا دور رہیں برداشت کے مطابق کرنی چاہئے یاد رکھیں کہ جمہوریت اس بات کو نہیں کہتے کہ آپ جو سننا چاہتے ہیں سنیں۔ جمہوریت اس چیز کا نام ہے جو عوام آپ کو سنانا چاہتی ہے اُس کو سننے کی برداشت پیدا کریں اور اُس کے اوپر با قاعدہ عوام کی بہتری کے لئے پالیسز بنائیں۔

جناب سپیکر! کشمیر میں ہمارے مسلمان نوجوانوں، خواتین اور بچوں کا خون ابھی تک بہہ رہا ہے۔ آج تقریباً مقبوضہ کشمیر کے اندر کرفیو کا 173 واں دن ہے سکول بند ہیں، ہسپتال بند ہیں، کاروبار بند ہیں، سڑکیں بند ہیں اور انٹرنیٹ بند ہے۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ آج اگر پاکستان کے نوجوانوں کے لئے انٹرنیٹ دو دنوں کے لئے بند کیا جائے تو پاکستان کے نوجوانوں کا کیا حال ہو جائے گا۔ وہاں زندگی سسک رہی ہے، کشمیر کے اندر مائیں، بہنیں، بیٹیاں چیخ و پکار کر رہی ہیں۔ ہم کیا کر رہے ہیں، ہم کچھ نہیں کر رہے ہیں، نشستن گفتن برخاستن ہمارے وزیراعظم جاتے ہیں اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہیں اُس کو ورلڈ کپ کی طرح کی ایک کامیابی قرار دیا جاتا ہے رزلٹ زیرو۔

جناب سپیکر! وزیراعظم صدر ٹرمپ کے ساتھ ملاقاتیں کرتے ہیں نشستیں لگتی ہیں، ہمارے خارجہ امور کے وزیر جاتے ہیں ہمارے وزیراعظم ٹرمپ کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں، ٹرمپ پاکستان کو اور خاص طور پر جناب عمران خان کو اپنا بہترین دوست قرار دیتے ہیں رزلٹ کشمیر کے اینگل سے زیرو۔ ہمارے خارجہ امور کے اوپر ناکامیاں پاکستان کو آج ذلیل کر چکی ہوئی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،no cross talk سردار اویس احمد خان لغاری! آپ بات کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! تین پاکستان کے اہم دوست اسلامی ممالک ملائشیا، ترکی اور ایران یہ تین وہ ملک ہیں جنھوں نے ہندوستان کے اس کالے قانون اور آئین کے اندر ترمیم کے اگلے دن بغیر کسی شرط کے پاکستان کی اور کشمیری عوام کی حمایت کے اندر احتجاجی طور پر بیانات دیئے اور اپنے اپنے ملک کا اُس کے اوپر سخت احتجاج نوٹ کروایا۔ ہم نے کیا کیا Kuala Lumpur Summit میں جانے کا وعدہ کرنے کے بعد اُس سے retract کیا اور پاکستان کے اوپر، اس کی خارجہ پالیسی پر یہ جو کالک تھی اُس کو پاکستان کے اوپر ایسا لگایا کہ وہ ہمیں اُتارتے اُتارتے دہائیاں لگ جائیں گی آپ کی اُن ممالک کے ساتھ relationship خراب ہوئی۔

جناب سپیکر! ہر جمعتہ المبارک کو آدھا گھنٹہ احتجاج کرنے کا اعلان حکومت نے کیا، اپوزیشن نے ساتھ دیا حکومت کا وہ آدھے گھنٹے کا احتجاج، کیونکہ آج جمعتہ المبارک ہے آج کشمیر کے اوپر حکومت کا، جناب عمران خان کا اعلان کردہ احتجاج ہے؟ آج کہیں لوگ باہر نکل رہے ہیں؟ کتنے جمعے ہم نے احتجاج کیا؟ آپ اس قسم کی باتیں کرکے اُس کو continue نہ رکھ سکے کیونکہ آپ کے اندر کسی چیز کو continue رکھنے کا stamina نہیں ہے یہ لوگ اس طرح کرکے کشمیریوں کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہیں۔ President Trump کا ایک مشیر ہے جو ہمارے وزیراعظم کا قریبی دوست بھی مانا جاتا ہے اُس کی باقاعدہ انٹرویوز کے اندر statement آئی ہے وہ کہتا ہے کہ:

"مدینہ کی ریاست بنانے کا دعویدار عمران خان کشمیر کے مسئلے پر بھارت کے سامنے لیٹ چکے ہیں۔"

جناب سپیکر! یہ میں نہیں کہہ رہا یہ President Trump کا قریبی مشیر کہتا ہے یہ on the record ہے اُس کی باقاعدہ ایک statement ہے ہم لوگ آج بھی یہ state کررہے ہیں کل بھی کرتے تھے اور آئندہ کرتے رہیں گے کہ اس دور کے اندر یہ ریکارڈ کا حصہ ہے چاہئے بحث کریں نہ کریں یہ ریکارڈ کا حصہ ہے کہ ہماری 2018 کے الیکشن کے نتیجے میں بننے والی پی ٹی آئی کی وفاقی حکومت کی حکمرانی کے دوران پاکستان ہندوستان کو resist نہیں کرسکا اور پوری انٹرنیشنل کمیونٹی کو جگا اور اپنے ساتھ ملا نہیں سکا اور انڈیا اس قانون کے ذریعے جو کام 72 سالوں میں نہ کرسکا

وہ کر دکھایا۔ ہم بطور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ تھے، ہیں اور انشاءاللہ رہیں گے اور اس جدوجہد کو جاری بھی رکھیں گے۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے خدارا یہ اپیل ہے کہ کم از کم اور کچھ نہیں ہوتا اور ٹرمپ کے ساتھ discussion میں کوئی رزلٹ نہیں نکلتا، United Nations کی ورلڈ کپ جیتنے والی تقریروں میں کچھ نہیں ملتا تو کم از کم جمعہ کے جمعہ حکومتی لیول پر آدھ گھنٹے کے لئے احتجاج کو جاری رکھ لیں تاکہ state of Pakistan تو کم از کم اس چیز کو بار بار represent کر سکے۔ اس احتجاج کو جو کہ آپ کی حکومت بھول چکی ہے اس کو لوگوں کے ذریعے ہی جاری رکھ لیں۔

جناب سپیکر! مہنگائی کی طرف آجائیں۔ وزیراعظم پاکستان کا گھر دو افراد پر مشتمل ہے اور ان کا دو لاکھ روپے تنخواہ پر گزارہ نہیں ہوتا یہ ان کی اپنی باقاعدہ statement ہے تو یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ یہ وہ خود کہہ رہے ہیں کہ میرا گزارہ مشکل سے ہو رہا ہے تو یہ وہ تلخ حقیقت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے وزیراعظم کے اپنے منہ سے نکلوائی اس کے بعد کیا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حکمرانوں کو یہ حقیقت بولنے کی استطاعت تو فرمائی لیکن وہ اس کو سمجھ نہیں پا رہے۔ پاکستان میں مہنگائی کا صرف رونا ہی نہیں رویا جا رہا بلکہ باقاعدہ لوگوں کی چیخیں نکل رہی ہیں اور لوگ حکمرانوں کو اپنی چیخوں کے ذریعے بتا رہے ہیں لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ ایک کروڑ نوکریوں اور پچاس لاکھ گھروں سے بات اب قبرستانوں تک جا پہنچی ہے۔ وزیراعظم پاکستان اور وزیراعلیٰ پنجاب یہ بات سن لیں کہ ان کو اگر اپنی قبر میں سکون چاہئے تو ان کو اپنی حکمرانی کے دوران مخلوق خدا کو سکون دینا پڑے گا۔ یہ بے سکونی کا ماحول ان کی دین و دنیا اور آخرت کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ تبدیلی سرکار نے غریب آدمی کے لئے روٹی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بنادی ہے۔ ایوبی دور حکومت میں حبیب جالب نے کچھ کہا تھا وہ ذرا سن لیں۔ -/20 روپے من ہے آٹا اس پر بھی ہے سناٹا ایوب خان زندہ باد۔

جناب سپیکر! آج کی حالت یہ ہے کہ -/70 روپے کلو ہے آٹا اس پر بھی ہے سناٹا۔ عمران خان زندہ باد

جناب سپیکر! وسیم اکرم پلس کل ڈیرہ غازی تشریف لے گئے اور انہوں نے باقاعدہ بیان دیا کہ پنجاب میں آٹے کا بحران مصنوعی ہے۔ چلیں ہم وسیم اکرم پلس کی بات مان لیتے ہیں چاہے آپ کی افسر شاہی، ایم پی ایز مانیں یا نہ مانیں ہم مان لیتے ہیں اور مان لیا کہ انہوں نے یہ درست بات کہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ اگر یہ مصنوعی بحران ہے تو یہ کس طرح سے پیدا کیا گیا یہ گندم پہلے بیرون ملک کس حکومت نے بھیجی، پھر وہاں سے کس حکومت نے آج اس گندم کو امپورٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟ آپ کی ports and shipping کا وزیر خود یہ بات پرسوں ٹی وی پر آکر کرتا ہے کہ اگر آج لائن آف کنٹرول کھولو گے تو یہ تقریباً مارچ میں جا کر گندم آپ کے پاس پہنچے گی تو مارچ میں تو نئی فصل آرہی ہو گی اس طرح تو آپ نے سندھ، پنجاب اور جنوبی پنجاب کے زمینداروں سے سستی گندم خرید کر ان کی جڑ ماری ہے تو یہ کس قسم کی policies بنائی جا رہی ہیں؟

جناب سپیکر! میں آج اس on the floor of the House پر کھڑا ہو کر چیف جسٹس صاحب سے یہ ڈیمانڈ اور اپیل کرتا ہوں کہ براہ مہربانی جو رِٹ آٹے کے بحران کے متعلق دائر ہوئی ہے اس پر جلد از جلد فیصلہ فرماتے ہوئے حکم صادر فرمائیں۔ آٹے کے بعد چینی کی بسم اللہ ہو گئی ہے۔ اسی on the floor of the House میں نے آپ کی مہربانی سے اپنی budget speech میں باقاعدہ شوگر مافیا اور شوگر ملز کا زمینداروں کے خلاف استحصال کی بات کی تھی تو اس وقت آپ ہی اس Chair پر تشریف فرما تھے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بھی کہا تھا کہ زمینداروں سے یہ لوگ سستا گنا خریدتے ہیں اس کے باوجود ہمارے مزدور consumers کو مہنگی چینی ملتی ہے۔

جناب سپیکر! کیا آپ کو آج اس چیز کی مثال سامنے دکھائی نہیں دے رہی؟ یہ جو نئی بات شروع کی ہوئی ہے کہ پہلے یہ ہمیں چور چور کہتے تھے اب اور ایک نیا لفظ مافیا، مافیا شروع کر دیا ہے کیونکہ وہ چور چور کہہ کر تھک گئے اور اب مافیا مافیا پر آ گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں صرف چار منٹ مزید بات کروں گا۔ I am very grateful to you.

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! جی، بات کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! حضرت علیؓ کا ایک بہت غور طلب قول ہے۔ "جس انسان کی جان نکل جائے وہ زندہ نہیں رہتا لیکن جس انسان سے احساس نکل جائے وہ انسان ہی نہیں رہتا" آج کل کے حکمرانوں کی تقریباً یہی مثال ہے کہ ان میں احساس ہی نہیں ہے۔ بجلی، روٹی، گیس، سبزی، تیل، دودھ اور جوتا تک مہنگا ہو گیا ہے اور وہ بوٹ بھی مہنگا ہو گیا ہے جو کہ آپ کے وزیر دکھاتے ہیں اور علاج بھی مہنگا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری سو باتوں کی ایک بات ہے کہ جینا بھی مہنگا ہو گیا ہے اور آج مرنا بھی مہنگا ہو گیا ہے بلکہ ان ظالم حکمرانوں نے دنیا تو چھوڑیں دین کو بھی مہنگا کر دیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ حج ڈیڑھ لاکھ روپے مہنگا کرنے کی proposal دے رہے ہیں۔ دنیا تو چھوڑیں انہوں نے اسلام کے ایک فرض کو بھی مہنگا کر دیا ہے۔ ہمارے میاں محمد نواز شریف کے دور میں ہر چیز پر سبسڈی دی جاتی تھی۔ ہمارے دور میں حج، بجلی، کھاد اور دوائیوں پر سبسڈی دی جاتی تھی گویا عوام کا پیسا عوام پر ہی لگ رہا تھا۔ موجودہ حکومت 10 ہزار ارب ڈالر قرضہ لینے کے بعد کس پر لگا رہی ہے یہ تو ہمیں بتائیں؟ وہ وقت قریب ہے کہ آپ لوگ خود چیخ رہے ہوں گے اور کوئی سننے والا نہیں ہو گا۔ عمران خان نیازی نے -/8 روپے فی یونٹ پر بجلی کا بل دکھا کر کہا تھا کہ اس بل کو آگ لگا دیں تو کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم آج -/19 روپے فی یونٹ بجلی کے بل پر آپ کے بجلی کے کھمبے ہی اکھاڑ دیں، کیا آپ اس بات کی اجازت دیں گے اور کیا آپ معاشرے میں بالکل انارکی create کر سکتے ہیں، نہیں، تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس کا حل کیا ہے؟ بے روزگاری کی وجہ سے پچھلے ڈیڑھ سال میں چار کروڑ بچے سکولوں میں داخلہ نہیں لے سکے۔

جناب سپیکر! کیا آپ کو معلوم ہے کہ خودکشیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ خدا کے واسطے عوام پر رحم کرو۔ صوبہ پنجاب میں جناب عمران خان نے ایک experiment کی طرح عوام کی جڑ نکالی ہے کبھی ایک experiment ہو رہا ہے تو کبھی دوسرا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! کبھی وزیر اعلیٰ بے چارے کو شروع میں بااختیار کرتے ہو پھر اس سے اختیار چھین لیتے ہو تو یہ اس ایوان کی توہین ہے۔ ان کے اپنے گورنر نے کل بیان دیا ہے کہ اس وقت تمام اختیارات چیف سیکرٹری اور آئی جی کے پاس ہیں۔ یہ ایوان وزیر اعلیٰ بناتا ہے اور اس ایوان کے ایک ایک ایم پی اے کی عزت ہے اوراس کی اتھارٹی کی وجہ سے وزیر اعلیٰ بنتا ہے تو تمام اختیارات چیف سیکرٹریز اور آئی جیز کو دینے والے عمران خان کون ہوتے ہیں؟ یہ political satireہے ہم ایوان اور لوگوں کےrepresentatives کا حق ہے کہ ہم لوگ حکومت کریں اور ہم لوگ ہی بیوروکریسی کوpolicies دیں۔

جناب سپیکر! آج پورے صوبے میں جو اتنی بے چینی چھائی ہوئی ہے اس پر آپ لوگ کب تک experiment کرتے رہیں گے تو خدا کے واسطے ان experiments کو آپ چھوڑدیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سرادراویس احمد خان لغاری! آپ اپنی تقریر کوwind up کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتاہوں اور میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ آخر میں صرف ایک دانشور کا قول سن لیں اور یہ ایوان اس کو سمجھے۔

بڑا ہی جان لیوا ہے یہ اہم ہونے کا وہم ہونا

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب محترمہ شیم آفتاب اپنی بات کریں۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اب جناب بلال یٰسین اپنی بات کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کل قائد حزب اختلاف نے بات کی بعد میں پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر نے بات کی اور آج سردار اویس احمد خان لغاری نے بات کی ہے۔ مجھے اندازہ ہے کہ ٹائم بھی کم ہے اور جمعہ کی نماز کا وقت بھی ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر! میری کوشش ہو گی کہ میں باتیںrepeat نہ کروں، چونکہ میں پچھلے پانچ سال فوڈ منسٹر رہا اور ساتھ ہی ساتھ سب کمیٹی کیبنٹ میں تمام منسٹریز کا notified Chairman بھی میں تھا جس میں انڈسٹری، زراعت اور لائیو سٹاک بھی تھی۔

جناب سپیکر!ان میں میرا جو تجربہ رہامیں اس حوالے سے بات کروں گا۔میں سیاست کے لئے نہیں بلکہ اپنیnational duty performکرنے کے لئے آپ کے ساتھ اپنا تجربہ shareکروں گا۔میں نے کل سے دونوں اطراف سے باتیں سنیں، ابھی بھی یہاں بات ہوئی کہ blame gameبنتی ہے کہ پاسکو نے سندھ کو جو گندم دینا تھی وہ سندھ نے نہیں لی۔

جناب سپیکر! میںon recordکہتا ہوں کہ پچھلی گورنمنٹ میں خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی تو میرے دستخطوں سے ہم لاکھوں ٹن گندم انہیں دیتے رہے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ تھوڑی سی تصدیق کر لیا کریں لیکن یہاں تو جو منہ میں آتا ہے اس ایوان میں بولتے ہیں، گالی آتی ہے تو وہ بولتے ہیں اور جھوٹ آتا ہے تو وہ بولتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں عرصہ دراز سے اس ہاؤس کا ممبر ہوں اور میں آپ کے ساتھ قومی اسمبلی میں بھی ممبر رہا۔

جناب سپیکر!میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ جب ہم بچپن میں یہاں پر آتے تو سمجھتے تھے کہ یہاں پر وضو کر کے آنا ہے اور حلف کے ساتھ بات کرنی ہے مگر یہاں پر توaltogether oppositeچل رہا ہے۔جو جتنا اچھا جھوٹ بولتا ہے اسے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہاں پر جو بات ہو گی وہ عوام کی بات ہو گی اور منہ سے جو الفاظ نکلیں گے وہ پورے ہوں گے مگر آج یہاں پر بالکل ایسا نہیں ہے، تقریریں ہوتی ہیں بڑے سے بڑا بندہ اپنی مہارت دکھاتا ہے لیکن رزلٹ صفر نکلتا ہے اس لئے میں تنقید کی بجائے کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں یہ بھی اس لئے نہیں کہ مجھے دوسری طرف والوں سے بہت زیادہ پیار ہے بلکہ اس لئے کہ مجھے اس ایوان نے بڑی عزت دی ہے اور میں بار بار اس کا ممبر بنا ہوں تو میرا فرض بنتا ہے کہ میں کچھ باتیں بتاؤں۔

جناب سپیکر!حکومتی لوگ کہتے ہیں کہcrisisہے ہی نہیں، ہم لوگ کہہ رہے ہیں کہ crisisہے، عوام چیخ رہی ہے کہcrisisموجود ہے، وفاق میں بیٹھے کچھ مسخرے لوگ کہتے ہیں کہ نومبر دسمبر میں لوگ آٹا زیادہ کھاتے ہیں روٹی زیادہ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سچ ہے۔جنوری میں شوگر crisisسامنے آگیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ جنوری میں شوگر زیادہ کھائی جاتی ہے۔ پڑوس میں جو گورنر بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خرابی تو موجود ہےin short crisisتو موجود ہے اگر crisisنہیں تو پھر کس چیز کے ایکشن ہو رہے ہیں، وزیراعظم کس چیز کی کمیٹیاں بنا رہے ہیں، کس

چیز کے ٹرک کبھی ہمارے prominent لوگوں کے سامنے لگائے جا رہے ہیں، کیوں ہماری گلی محلوں میں ڈی سی گھوم رہے ہیں اور ٹرکس پوائنٹ پر کھڑے ہو رہے ہیں؟ Meaning Thereby کہ یہاں crisis موجود ہے۔

جناب سپیکر! یہ ذمہ داری کس کی ہے اور یہ کیا ہوا ہے؟ میں یہ باتیں کر کے ٹائم بچاتے ہوئے آپ سے اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر! فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا قطعی یہ کام نہیں کہ یہ گندم grow کرے اور آٹا بنائے، اس کا قطعی یہ کام نہیں کہ شوگر کین grow کرے اور چینی بنا کر دے بلکہ اس کا کام تو صرف مینجمنٹ کرنا ہے چونکہ اس ناچیز نے پانچ سال یہ ڈیوٹی کی ہے اس لئے دل تڑپتا ہے کہ یہاں پر ہو کیا رہا ہے؟ ہمیں تو سمجھ ہی نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! میں تنقید کے لئے نہیں کہہ رہا یہ اتنا serious subject ہے اور یہاں پر آپ حال دیکھیں کہ concerned minister کہاں ہیں؟

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ عرصہ دراز سے یہاں بیٹھ رہے ہیں کبھی سارے وزیر نہیں بیٹھتے مگر جو concerned topic ہوتا ہے اس کے وزیر تو یہاں پر موجود ہوتے ہیں۔ چلیں وزیروں کو چھوڑیں ذرا گیلری تو دیکھیں۔ یہ کام کس نے کرنا ہے؟ کیا یہاں پر صرف گلے کی رفتار دکھانی ہے کہ کون کتنے بہتر طریقے سے بات کر سکتا ہے تو ہم اس کے لئے بھی حاضر ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لگ یہی رہا ہے کہ صرف ہماری تقریر کی race کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہونا، مگر ایک روایت موجود ہے کہ یہ چیز ریکارڈ پر رہ جاتی ہے چلیں ریکارڈ پر آنے کے لئے ہی سہی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب مینجمنٹ ٹھیک نہیں ہوئی تو اس کی ذمہ داری کسی پر تو fix ہونی ہے۔ لوگ یہ سوال تو پوچھیں گے کہ جب ہم لوگ گئے تو صوبہ surplus میں تھا پھر دوسرے دوست کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کے دور میں export ہوتی رہی ہے اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں بھی export ہوتی رہی ہے۔

جناب سپیکر! جی، بالکل ہوتی رہی ہے مگر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں خاص طور پر اور پیپلز پارٹی کے دور میں کبھی یہ نہیں سنا کہ اس طرح ہو گیا ہو کہ اکتوبر 2019 میں آپ کی گندم کو export کر دیا جاتا ہے اور اس پر اربوں روپے کی rebate آتی ہے اور تین مہینے کے بعد آپ تین لاکھ میٹرک ٹن گندم import کر رہے ہیں اور جواب یہ آتا ہے جو میں نے کل سے سنا ہے کہ جناب تین لاکھ میٹرک ٹن ہے لیکن ہم نے import چالیس لاکھ میٹرک ٹن کرنی ہے۔ چالیس لاکھ میٹرک ٹن تو حکومت پنجاب کی procurement ہوتی ہے اور growing تو 100 لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ کی ہوتی ہے۔ یہ ایک support price ہوتی ہے جو صرف ان دو crops پر دی جاتی ہے تاکہ کسان رُل نہ جائے۔ آج تک کبھی بھی کسی گورنمنٹ نے ساری کی ساری گندم نہیں اُٹھائی۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اگر ہم اس کا جواب نہیں نکالتے تو یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اس ہاؤس میں بیٹھنے کا مقصد کیا ہے؟ اگر یہ Chair جس پر آپ براجمان ہیں اگر یہ Chair آج یہ آرڈر پاس نہیں کرتی تو پھر یہ صرف نشستن، گفتن، برخاستن کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ وہ تین لاکھ میٹرک ٹن گندم جو import ہو رہی ہے جس پر قیمتی زرمبادلہ لگ رہا ہے اسے تو یہ ہاؤس ایک آواز ہو کر روکے۔ ابھی سردار اویس احمد خان لغاری نے بالکل ٹھیک کہا۔

جناب سپیکر! میں پھر کہہ رہا ہوں کہ میں کوئی عقل کی بنیاد پر بات نہیں کر رہا مگر میں بڑا رُلا ہوا ہوں، میرا تجربہ موجود ہے کہ humanely possible نہیں، جب آپ نے shipment کرانی ہے تو آپ کی shipment کے لوگ تین لاکھ میٹرک ٹن گندم ایک مہینے کے اندر unload ہی نہیں کر سکتے چونکہ آپ کی capacity ہی نہیں ہے کہ آپ اس کی shipment کروا لیں۔ چلیں اگر capacity ہے بھی تو پھر کیوں کروا رہے ہیں؟ شاید میں اپنی بات سمجھا سکا ہوں کہ نہیں آپ کم از کم یہاں سے یہ رولنگ دیں کہ اسے روکا جائے۔ اگر آپ کے پاس surplus گندم موجود ہے تو یہ کس لئے منگوائی جا رہی ہے۔ اگر surplus گندم موجود ہے تو پھر بھی ہم fault پر ہیں اور اگر نہیں موجود پھر تو double fault ہے۔

جناب سپیکر! ٹائم کی قلت کی وجہ سے میں اسے جلدی سے wind up کرتا ہوں۔ اس کے بعد شوگر crisis آتا ہے۔ ہم یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ شوگر crisis آنے والا ہے۔ میرا یہ کہنا ہے کہ پچھلے اڑھائی سے تین مہینوں میں -/25 سے -/30 روپے فی کلو پر increase ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر کہتا ہوں کہ پچھلے اڑھائی سے تین مہینے میں -/25 سے -/30 روپے فی کلو پر increase ہے۔ اس کا آسان زبان میں یہ مطلب نکلتا ہے کہ پاکستان میں بیس بائیس کروڑ بسنے والے لوگوں کو یہ ٹیکہ ہے اور ہر بندے کو فی کلو کے پیچھے -/20 سے -/25 روپے کا ٹیکہ ہے۔ یہ کیوں ہے اور اس پر کون سی میٹنگ ہوئی؟ جو سامنے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھائیوں سے بھی زیادہ تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں ٹیلیویژن پر منسٹر انڈسٹری کی بڑی باتیں سنتا ہوں ان کے ساتھ دوستی ہے بیس سال پرانا تعلق بھی ہے۔ یہ ان کی domain میں آتی ہے اگر وہ ہوتے تو ان سے پوچھتا کہ کون سی میٹنگ ہوئی ہے اور ذرا مجھے بتائیں کہ میٹنگ ہوئی کس کے ساتھ ہے؟

جناب سپیکر! کل جب جناب پرویز الٰہی Chair پر موجود تھے تو میں ان سے سوال کرنا چاہتا تھا کہ جو وزراء بیٹھے ہیں کیا انہوں نے اس crisis میں پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کے عہدیداران کی شکل بھی دیکھی ہے؟

جناب سپیکر! میں اپنی بات دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ میں عقل کی بنیاد پر بات نہیں کر رہا بلکہ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میرا کوئی بھائی بتائے تو میں یقین کر لوں گا کہ انہوں نے پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن (PSMA) کے عہدیداران، مل مالکان کی شکل بھی دیکھی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ وہ اتنی مضبوط ایسوسی ایشن ہے کہ وہ وزیر کو تو کسی کھاتے میں بھی نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا ہے کہ میں سیاست کے لئے بات نہیں کر رہا بلکہ میں national duty perform کرنے کے لئے بات کر رہا ہوں۔ انتہائی قابل احترام رانا ثناء اللہ یہاں پر موجود نہیں بلکہ وہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں اور رانا ثناء اللہ رات بارہ بارہ بجے انہیں گھروں سے اُٹھوا کر 7۔ کلب پر میٹنگ کرتے تھے۔ یہاں سے 7۔ کلب کا راستہ پانچ منٹ کا travel time ہے، پانچ منٹ بھی چھوڑیں ٹیلیفون موجود ہے آپ سٹاف سے

کہیں کہ کوئی ایک فوٹو گراف ہی منگوا لیں جس میں PSMA کے ساتھ میٹنگ کی ہو جس میں میرے یہ عزت دار بھائی، یہ معزز وزراء بیٹھے ہوں یا وزیر اعلیٰ بیٹھے ہوں تو میں اپنے آپ کو یہیں پر غلط تسلیم کر لوں گا۔ اچھا اگر میٹنگ ہوئی بھی ہے تو اس کا رزلٹ کیا نکلا اور کتنے visits ہوئے؟ تین مہینوں میں ایک کلو چینی کے پیچھے -/25 سے -/30 روپے کی increase ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے یہی بتا دیں کہ کون سے ضلع میں کون کون سی مل ہے۔ ہم یہاں پر گلی محلوں کی لڑائی لے کر بیٹھ جاتے ہیں لیکن اصل topic پر نہیں آتے۔ کس نے روکا ہے اور کس نے کہا ہے کہ یہ ملک کے ساتھ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے لیکن یہاں پر کیا باتیں ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر! اگر میں سیاست پر آؤں گا تو پھر میرے یہ دوست کہیں گے کہ پولیٹیکل point scoring ہو رہی ہے۔ عمران خان Switzerland جاتے ہیں اور بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ میں اپنے دوست اکرام سہگل کے خرچے پر یہاں پر آیا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر کہتا ہوں کہ یہ خرچہ ہم سے لے لیں لیکن خدا کے واسطے غریب آدمی کو اس مہنگائی کے عذاب سے نجات دلوائیں۔ غریب لوگوں پر اربوں روپے کا بوجھ ڈالا جا رہا ہے اور دو، چار، پانچ یا دس لاکھ کے لئے کہہ رہے ہیں کہ میں Switzerland اپنے دوست کے خرچے پر جاتا ہوں۔ ہماری حکومت اور اس موجودہ حکومت میں یہی فرق ہے اور لوگ اس difference کو دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں اُس دن سے ڈرنا چاہئے جب ان بڑے بڑے strong pillars یعنی ان مقدس ایوانوں کی وُقعت ختم ہو جائے۔ آج جب آپ اپنے آپ کو introduce کرواتے ہیں کہ میں وزیر ہوں یا سیاستدان ہوں تو لوگ آپ کا اثر نہیں لیتے۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب سپیکر! مجھے اندازہ ہے کہ جمعتہ المبارک کی نماز کا وقت ہونے والا ہے اس لئے میں اپنی بات ایک یا دو منٹ میں مکمل کر لوں گا۔ اس وقت ملک اور صوبہ پنجاب میں آٹے کا بحران ہے اور اس حوالے سے میں اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق کچھ عرض کروں گا۔ اللہ کرے کہ میرے حزب اقتدار کے دوستوں کو میری بات سمجھ آ جائے اور وہ اسے اپنی national duty سمجھتے ہوئے اس

مسئلہ کو address کر لیں۔ حکومت کی طرف سے فلور ملوں کو subsidized کوٹا کے طور پر اربوں روپے کی گندم مہیا کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل سُنا ہے کہ میرے فاضل دوست وزیر انڈسٹریز کہہ رہے تھے کہ میں نے 7۔ارب روپے کی بچت کی ہے جبکہ پچھلی حکومت میں 9۔ارب روپے کی سبسڈی دی جاتی تھی۔ مہربانی کر کے ریکارڈ کو correct کروائیں کیونکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ اگر ایوان میں کسی معزز ممبر کی طرف سے slip of tongue ہو جائے تو اسے حذف کروانا آپ اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن اگر یہاں پر کوئی معزز ممبر جھوٹ بول رہا ہو تو اسے آپ حذف نہیں کرواتے، تو فائدہ کیا ہوا؟ یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ہماری حکومت میں 9۔ارب روپے کی سبسڈی نہیں دی جاتی تھی۔ میں پانچ سال خود وزیر خوراک رہا ہوں۔ اس سے پہلے جب میں آپ کے ساتھ قومی اسمبلی اسلام آباد میں تھا تو اُس وقت بھی میری یہی ذمہ داری ہوتی تھی۔ ان پانچ سالوں میں بھی بطور ایم این اے میں پورے رمضان میں monitoring کا انچارج ہوتا تھا اس لئے مجھے معلوم ہے کہ کسی جگہ پر بھی 9۔ارب روپے کی سبسڈی نہیں دی جاتی تھی۔

جناب سپیکر! آٹے کا بحران کیوں پیدا ہوا؟ بدقسمتی سے اس بحران کی ایک وجہ mismanagement ہے۔

جناب سپیکر! میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ mismanagement کی وجہ سے آٹے کا بحران پیدا ہوا ہے۔ جب آپ کی چھ سات لاکھ میٹرک ٹن گندم feed بنانے والوں کو چلی گئی تو پھر سوال تو اُٹھیں گے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی تاریخ میں کبھی گندم feed بنانے والوں کو نہیں گئی۔ اگر آٹے کا بحران پیدا نہ ہوتا تو پھر یہ معاملہ دَب جاتا تھا لیکن اب چونکہ crisis آ گیا ہے تو یہ سوال پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ چھ سے سات لاکھ میٹرک ٹن گندم feed بنانے والوں کو دے دی گئی اور اس بحران کی ایک وجہ یہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری وجہ mismanagement ہے جس کا میں متعدد مرتبہ ذکر کر چکا ہوں۔ پنجاب پاکستان کی food basket ہے۔ ہمارے پچھلے دور حکومت میں جب پی ٹی آئی کے ساتھ ہماری سیاسی جنگ چل رہی تھی تو اُس وقت بھی میرے دستخطوں کے ساتھ خیبر پختونخوا کو پنجاب سے گندم بھجوائی جاتی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب پاکستان کی food basket ہے۔ محکمہ خوراک پنجاب جب گندم کی procurement کرتا ہے تو وہ mentally prepare ہو کر کرتا ہے کہ ہم نے صوبہ سندھ، صوبہ خیبر پختونخوا اور پڑوسی ملک افغانستان کو بھی گندم دینی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ خوراک پہلے mentally اس چیز کے لئے prepare ہوتا ہے تب گندم کی procurement کی جاتی ہے۔ حکومت کے laws آپ کو allow کرتے ہیں کہ فلور ملوں کو گندم کا subsidized کوٹا مہیا کیا جائے۔ اس پر اربوں روپے کی سبسڈی دی جاتی ہے اور وہ صرف اور صرف in the shape of flour ہوتی ہے۔ یہ سبسڈی آٹے کی شکل میں دی جاتی ہے لیکن یہ گندم کی trade نہیں کر سکتے۔ خسرو بختیار جو کہ وفاقی وزیر ہیں، ان کے ساتھ میرا بڑا اچھا تعلق ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ روزانہ 40 ہزار میٹرک ٹن گندم چمن کے بارڈر سے سمگل ہو رہی تھی اور اس میں ہماری Law Enforceing Agencies اور محکمہ کسٹم کا عملہ ملوث ہے۔ آپ ابھی کسی ماہر سے اس کی amount نکلوائیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ calculators fail ہو جائیں گے کیونکہ اس کی رقم اربوں روپے میں نکلتی ہے۔ روزانہ 40 ہزار میٹرک ٹن گندم کی سمگلنگ کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ اربوں روپے کی سمگلنگ ہو رہی ہے۔ موجودہ حکمران تو نیا پاکستان بنانے کے لئے آئے تھے۔

جناب سپیکر! میں سوچا کرتا تھا کہ شاید ہم نکمے رہ گئے اور ہم کچھ ٹھیک نہیں کر سکے۔ اب عمران خان آیا ہے تو یہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا ٹھیک ہوا ہے؟ بہت کچھ کہنے کو دل چاہتا ہے لیکن جمعتہ المبارک کی نماز کا وقت ہے۔

جناب سپیکر! جناب عمران خان تو خود کہہ رہا ہے کہ دو لاکھ روپے میں میرا گزارہ نہیں ہو رہا تو پھر پاکستان کی غریب عوام کے کیا حالات ہوں گے؟ موجودہ حکمران تو جھونپڑی والے کو بھی روزانہ مہنگائی کا ٹیکہ لگا رہے ہیں جو کہ زیادتی اور ظلم ہے۔ کم از کم اس چیز کو دیکھیں کہ آٹے کے بحران میں کون کون لوگ involved ہیں۔ 40 ہزار میٹرک ٹن گندم روزانہ سمگل ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں نہیں کہہ رہا، میں تو وزیر نہیں ہوں یہ تو ان کا وفاقی وزیر کہہ رہا ہے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ ان کے ساتھ بات کروں۔

جناب سپیکر! میں آج پھر ان سے پوچھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بتا رہے ہیں کہ چمن کے بارڈر سے روزانہ 40 ہزار میٹرک ٹن گندم کی سمگلنگ ہو رہی ہے۔ پہلے بھی سمگلنگ ہوتی تھی لیکن آٹا جاتا تھا، میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری فلور ملیں انہی کی وجہ سے چل رہی ہیں کہ وہاں پر آٹا جاتا ہے لیکن یہ in the shape of flour not in the shape of wheat. یہ بہت بڑے blunders ہیں جن کی وجہ سے ملک میں آٹے کا بحران پیدا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں شوگر کے حوالے سے بھی بات کروں گا۔ وزیر صنعت کہہ رہے تھے کہ ہماری شوگر ملز مالکان کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے۔ شوگر ملز کے مالکان بہت طاقتور ہیں۔ اربوں روپے میں شوگر مل لگتی ہے۔ ان کے پاس تو بیسیوں employees ہوتے ہیں جو سوٹ ٹائی پہن کر ہماری meetings میں آتے تھے۔ مگر میاں محمد شہباز شریف اس شخص کا نام ہے جس نے کہا تھا کہ اگر ملز مالکان میٹنگ میں نہیں آئیں گے تو میں اسے meeting consider ہی نہیں کروں گا۔ ہمیں تو شوگر ملوں کے gates کے رنگ بھی یاد ہو گئے تھے اور وہ ہمیں دیکھ کر ہاتھ جوڑنا شروع کر دیتے تھے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکمران یا وزیر صاحب کہتے ہیں کہ ہماری شوگر ملز مالکان کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے، ان کی مسٹر کیانی اور مسٹر احسن کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے۔ وہ میرا relative اور دوست ہے۔ ان کی ان کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے اور میں اس کو میٹنگ نہیں کہتا۔ میٹنگ وہ ہوتی ہے جس میں شوگر ملز مالکان موجود ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف ہمیشہ شوگر ملز مالکان کے ساتھ میٹنگ کرتا تھا اسی لئے ہم اس کے پیروکار ہیں otherwise ہم نے میاں محمد شہباز شریف کی قبر میں نہیں جانا۔ ہم نے اپنی قبر میں جانا ہے۔ ہم میاں محمد شہباز شریف کے گُن اس لئے گاتے ہیں

کیونکہ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ کس طرح سے عوام کی خدمت کی جاتی ہے۔اس وقت میرے بھائی وزیر صنعت موجود نہیں ہیں اس لئے بات کرنے کا مزہ نہیں آئے گا اگر وہ موجود ہوتے تو میں انہیں figures کے ساتھ بتاتا کہ ہم نے کتنی بچت کی ہے اور کس طرح عوام اور کسانوں کی خدمت کی ہے۔ آپ مجھے ایک گھنٹے کا وقت دیں میں ان کے سامنے بیٹھ کر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ صرف ٹیلیویژن پر بات کر کے سیاست کرنا مناسب نہیں بلکہ عملی طور پر بھی کچھ کر کے دکھائیں۔ ٹیلیویژن پر بات کرنا بڑی اچھی بات ہے،وقت کی ضرورت ہے لیکن practical politics کرنے اور ٹیلیویژن پر بیٹھ کر بڑھکیں مارنے میں بڑا فرق ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، بڑی مہربانی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جمعتہ المبارک کی نماز کا وقت ہونے والا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 27۔ جنوری 2020 بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

سوموار،27۔جنوری2020

(یوم الاثنین، یکم جمادی الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ 3

169

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27۔جنوری2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات وتعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔مسئلہ کشمیر

مسئلہ کشمیر پر عام بحث جاری رہے گی۔

2۔پرائس کنٹرول

پرائس کنٹرول پر عام بحث جاری رہے گی۔

3۔امن وامان

امن وامان پر عام بحث جاری رہے گی۔

171

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

سوموار، 27۔ جنوری 2020

(یوم الاثنین، یکم جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 32 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾
وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ
تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ
اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾

سورة الصَّف 1 آیات تا 5

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا ہے (1) مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے (2) اللہ اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں (3) جو لوگ اللہ کی راہ میں ایسے طور پر صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں وہ بے شک اللہ کے محبوب ہیں (4) اور وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ بھائیو! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ پھر جب ان لوگوں نے کجروی کی اللہ نے بھی ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں دیتا (5) وما علینا الا البلاغ o

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اللّٰھمَ صلِ ّعلیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم
جب حسن تھا ان کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے تو دیدار کا عالم کیا ہوگا
اللّٰھمَ صلِ ّعلیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم
جس وقت تھے خدمت میں ان کی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ
اس وقت رسول اکرمؐ کے دربار کا عالم کیا ہوگا
اللّٰھمَ صلِ ّعلیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وبارک وسلم
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی تو سردار کا عالم کیا ہوگا
میرے مصطفیٰؐ میرے مجتبیٰؐ سا حسین آیا نہ آئے گا
انہیں دیکھنا ہو جو خواب میں تو درود ان پہ پڑھا کرو

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں ابھی کرتے ہیں۔

تعزیت

معزز ممبر محترمہ خالدہ منصور کے بھائی، محترمہ ساجدہ یوسف کے والد اور پارلیمانی سیکرٹری چودھری لیاقت علی کے بھائی کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! ہماری ممبر محترمہ خالدہ منصور کے بھائی کا انتقال ہوا ہے اُن کے لئے دُعائے مغفرت کروانی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر محترمہ ساجدہ یوسف کے والد کا انتقال ہوا ہے اُن کے لئے بھی دُعائے مغفرت کروائی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (میاں محمد اختر حیات): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری چودھری لیاقت علی کے بھائی کی وفات ہوئی ہے اُن کے لئے بھی دُعا کروادی جائے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری لیاقت علی کے بھائی کا بڑا افسوس ہوا ہے ان تمام کے لئے ہاؤس میں دُعائے مغفرت کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کروائی گئی)

آج محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سوالات ہیں۔ان سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔جی، سردار دوست محمد مزاری! آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق سردار دوست محمد مزاری کی ہے۔جی، سردار دوست محمد مزاری! اسے پیش کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر سے پولیس کا ناروا سلوک

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری): جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی معاملہ ہے کہ کل 26-جنوری 2020 کو تقریباً سہ پہر 3:00 بجے وزیر اعلیٰ سے ملنے کے لئے جی او آر-I گیا میرے ساتھ میرے سٹاف کا ایک بندہ تھا جب گیٹ پر پہنچا تو پولیس نے مجھے روکا اور کہا کہ آپ کے ساتھ سٹاف کا بندہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں داخل نہیں ہو سکتا اور یہ پہلا واقعہ نہیں ہے پہلے بھی یہ میرے ساتھ ہو چکا ہے۔ میں نے پولیس کے ذمہ داران سے یہ کہا کہ آپ گاڑی چیک کر لیں اس بندے کی تلاشی بھی لے لیں اس بندے کے پاس کسی قسم کا اسلحہ وغیرہ نہیں ہے اُنہوں نے میری ایک بات نہیں سنی وہاں پر موجود پولیس افسران نے مجھے refuse کر دیا کہ میں سٹاف کے ساتھ اندر نہیں جا سکتا۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ سب جانتے ہوئے کہ میں پنجاب اسمبلی کا ڈپٹی سپیکر اور معزز ایوان کا کسٹوڈین ہوں ان کا یہ روّیہ میرے ساتھ انتہائی نازیبا تھا۔ پولیس کے اس insulting behavior کی وجہ سے مجھے مجبوراً واپس جانا پڑا اور مجبوراً نہیں میں احتجاجاً واپس آ گیا ہوں۔ ہماری حکومت کی day one سے یہ try ہے کہ ہم پولیس کو نہ صرف independent اور friendly بنائیں بلکہ پنجاب پولیس ایک ماڈل پولیس ہو لیکن ہماری یہ ساری کوششیں رائیگاں جا رہی ہیں اور پولیس میں بہتری کا کوئی پہلو نظر نہیں آ رہا اگر ان کا روّیہ پنجاب کے ایک منتخب ڈپٹی سپیکر اور Custodian of the House کے ساتھ یہ ہے تو عام پبلک کے ساتھ کیا ہو گا؟

جناب سپیکر! یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ وہاں پر موجود پولیس افسران نے میرے ساتھ جو behave کیا اس سے نہ صرف میرا privilege breach ہوا ہے بلکہ انہوں نے پورے ہاؤس کا privilege breach کیا ہے لہٰذا میری اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس کو مجلس قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے جیسے کہ میں نے پہلے بتایا کہ یہ پہلا واقعہ نہیں ہوا۔ اس سے پہلے بھی میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا اور میں نے اُن کو یہی کہا کہ میں Custodian of the House ہوں اور میں کسی کام کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ جا رہا ہوں۔ انہوں نے پہلے بھی میرے ساتھ ایک ایسا ہی سلوک کیا میں نے اُس حوالے سے بات نہیں کی میں نے درگزر کیا۔

جناب سپیکر! میں نے ریکارڈ چیک کیا 1992 میں جناب غلام حیدر وائیں جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ تھے تو ایک ایم پی اے صاحب کو مال روڈ پر روکا گیا تھا ایک اے ایس آئی نے شاید ملک جلال دین ڈھکو (مرحوم) کو روکا تھا یہاں پر ہاؤس میں وزیر اعلیٰ کو مجبوراً آنا پڑا اور انہوں نے اُس واقعہ پر آئی جی پنجاب کو تبدیل کر دیا۔ ہم جہاں بھی بیٹھے ہوئے ہوں چاہے حکومتی سائیڈ پر اور چاہے اپوزیشن سائیڈ پر ہوں ہم سب کی عزت برابر ہے کوئی کسی سے اُونچا نہیں ہوتا ہم پہلے سب ایم پی اے بنتے ہیں اُس کے بعد ہمیں portfolios ملتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری یہی request ہے کہ آپ اپنی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائیں اور اس کی تحقیق کریں تاکہ آئندہ کوئی ایسا واقعہ کسی کے ساتھ بھی نہ ہو بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: یہ بڑا ہی افسوسناک واقعہ ہے اور سچی بات ہے مجھے یہ سن کر بہت دُکھ ہوا ہے کہ آپ کے ساتھ ایسا ہوا اور آپ کے ساتھ جب پہلا واقعہ ہوا تھا تو آپ کو اُسی وقت یہ معاملہ raise کرنا چاہئے تھا اور مجھے اچھی طرح یاد ہے جناب غلام حیدر وائیں جب وزیر اعلیٰ تھے 1992 کا واقعہ ہے ملک جلال دین ڈھکو (مرحوم) ہمارے ممبر اسمبلی تھے وہ اجلاس attend کرنے کے لئے آ رہے تھے اُنہیں باہر پولیس نے روکا تھا اور اُن کے ساتھ بدتمیزی اور زیادتی بھی کی گئی تو اُس پر سارا ہاؤس کھڑا ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ ہم ہاؤس میں نہیں جائیں گے جب تک یہ آئی جی ٹرانسفر نہیں ہوتا تو وزیر اعلیٰ جناب غلام حیدر وائیں نے اُس کو صوبہ بدر کروایا تو پھر ہاؤس کی کارروائی شروع ہوئی۔

مجھے ایک دوسرا واقعہ یاد ہے۔ میں اپوزیشن لیڈر تھا یہ واقعہ 11۔اگست 1996 کا ہے میاں محمد شہباز شریف ملک سے باہر چلے گئے تھے میں اپوزیشن لیڈر تھا ہمارے ایک معزز ممبر حاجی مقصود احمد بٹ (مرحوم) ہوا کرتے تھے تو اُن کو پولیس نے اُٹھا لیا تو میں نے یہ سوال raise کیا مجھے یاد ہے اُس وقت جناب محمد حنیف رامے سپیکر تھے لیکن اُن کی غیر حاضری میں ہاؤس کو

presideمیاں منظور احمد موہل نے کیا۔ میں نے یہ یہیں بیٹھ کر یہ معاملہ raise کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ہمارے ممبر کے ساتھ جو ہوا ہے اور میاں منظور احمد موہل نے رولنگ دی انہوں نے کہا میں جب تک یہاں بیٹھا ہوں یہ ہاؤس رات تک چلتا رہے گا رات کے 2:00 بجے تک بھی چلے گا آپ حاجی مقصود احمد بٹ کو ہاؤس کے اندر پیش کریں اور اُس دور میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اور محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم تھیں اور اُن کو ایک گھنٹے کے بعد یہاں ہاؤس کے اندر لایا گیا اور پیش کیا گیا۔ ہمارے ہاؤس کی اس طرح عزت بحال نہیں ہوتی اور آپ تو پھر electedڈپٹی سپیکر ہیںCustodian of the House ہیں اور اگر آپ کے ساتھ یہ بات ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ قابل مذمت نہیں، قابل افسوس نہیں بلکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے اور اس واقعہ پر پورے ہاؤس کی طرف سے مل کر مثالی اقدامات کرنے چاہئیں۔

وزیر قانون! آپ اس حوالے سے بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ ۔ میں سب سے پہلے تو یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ابھی جس طرح میرے عزیز ڈپٹی سپیکر نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوسناک معاملہ ہے اور قطع نظر اس کے کہ یہ ایم پی اے ہیں یا ڈپٹی سپیکر، ہماری فیملی کے ساتھ ان سےthird generation کا تعلق چلا آرہا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں ذاتی طور پر آپ سے معذرت بھی چاہتا ہوں، معافی بھی مانگتا ہوں اور آپ کو اس بات ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی،no cross talk آپ تمام معزز ممبران ابھی صبر کریں ابھی بات ہو رہی ہے ابھی آپ ممبران کو موقع دینا ہے جب آپ کی باری آئے گی آپ پھر بات کر لیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ میں نے ذاتی حیثیت میں اس لئے کہا ہے کہ میرا ان کے ساتھ ایک تعلق ہے نمبر ایک۔ نمبر دو کہ یہ ہمارے ایم پی اے ہیں اور نمبر تین کہ یہ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں

ڈپٹی سپیکر ہیں تو میں نے یہ نہیں کہا کہ اس بات کو یہاں پر ختم کر دیا جائے مجھے ذاتی حیثیت میں یہ افسوس ہوا ہے اور اس بات کا دُکھ ہوا اس لئے میں نے اُن سے معذرت کی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو خود ابھی جناب ڈپٹی سپیکر نے ارشاد فرمایا انہوں نے کہا کہ آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بن جائے۔ آپ چاہے کمیٹی بنائیں چاہے ذاتی حیثیت میں فیصلہ کریں، میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا جو وقار ہے اس پر کسی صورت compromise نہیں کیا جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں چاہے آپ کمیٹی بنائیں چاہے ذاتی حیثیت میں انکوائری کر کے جو بھی آپ کے احکامات ہوں گے انشاءاللہ حکومت ان پر عملدر آمد کرے گی لہٰذا میں اس سلسلے میں چاہتا ہوں کہ آپ جو فیصلہ بھی کرنا چاہتے ہیں آپ ضرور کیجئے بجائے اس کے کہ اس معاملے کو اُٹھایا جائے۔ جب اس کو کوئی oppose ہی نہیں کر رہا پورا ہاؤس اس بات پر متفق ہے کہ جو واقعہ ہوا وہ قابل افسوس ہے اور اس کا ازالہ ہونا چاہئے اور ازالے کے لئے آپ کی جو recommendations ہوں گی حکومت ان پر عملدر آمد کرے گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آج اس معزز اور مقدس ایوان اور اس کے ڈپٹی سپیکر کے متعلق جو بات کی گئی ہے اور جس طرح سے ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ یہ صرف اکیلے جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ زیادتی نہیں بلکہ یہ اس پورے ہاؤس کی عزت کا سوال ہے، اس پر آپ نے فوری طور پر اپنا فیصلہ دینا ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس پر کمیٹی بنانا چاہیں یا جو بھی طریقہ بنائیں لیکن اس میں کسی بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ اس مقدس ایوان کی بے عزتی کی گئی ہے اس لئے آپ فوری طور پر اس کا نوٹس لیں۔ شکریہ

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب طاہر خلیل سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، باری باری بات کریں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! آپ کو ہمارے جذبات سے بھی پتا چل رہا ہو گا کہ ہم اس معاملے میں جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ ہیں مگر آج سے ایک ماہ پہلے چالیس پولیس والوں نے مجھ پر تشدد کیا تھا۔ جب میں نے اس سلسلے میں ایوان میں بات کی تو اس وقت جناب ڈپٹی سپیکر بیٹھے تھے، میں نے ان سے عرض کی تھی کہ آپ میرے بارے میں کوئی انکوائری کرائیں۔ مجھ پر چالیس پولیس والوں نے تشدد کیا لیکن آج تک ہمارے بارے میں تو کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس بات کو بھی اس میں شامل کیا جائے، میں بھی ایم پی اے ہوں، میں بھی اس ایوان کا ممبر ہوں۔

جناب سپیکر! ایک اور گزارش ہے کہ گوجرانوالہ میں پرسوں ہمارے ایک چیئرمین افتخار احمد غازی کو تھانے میں بلایا گیا اور اسے Section 3 of the MPO کے تحت تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا اور اس پر الزام یہ لگایا گیا ہے کہ یہ بندہ حکومت کے خلاف باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اکساتا ہے اس لئے اس پولیٹیکل ورکر کو تین ماہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ اس کا بھی نوٹس لیں یہ بڑی زیادتی ہے۔ کیا حکومت کے خلاف بات کرنے والے کو نظر بند کیا جاتا ہے؟ آپ اس کی تحقیق کرائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ بطور اپوزیشن یہاں ایک طریقہ رہا ہے کہ اس طرح کے واقعات پر point scoring کی جائے لیکن چونکہ یہ تحریک استحقاق ہے لہٰذا میں اس پر point scoring کی بجائے تحریک استحقاق پر ہی بات کرنا چاہوں گا۔ ویسے تو 70 سال سے پولیس کا قبلہ اس طرح سے درست نہیں ہو سکا اور یہ جو حالیہ واقعہ ہے یہ پنجاب کے عوام کے لئے alarming ہو یا نہ ہو لیکن اس ہاؤس کے لئے انتہائی alarming ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ خواہش ہے کہ۔۔۔

MR SPEAKER: Order in the House Please.

جی، جناب سمیع اللہ خان! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس واقعہ پر جو ممبران اپنا اظہار کر رہے ہیں وہ صرف اپوزیشن بنچز سے نہ ہوں بلکہ اس واقعہ پر جو بھی کسی کے دل میں جذبات ہیں وہ حکومتی بنچز سے بھی آنے چاہئیں تاکہ یہ اندازہ ہو کہ وزیر قانون کے ساتھ ساتھ جو ممبران اسمبلی ہیں وہ اس issue پر یکسو بھی ہیں اور متحد بھی ہیں۔

جناب سپیکر! جیسے میں نے کہا ہے کہ میں کوئی سیاسی بات کرنے کی بجائے اس تحریک استحقاق پر بات کروں گا اور جب سیاسی debate آئے گی تو اس پر سیاسی بات بھی کریں گے۔ آپ نے یہاں پر ماضی کا ایک واقعہ بھی سنایا ہے تو میری یہ رائے ہے کہ یہ واقعہ کسی مزید کارروائی کا متقاضی بعد میں ہو گا لیکن جب تک یہ ہاؤس چل رہا ہے اس دوران پنجاب کے آئی جی کو یہاں اسمبلی میں موجود ہونا چاہئے۔ وہ یہاں آ کر بیٹھے پھر آپ کے چیمبر میں جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپوزیشن سے کسی ممبر کو شامل کر لیں لیکن یہ آج ہاؤس ملتوی ہونے سے پہلے پہلے آئی جی صاحب کو پنجاب اسمبلی میں حاضر ہونا چاہئے تاکہ پنجاب اسمبلی کا جو تاثر بن رہا ہے پہلے تو ایم پی ایز کی تحاریک استحقاق آتی تھیں اور ہر دور میں آتی ہیں لیکن یہ واقعہ تو جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ پیش آیا ہے۔

جناب سپیکر! اگر جناب ڈپٹی سپیکر محفوظ نہیں ہے تو پھر پنجاب کا اعلیٰ سے اعلیٰ عہدیدار اور چیف ایگزیکٹو بھی اس پولیس گردی سے محفوظ نہیں ہو گا۔ بہت شکریہ۔ بہت مہربانی

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں نے ابھی جب یہ تحریک استحقاق دیکھی ہے، میں خود اس کرسی پر بطور ڈپٹی سپیکر بیٹھتا رہا ہوں۔ یہاں پر Breach of privilege کی بہت تحاریک آتی ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں اس وقت آپ کا جو تجربہ ہے، آپ اور رانا محمد اقبال خان most senior موجود ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے ہوتے ہوئے اس ہاؤس کا اس طرح Breach of privilege اور وہ بھی جناب ڈپٹی سپیکر کا، میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا بلکہ جناب سمیع اللہ خان نے جو بات کی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں کہ آج اپوزیشن اور حکومت کی تقسیم نہیں ہے بلکہ یہ بات اس اسمبلی اور اس مقدس ایوان کے تقدس کی ہے۔ اس پر کوئی حکومتی کمیٹی نہیں بنی چاہئے بلکہ یہ کمیٹی آپ کی سربراہی میں بنی چاہئے اور آپ کے چیمبر میں آپ کے پاس بیٹھ کر اس پر فیصلہ ہونا چاہئے اور اس وقت تک یہ ہاؤس چلے گا، کوئی اور بات ہو گی اور نہ ہی کوئی بزنس ہو گا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے اور آپ کے توسط سے حکومت سے درخواست ہے کہ اس پر آپ فوری طور پر آئی جی اور حکومت کے باقی عہدیداران کو call کریں اور اس پر آج ہی فیصلہ کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے بڑا categorically گورنمنٹ کی طرف سے اس بات کو assure کرایا ہے کہ آپ کا جو فیصلہ ہو گا وہ قابل قبول ہو گا۔ آپ ابھی فیصلہ کریں گے تب بھی اس پر عملدرآمد ہو گا، آپ انکوائری کے بعد فیصلہ کریں گے تب بھی اس پر عملدرآمد ہو گا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: وزیر قانون کس چیز کی انکوائری کرانا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: ذرا ایک سیکنڈ بیٹھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انکوائری سے قطعی طور پر یہ مراد نہیں کہ حقائق کیا ہیں۔ حقیقت سب کے سامنے ہے، ایک واقعہ ہوا اس سے کسی کو انکار نہیں ہے لیکن آپ نے responsibility fix کرنی ہے اور آپ حقائق جاننے کے بعد ہی responsibility fix کریں گے اس لئے بار بار انکوائری کی بات ہو رہی ہے۔ خدانخواستہ میں اس معاملے کو کھٹائی میں ڈالنے کی بات نہیں کر رہا، میں تو جناب سے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ جس کی بھی responsibility fix کریں گے ہم اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ کو responsibility fix کرنے

کے لئے جس طرح جناب ڈپٹی سپیکر نے تفصیل بتائی ہے آپ دوسری طرف سے بھی دیکھ لیں اور آپ جو فیصلہ کریں گے اس پر عملدرآمد ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر توانائی (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ Custodian of the House ہیں، ہم اپنے ایم پی ایز اور ہاؤس کی sanctity آپ کے ذمہ دیتے ہیں۔ اگر آج آپ کا بھی Breach of privilege ہوتا ہے تو باقی ایم پی ایز کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ آئی جی صاحب کو ابھی بلایا جائے اور میں وزیر قانون کی بات کو endorse کرتا ہوں۔ یہ فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے اس لئے اسے ابھی نمٹایا جائے کیونکہ اگر Custodian of this House کا Breach of privilege ہوتا ہے تو باقی لوگ کہیں نہیں ٹھہرتے لہٰذا آئی جی صاحب کو ابھی بلایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! یہ واقعی انتہائی افسوسناک واقعہ ہے کہ ہمارے ایک معزز ممبر کے ساتھ اس طرح کا روّیہ اختیار کیا گیا ہے۔ میری اس حوالے سے ایک گزارش ہے کہ جس طریقے سے جذباتی ہو کر بات کی جا رہی ہے کہ فوری طور پر اس پر فیصلہ کیا جائے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیشہ جو کام سوچ سمجھ کر کیا جاتا ہے اسی میں بہتری ہوتی ہے۔ اس میں کسی قسم کا regret یا بدنامی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! آپ خود وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ کر اس بابت سوچ بچار کریں اور پھر کوئی فیصلہ کریں۔ آپ جو فیصلہ کریں گے وہ ایوان کو قبول ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی بات آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ یہ معاملہ حزب اختلاف یا حکومتی نمائندوں کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک چھوٹی سی کہانی اس حوالے سے سُنانا چاہوں گا کہ ایک بہت ہی خوبصورت رئیس زادی کسی جنگل میں رہتی تھی۔ اس نے یہ شرط عائد کر دی کہ میں اس شخص سے شادی کروں گی کہ جو میرے علاوہ دنیا میں کسی اور سے بات چیت نہیں کرے

گا۔ جس دن اس نے کسی اور سے بات چیت کی میں اسی دن اس سے divorce لے لوں گی۔ایک شخص اس کے ساتھ اسی شرط پر شادی کے لئے تیار ہو گیا۔اس نے اس شہزادی کا رشتہ بھجوایا اور اس کی اس کے ساتھ شادی ہو گئی۔وہ جنگل میں رہ رہے تھے۔سردیوں کی ایک رات ان کے محل کا دروازہ کھٹکا۔اس شہزادی کا خاوند اُٹھ کر باہر دیکھنے گیا۔اس نے دیکھا کہ باہر ایک خاتون اور مرد کھڑے ہیں اور وہ اس شخص سے ہاتھ جوڑ کر منت کرنے لگے کہ شدید سردی کی اس رات میں ہم راستہ بُھول گئے ہیں لہٰذا آپ مہربانی کر کے ہمیں ایک رات کی پناہ دے دو اور ہم صبح اُٹھتے ہی چلے جائیں گے۔اس نے کہا کہ بھائی!میں نے اپنی بیوی سے ایک معاہدہ کیا ہوا ہے کہ اگر میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کی، تعلق ثابت ہو گیا اور میں نے آپ کو اپنے گھر میں رکھ لیا تو میری divorce ہو جائے گی لہٰذا میری طرف سے معذرت ہے۔وہ آدمی واپس جا کر اپنے کمرے میں سو گیا۔جب وہ صبح اُٹھا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ جلدی سے پانی گرم کروا کر لاؤ۔اس نے اس ساری صورتحال کو بڑے عجیب ماحول میں دیکھا کہ وہی عورت اور مرد ان کے محل میں موجود تھے۔اس نے اپنی بیوی سے پوچھا کہ یہاں ایک نومولود بچے کے رونے کی آواز آ رہی ہے، یہ لوگ یہاں کیوں موجود ہیں اور تم ان کی اتنی زیادہ خاطر مدارت کیوں کر رہی ہو؟تم نے مجھ سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر تم کسی سے گفتگو کرو گے تو تمہارا اور میرا تعلق ختم ہو جائے گا۔اس کی بیوی نے کہا کہ میں تمہیں پانچ منٹ بعد اس بات کا جواب دوں گی کیونکہ اندر جو خاتون ہے وہ بہت تکلیف میں ہے لہٰذا میں پہلے اسے دیکھ لوں۔چنانچہ کچھ دیر بعد اس کی بیوی واپس آئی اور اس نے اپنے خاوند سے کہا کہ یہ درد مشترکہ تھی اور اس کے لئے اگر مجھے اپنی جان بھی دینی پڑتی تو میں دے دیتی۔

جناب سپیکر!یہ ہمارا درد مشترکہ ہے۔اس ایوان کی عزت درد مشترکہ ہے۔میں اس وقت بڑے سکتہ میں تھا جب ملک جلال دین ڈھکو(مرحوم)اور چودھری اکرم کا ذکر ہو رہا تھا۔

جناب سپیکر!آپ کے منصب کا یہ تقاضا ہے کہ آپ اس ہاؤس کی عزت و وقار کے لئے،اس درد مشترکہ کے لئے کوئی ایسا فیصلہ کریں کہ آنے والے وقت میں کسی کو بھی کسی معزز ممبر کے ساتھ ایسا روّیہ روا رکھنے کی جرأت نہ ہو۔بڑی مہربانی۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(سردار شہاب الدین خان): جناب سپیکر! قابل احترام جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ کل جو واقعہ ہوا ہے وہ واقعی قابل افسوس ہے۔ میری آپ سے، معزز ممبران حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے گزارش ہے کہ آج ہاؤس میں کوئی اور بزنس take up نہ کیا جائے۔ آئی جی پولیس کو آج ہی آپ کے چیمبر میں آکر اس کا جواب دینا چاہئے۔ یہ انتہائی ضروری ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب علی اختر!

جناب علی اختر: جناب سپیکر! آپ اور اس معزز ہاؤس کی طرف سے مجھے چیئرمین مجلس استحقاقات کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔ میں اسی سلسلے میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ پہلے بھی بہت سے معزز ممبران کے ساتھ ہو چکا ہے۔ پولیس اور دوسرے افسران کا ایسا ہی روّیہ بن چکا ہے۔ ایم پی اے کی بات سُننا ایسا سمجھا جاتا ہے جیسا کہ یہ بہت چھوٹا کام ہے۔ دفع کرو، ان پر لعنت بھیجو۔ جب ہم مجلس استحقاقات میں کسی پولیس افسر یا سیکرٹری کو بُلاتے ہیں تو وہ نہیں آتے۔ انہیں چھ چھ مرتبہ کہنا پڑتا ہے کہ استحقاق کمیٹی میں آؤ اور اپنا مؤقف پیش کرو۔ اس کے بعد جب وہ استحقاق کمیٹی میں آتے ہیں تو ان کا روّیہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے بڑے چھوٹے لوگوں میں آکر بیٹھ گئے ہیں۔ یہ ان کا بڑا عجیب سا طریق کار اور روّیہ ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو پورے ہاؤس نے اختیار دے دیا ہے۔ آپ اس بارے میں جو بھی فیصلہ کریں گے ہم اس کو تسلیم کرنے کے پابند ہوں گے۔ ہم سب نے آپ کے ساتھ مل کر چلنا ہے۔ ان کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل بنا دیں کہ ہمیشہ کے لئے اس کا تدارک ہو سکے۔ معزز ممبران ہمیشہ کے لئے ذلیل ہونے سے بچ جائیں۔ ہمارے معزز ممبران دفتروں میں ذلیل ہوتے ہیں اور پھر تنگ آکر تحریک استحقاق دیتے ہیں۔ اس سلسلے کو اب ختم ہونا چاہئے اس لئے میرا خیال ہے کہ سینئر افسران کو یہاں ضرور بُلایا جائے تاکہ ان کو احساس ہو کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور ان کا معزز ممبران کے ساتھ روّیہ کیسا ہے؟ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب تیمور علی لالی): جناب سپیکر! شکریہ ہمارے ڈپٹی سپیکر کے ساتھ میرا فیملی تعلق ہے۔ میں نے ان کے ساتھ student age سے وقت گزارا ہے۔ ان کی اپنی طبیعت نہایت ہی humble ہے اور یہ بہت زیادہ پُرسکون مزاج کے مالک ہیں۔ کل جو واقعہ رونما ہوا ہے یہ پُرزور مذمت کے قابل ہے۔ اگر کسٹوڈین آف دی ہاؤس کے ساتھ یہ روّیہ اختیار کیا جا سکتا ہے تو ہم لوگ تو کسی کھاتے میں نہیں آتے۔ آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون یہاں پر تشریف فرما ہیں لہٰذا اس کا فی الفور نوٹس لیا جائے۔ آپ کو جو مناسب لگتا ہے وہ فیصلہ فرمائیں۔ اگر آپ فوری فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو فوری کر دیں اور اگر آپ انکوائری کے بعد کوئی فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو انکوائری کے بعد کر لیں لیکن اس کا ہر صورت فیصلہ کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب باقی معزز ممبران تشریف رکھیں۔ کافی زیادہ بات ہو گئی ہے۔ اس ہاؤس کے ایک سینئر ممبر سید خاور علی شاہ بات کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں فلور دیتا ہوں۔ جی، سید خاور علی شاہ!

سید خاور علی شاہ: جناب سپیکر! 1988 میں ایک ایسا ہی واقعہ ہوا تھا۔ ہمارے ایک معزز ممبر فیصل آباد سے تشریف لا رہے تھے اور ایک انسپکٹر نے ان کو چیک کیا۔ اس وقت کمیٹیاں نہیں بنی تھیں تو سپیکر صاحب نے اس حوالے سے ایک سپیشل کمیٹی بنائی تھی۔ جس انسپکٹر نے معزز ممبر کی بے عزتی کی تھی کمیٹی نے اس انسپکٹر کو سزا دی تھی۔ قانون کے مطابق سزا دی گئی تھی۔ اسے تین دن قید کی سزا دی گئی تھی لیکن ایک دن بعد ہاؤس ختم ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر! آپ کے پاس بہت زیادہ اختیارات ہیں۔ جناب ڈپٹی سپیکر والا معاملہ کسی کو refer کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ خود ہی اس کا فیصلہ کریں۔ ہماری استحقاق کمیٹی اس افسر کو سزا دے سکتی ہے اور جب تک اسمبلی کا اجلاس چلے گا وہ قید رہے گا اور جب اسمبلی کا اجلاس ختم ہوتا ہے تو اس کی قید ختم ہو جائے گی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی نوکری ختم ہو جائے گی۔

(اس مرحلہ پر متعدد معزز ممبران بات کرنے کے لئے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا۔آپ سب معزز ممبران تشریف رکھیں۔کافی زیادہ بات ہو چکی ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان نے بات کر لی ہے۔یہ گھر کی بات ہے۔ایسا ہی ہے کہ جیسے آپ نے بات کی ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ صرف محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو ایک منٹ بات کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ گھر وچ لڑائی نہ پواؤ۔ آپ کی طرف سے جناب سمیع اللہ خان بات کر چکے ہیں۔ آپ سب تشریف رکھیں۔

وزیر قانون! میرا یہ خیال ہے کہ ساری باتیں ہو چکی ہیں اور پورے ہاؤس کا یہ consensus نظر آرہا ہے کہ ہمیں اس معاملے پر serious action لینا پڑے گا کیونکہ اس میں کسی کی ذات کا مسئلہ نہیں ہے۔جناب ڈپٹی سپیکر کی ذات کا مسئلہ ہے، میری ذات کا مسئلہ ہے، حکومت کی ذات کا مسئلہ ہے، آپ کی ذات کا مسئلہ ہے اور نہ ہی حزب اختلاف کی ذات کا مسئلہ ہے تو ہمارے اس ہاؤس کا تقدس یہ ڈیمانڈ کرتا ہے کہ اس طرح ہاؤس نہیں چل سکتا اور as a Custodian of this House یہ دیکھنا ہے کہ ہم نے اپنی عزت کو کیسے محفوظ رکھنا ہے اور کیسے اپنی عزت کو بحال کرنا ہے لہٰذا میں اپنی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا رہا ہوں اُس کمیٹی میں وزیر قانون، حزب اختلاف سے ملک ندیم کامران اور جناب ڈپٹی سپیکر بحیثیت محرک اس کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ یہ ہاؤس اُس وقت تک چلتا رہے گا لیکن کوئی proceeding نہیں ہو گی جب تک ہم اس issue کا فیصلہ نہیں کر لیتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم اس کمیٹی میں اس issue کی انکوائری بھی ضرور کریں گے لیکن اس پر پورے ہاؤس کا consensus ہو گا۔ میں ہاؤس کو ملتوی کرتا ہوں اور آئی جی صاحب کو ایک گھنٹے کے اندر اندر سپیکر چیمبر میں بلائیں تاکہ ہم اس معاملے پر اپنی کارروائی شروع کریں۔ ہم نماز مغرب کے بعد دوبارہ اجلاس شروع کریں گے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد

جناب سپیکر!شام 7 بج کر 4 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سے پہلے جو کارروائی چل رہی تھی اس حوالے سے ہاؤس کا متفقہ فیصلہ ہوا تھا کہ آئی جی پنجاب نے اسمبلی سیکرٹریٹ آنا تھا لیکن وہ اسلام آباد میں ہیں۔ ہمارے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا کی آئی جی سے بات ہوئی ہے تو اُس نے کہا ہے کہ میں کل انشاء اللہ آجاؤں گا لہٰذا کل 1:30 بجے ہم نے آئی جی کو بلایا ہے۔ ایڈیشنل آئی جی آئے تھے تو سارے واقعات ان کو بھی بتا دیئے گئے ہیں تاکہ وہ ان کو inform کر دیں اور آج کی discussion کے حوالے سے ساری گفتگو اُن کے ساتھ ہوئی ہے۔ جب کل آئی جی آئیں گے تب سارا معاملہ ہم اُن کے ساتھ take up کریں گے۔ جناب عمر تنویر بٹ، ملک ندیم کامران اور جناب خلیل طاہر سندھو کا بھی معاملہ ہے ان سب کے حوالے سے ہم نے ساری باتیں اُن کو بتادی ہیں بلکہ اپوزیشن کے خدشات ملک ندیم کامران نے خود بھی بتائے ہیں لہٰذا کل ہم اکٹھے بیٹھ کر ان سب معاملات کو کسی حتمی نتیجے پر پہنچائیں گے۔

اب یہی فیصلہ ہوا ہے کہ کل اجلاس تین بجے ہو گا اور یہ اجلاس روزانہ ہوا کرے گا۔ جب تک اس بات کا فیصلہ نہیں ہو جاتا تب تک کسی قسم کا کوئی دوسرا بزنس take up نہیں ہو گا۔ کل 1:30 بجے ہماری انکوائری میٹنگ ہو گی اور وہاں جو بھی واقعات سامنے آئیں گے وہ ہاؤس کے سامنے رکھے جائیں گے پھر اُس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اِن سوالات کا کیا کریں گے؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ سوالات pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ already pending ہیں۔ اب اجلاس بروز منگل مورخہ 28۔جنوری 2020 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،28۔جنوری2020

(یوم الثلاثہ،2۔جمادی الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ 4

189

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28۔ جنوری 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

مسودہ قانون

The Pakistan Penal Code (Punjab Amendment) Bill 2020

Sheikh Alla-Ud-Din:	to move that leave be granted to introduce the Pakistan Penal Code (Punjab Amendment) Bill 2020.
Sheikh Alla-Ud-Din:	to introduce the Pakistan Penal Code (Punjab Amendment) Bill 2020.

190

حصہ دوئم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 31۔ دسمبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

2۔ محترمہ سبین گل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں لہٰذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19۔الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25۔الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔

3۔ جناب محمد ایوب خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ دیگر صوبوں کی طرز پر صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کو اپنی مدت ملازمت مکمل ہونے کے بعد گروپ انشورنس کی رقم مع منافع ادا کرنے کے لئے فی الفور قانون سازی کی جائے اور قواعد وضوابط مرتب کئے جائیں۔

191

4- چودھری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔

موجودہ قراردادیں

1- محترمہ آسیہ امجد: اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں آج بھی دُنیا بھر میں مسترد شدہ Road Studs یا Cat's Eyes سپیڈ بریکرز کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں جو نہ صرف گاڑیوں کے ٹائرز کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ حادثات کا موجب بھی ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سڑکوں سے ان Road Studs یا Cat's Eyes کو فوری طور پر ہٹایا جائے اور گاڑیوں کی رفتار کو کم رکھنے کے لئے بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق منظور شدہ سپیڈ بریکرز کا استعمال کیا جائے۔

2- چودھری افتخار حسین چھچھر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مانیٹرنگ کے لئے تعینات MEA's کی جانب سے خواتین اساتذہ کو ہراساں کرنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جاتی ہے لہٰذا ان MEA's کے کنٹریکٹ پورے ہونے پر ان کو مزید کنٹریکٹ نہ دیا جائے۔ اساتذہ کو MEA's سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ انتھک محنت سے اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔

3- محترمہ عائشہ اقبال: اس ایوان کی رائے ہے کہ لاہور کے حلقہ پی پی-160 اور این اے-128 کے علاقہ کینال ویو میں ایک بھی سرکاری سکول نہیں ہے لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں فی الفور سرکاری سکول تعمیر کیا جائے۔

4- جناب محمد فیصل خان نیازی: اس ایوان کی رائے ہے کہ سرکاری میڈیکل کالجز میں داخلہ کی سیٹیں بڑھائی جائیں اور Evening Shift کا بھی اہتمام کیا جائے۔

193

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

منگل، 28- جنوری 2020

(یوم الثلاثہ، 2- جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِo

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ
كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ
مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾
فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ
كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾

سورة الواقِعَة آيات 77 تا 87

کہ یہ بڑے رُتبے کا قرآن ہے(77) (جو) کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا ہے) (78) اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں(79) پروردگار عالم کی طرف سے اُتارا گیا ہے(80) کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو؟(81) اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ (اُسے) جھٹلاتے ہو(82) بھلا جب رُوح گلے میں آ پہنچتی ہے(83) اور تم اس وقت (کی حالت کو) دیکھا کرتے ہو(84) اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے(85) پس اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو(86) تو اگر سچے ہو تو رُوح کو پھیر کیوں نہیں لیتے(87) وماعلینا الا البلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اک میں ہی نہیں ان پر قربان زمانہ ہے
جو رب دو عالم کا محبوب یگانہ ہے
کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے
زہرہؓ کا جو بابا ہے حسنینؓ کا نانا ہے
آؤ در زہرہؓ پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے
عزت سے نہ مر جائیں کیوں نام محمدؐ پر
یوں بھی کسی دن ہم نے دنیا سے تو جانا ہے

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ پولیس کا ناروا سلوک

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کل جو واقعات ہوئے ہیں اور ہمارے جناب ڈپٹی سپیکر کے ساتھ جو ناروا سلوک ہوا، ان کی تحریک استحقاق ہاؤس میں take up ہوئی اور اس پر پھر discussion ہوئی۔ اس کے بعد پھر اور واقعات کے حوالے سے بھی نشاندہی ہوئی اپوزیشن کی طرف سے ملک ندیم کامران اور دوستوں نے بھی کی، جناب خلیل طاہر سندھو نے کی، جناب محمد توفیق بٹ نے کی، راولپنڈی سے جناب عمر تنویر ہیں، سید علی حیدر گیلانی نے کی اور چیئرمین تحریک استحقاق کمیٹی جناب اختر علی بھی یہاں موجود ہیں تو ہم نے سارے واقعات کو مد نظر رکھا۔ جیسا کہ پورے ہاؤس کی ایک مشترکہ effort تھی چونکہ جب اس طرح کی چیزیں ہوتی ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اس ہاؤس کی عزت مطلوب ہے۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

جس ہاؤس میں ہم بیٹھے ہیں یہ پاکستان کا سب سے بڑا ہاؤس ہے اور سب سے بڑی آبادی کو represent کرتا ہے تو سب سے زیادہ ذمہ داری بھی پھر اس ہاؤس اور اس کے ممبران پر عائد ہوتی ہے۔ اگر یہ خالی بلڈنگ ہے تو بلڈنگ کا کچھ نہیں ہوتا، یہ تو ہمارا ایک ادارہ ہے یعنی Institution ہے اور اس Institution کی عزت اور وقار میں اضافے کے لئے جو بھی اپنا حصہ ڈالتے ہیں تو تاریخ میں نام بھی انہی کا باقی رہتا ہے۔ یہ کوئی پہلا موقع نہیں تھا اور پہلے بھی اس طرح کے واقعات ہوئے۔ ایک واقعہ 1991 میں ہوا جب جناب غلام حیدر وائیں وزیر اعلیٰ تھے تو اس وقت بڑا سخت ایکشن لیا گیا۔ اس کے بعد پھر جب میں اپوزیشن لیڈر تھا تو اس وقت preside میاں منظور احمد موہل کر رہے تھے اور پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اس وقت بھی بڑا سخت ایکشن لیا گیا تو چنانچہ سارے ہاؤس کی جو متفقہ senses تھی جو میں نے لی اور جو سب نے رائے دی وہ یہی تھی کہ اس پر کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ اپوزیشن، گورنمنٹ اور جو ممبران ہیں ہمیں بحیثیت ممبر اس ہاؤس کا تقدس عزیز ہے تو اس میں کوئی اپوزیشن اور گورنمنٹ والی بات نہیں ہے۔ ہمارا اپنے وقار کا مسئلہ ہے اس ہاؤس کی عزت کا مسئلہ ہے جو کہ legislation کرتا ہے اور جس کے اثرات سارے

پنجاب پر ہوتے ہیں اس سے پھر بہتری آتی ہے تو اگر وہیں سے غلط message جائے گا تو یہ بدنامی صرف ہاؤس کی نہیں ہے اس حکومت کی بھی ہے اور ہم سب کی ہے تو چنانچہ پھر یہ فیصلہ کیا کہ آئی جی پنجاب کو یہاں بلایا جائے تو ہم نے ہاؤس ملتوی کیا۔ آئی جی صاحب اس وقت کوئی پروموشن کمیٹی کے حوالے سے اسلام آباد میں تھے تو پھر سارے ہاؤس نے فیصلہ کیا کہ چلیں کل پر رکھ لیتے ہیں تو آج پھر وزیر قانون اور ہم سارے بیٹھے اس میں ملک ندیم کامران بھی تھے۔ ہماری میٹنگ ہوئی اور ہم نے آئی جی صاحب کو یہاں اپنے کمرے میں بلایا وہ تشریف لائے تو ہم نے اس سے ساری باتیں کھل کر کیں۔ اس میں سب سے پہلا issue جناب ڈپٹی سپیکر کا تھا وہ کھل کر discuss کیا گیا۔ آئی جی صاحب نے کہا کہ اس پر میں نہیں بلکہ آپ فیصلہ کر دیں اور جو آپ فیصلہ کریں گے میں اسی طرح implement کر دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں نے جناب ڈپٹی سپیکر سے پوچھا کہ آپ مطمئن ہیں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے تو میں نے پھر وزیر قانون کو کہا کہ یہ بڑی اچھی بات ہو گئی ہے اب آپ اس میں ہماری help کریں۔ جب جناب ڈپٹی سپیکر ایوان وزیر اعلیٰ گئے تھے جن لوگوں نے زیادتی کی ہے تو ظاہر ہے وہ اس ویڈیو میں ہوں گے تو آپ ہمیں ذرا identify کر دیں باقی پھر فیصلہ ہم بیٹھ کر لیں گے تو اس پر پھر جناب ڈپٹی سپیکر نے کہا کہ ٹھیک ہے اور مجھے قابل قبول ہے۔ اس کے بعد پھر ہم نے one by one باقی issues پر discussion کی جس میں یہاں پر جو میرے پاس تھے کرسچئن کمیونٹی کا جناب خلیل طاہر سندھو نے issue اُٹھایا تھا، اس کے بعد گوجرانوالہ سے جناب محمد توفیق بٹ ہیں، میرے خیال میں وہ اس وقت ہاؤس میں بیٹھے ہوئے ہیں تو اس issue کو بھی ہم نے take up کیا، پھر راولپنڈی سے جناب عمر تنویر ہیں اِن issue کو بھی ہم نے take up کیا، پھر سید علی حیدر گیلانی کے issue کو بھی پوری detail کے ساتھ take up کیا اور پھر میں نے آئی جی کو کہا کہ دیکھیں بات سنیں ہماری استحقاق کمیٹی کے چیئرمین جناب علی اختر ہیں اور اگر وہ سید علی حیدر گیلانی کے کیس میں کسی کو بلاتے ہیں تو ایس پی کا یہ روّیہ نہایت قابل افسوس ہے جو انہوں نے باتیں کی ہیں۔ یہ جو اب تک نیچے message گیا ہے وہ یہ گیا ہے کہ شاید ممبران اسمبلی کوئی بڑی فضول سی چیز ہیں اور ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے یہ عزت دار لوگ نہیں ہیں۔ اس message کو ہم نے undo کرنا ہے چونکہ

یہ ہمارے ساتھ ہوا ہے تو ہم اس کو اس طرح نہیں چلنے دیں گے ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہمارے ممبران کی عزت، وقار اور احترام ہے۔

میں نے آئی جی صاحب سے کہا کہ اب آپ چونکہ نئے آئے ہیں، آپ کو آئے ہوئے ایک ماہ ہوا ہے یہ آپ کا کام ہے کہ آپ نے اس کا نیچے تک کیا message دینا ہے لیکن ہاؤس نے بھی اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ آپ کا message جب نیچے جائے گا تو بہت ساری چیزیں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی اور اس پر جو ہمارے سٹینڈنگ کمیٹی استحقاقات کے چیئرمین جناب علی اختر ہیں ان کو میں نے کہا کہ اب آپ نے کمیٹی میں کسی کا کوئی لحاظ نہیں کرنا۔

اس کے علاوہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا سے بات ہوئی کہ اگر کوئی بھی استحقاق کمیٹی میں نہیں آتا یا کوئی بدتمیزی کرتا ہے تو چیئرمین صاحب آپ ہمیں فوراً اس کی اطلاع کریں کیونکہ بے شمار چیزیں آپ ٹھیک کر سکتے ہیں۔ استحقاقات کمیٹی کا مقصد ہی یہ ہے اور اگر ہماری استحقاقات کمیٹی کی عزت نہیں ہے تو پھر اور کیا ذریعہ ہے۔ اس کو ہم نے اور زیادہ strengthen کرنا ہے آپ ذرا تگڑے ہو جائیں انشاءاللہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ویسے ہم نے ساری سٹینڈنگ کمیٹیز کو strengthen کرنا ہے اس پر بھی بات ہو چکی تھی اُس میں ہماری تھوڑی سستی ہے اُس کو بھی ہم ٹھیک کرتے ہیں۔ جہاں تک باقی جو چیزیں ہیں ان ساری چیزوں کے حوالے سے دو دن بعد وہ وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا سے معلومات ملیں گی اُس میں کیونکہ جناب خلیل طاہر سندھو کے issue پر شاید ہوم ڈیپارٹمنٹ کی بھی ضرورت پڑے گی تو وہ بھی ہم انشاءاللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔

اب میں request کروں گا کہ ملک ندیم کامران بات کر لیں اور اس کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر بات کر لیں گے پھر اُس کے بعد ہم ہاؤس کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یقیناً یہ ایک بہت اہم issue تھا جو first time میں نے دیکھا اور یہ اس سے پہلے بھی ہوتا رہا ہے لیکن جب سے یہ ہاؤس بنا ہے اُس میں یہ سب سے serious معاملہ تھا جس میں ہمارے جناب ڈپٹی سپیکر لیکن میں ان کو ڈپٹی سپیکر تو نہیں کہوں گا بلکہ ہمارے colleague ہیں جن کے لئے تمام ہاؤس نے stand لیا اس میں اپوزیشن اور حکومتی بنچز

نے مل کر جو واقعہ ہوا اُس کو کسی لحاظ سے بھی بہتر نہیں سمجھا اور اُس پر stand لیا اور اُس کے بعد اس پر ہاؤس سے جو sense بنی اُس کے مطابق آپ نے ہاؤس میں وعدہ کیا اور اُس پر ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں مجھے بھی شامل کیا گیا، اسی سلسلے میں اُس کمیٹی کی آج ایک میٹنگ ہوئی جو یقیناً اچھی میٹنگ ہوئی اور اُس میں جو باتیں ہوئیں وہ باتیں آپ نے ہاؤس میں بتا دی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھوں گا کہ وہاں پر جو بھی معاملات طے ہوئے ہیں اور جو بھی معاملات آگے آنے والے ہیں جب تک اس کی implementation نہیں ہوتی تو شاید ان فیصلوں کا فائدہ نہیں ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں وہاں پر جو بات آپ کی سربراہی میں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بڑی امید ہے پوری اپوزیشن کی طرف سے آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو فیصلہ کیا ہے وہاں پر بھی آپ نے سن لیا ہو گا میں نے یہی بات کی تھی کہ جو سپیکر صاحب بات کریں گے جو decision لیں گے ہم دونوں sides اُس کی implementation کے لئے امید بھی رکھیں گے اور اُس کو ensure بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! آپ نے تفصیلاً بتا دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو چار اور issues raise ہوئے تھے جس میں جناب خلیل طاہر سندھو والا معاملہ تھا Christian Community کا، سید علی حیدر گیلانی کا معاملہ تھا، جناب محمد توفیق بٹ کا معاملہ تھا اور جو جناب عمر تنویر پی ٹی آئی کے راولپنڈی سے ایم پی اے ہیں کا معاملہ تھا اور اُس سے بڑھ کر ہمارے چودھری اختر نے جو باتیں کل بتائیں وہ یقیناً ہم سب نے سنی اور اُس پر آج آپ نے ہاؤس میں اُس کمیٹی کو strengthen کرنے اور اچھے decision لینے کا کہا ہے تو ہم سب ان کو بھی یقین دلاتے ہیں کہ یہ جو استحقاقات کمیٹی ہے وہ ہم سب کی محافظ ہے تو اس لحاظ سے یقیناً جتنے strongly چیئرمین صاحب behave کریں گے اُتنا ہی سب معزز ممبران کو فائدہ ہو گا اور اس ہاؤس کی عزت میں اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کی اجازت سے وہاں پر ایک اور بات بھی کی تھی آپ نے میری موجودگی میں آئی جی کو بتایا کہ جو ایم پی ایز حضرات ہیں وہ 22 گریڈ سے تعلق رکھتے ہیں اور 22 گریڈ کا جو شخص ہے اُس کو معمولی نہ لیا جائے اور وہ elected آدمی ہیں چار چار، پانچ پانچ لاکھ لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے تو اُس 22 گریڈ کے شخص کو easy نہ لیا جائے اور پھر میں نے وہاں پر یہ بات add کی اور آئی جی کو یہ بتایا کہ یہاں پر یہ ہو رہا ہے کہ حکومتی

بنچز ہو یا اپوزیشن والے ہوں اگر وہ جائز بات کرتے ہیں تو اُس جائز کام کو ہونا چاہئے اور اگر غلط کام ہے تو اُس کو ہم support کریں گے اور نہ ہی اُس کو press کریں گے لیکن جائز کام بھی اگر نہ سنا جائے اور نہ بات کی جائے تو یہ قابل قبول نہیں ہے۔ میں نے یہ بھی add کیا کہ اکثر ہم میں سے ممبران خاص طور پر میرا حکومتی بنچز سے اتنا اس بات کا اتفاق نہیں ہے یہ بات میرے تک نہیں پہنچی لیکن اپوزیشن کے ہمارے جو ساتھی ہیں اُن کی طرف سے یہ بات آتی ہے کہ ہم فون کرتے ہیں لیکن آج تک بہت کم کوئی officers ہوں گے جنہوں نے call back کیا ہو تو اخلاقیات بھی اس کی اجازت نہیں دیتا اور قانون بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔

جناب سپیکر! آپ اس کو ہر صورت میں implement کروائیں میں نے یہ بات آئی جی سے کی ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ بات ایسے نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ ground reality is different جو آپ بات کر رہے ہیں وہ کچھ اور کر رہے ہیں لیکن اصل میں ground reality کچھ اور ہے تو آپ اس کو ensure کریں کہ ممبران کی طرف سے کال آئے تو جو آپ کے پاس اُس کا نمبر نوٹ ہو اُس ممبر کو call back کریں۔ اپوزیشن کوئی باہر سے نہیں آئی ہوئی کہ اُن کو اُس کا جواب نہ دیا جائے اُن کو call back نہ کیا جائے تو جب آپ نے اُن سے بات کی تو آپ نے یہ ہمیں ensure کروایا کہ آئندہ یہ بات نہیں ہو گی۔ آپ نے اور جناب محمد بشارت راجا نے یہ ہمیں ensure کروایا کہ آئندہ جو بھی ایم پی اے حضرات یا ایم این اے حضرات ہوں گے وہ جب بات کریں گے یا convey کریں گے تو یقیناً اُن کو call back ہو گی اور بات کرنے سے اور ملاقات ہونے سے بہت سے issues resolve ہو جاتے ہیں تو آپ نے جو step اُٹھایا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں یہ تاریخی step ہے لیکن اس کو تاریخی ہم تب مانیں گے جب یہ implement ہو جائے گا اور مجھے بڑا یقین ہے کہ انشاءاللہ جیسے آپ نے آگے بہت سے issues جو pending چلے آ رہے تھے اُن کو take up کیا اور پورے ہاؤس نے مل کر اُس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا انشاءاللہ اس issue کو بھی پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا۔

جناب سپیکر! میں پھر سردار صاحب سے یہ کہوں گا کہ یقیناً اُنہوں نے اس issue کو raise کر کے نہ صرف اپنی بات کی بلکہ ہم سب کی بات کی تو ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ معاملہ raise کیا اور ہم سب مل کر ایک دوسرے کی عزت کے ساتھ چلیں گے اور ایک دوسرے کی عزت کے بھائی وال بنیں گے اور کوشش کریں گے کہ آئندہ کوئی آفیسر ایسی جرأت نہ کرے جو اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کرے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار دوست محمد مزاری!

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار دوست محمد مزاری): جناب سپیکر! میں آج اس ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں میرے دوست جو میرے right side پر بیٹھے ہوئے ہیں، میرے left side پر بیٹھے ہوئے ہیں میرے colleagues ہیں کیونکہ پہلے ہم سب ایم پی ایز بنتے ہیں اُس کے بعد ہمیں portfolios ملتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج پارلیمنٹ سپریم ہے اور پارلیمنٹ نے آج یہ کر کے دکھادیا ہے جو کل ممبران نے کیا ہے میں سب ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر! آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنی جس میں ملک ندیم کامران بھی تھے، جناب محمد بشارت راجا بھی تھے آئی جی یہاں آئے انہوں نے یہ بات کی جو بھی لوگ چاہے چھوٹے سے چھوٹا آفیسر ہے یا بڑے سے بڑا آفیسر ہے If he is responsible he should be penalized اس بات پر کوئی compromise نہیں ہے۔ یہ صرف میری respect نہیں ہے یہ تمام ایم پی اے صاحبان کی respect ہے میں تو آج صرف ایک ذریعہ بنا ہوں کل کو آئندہ کوئی اس پارلیمنٹ کی supremacy کو challenge کرنے کی کوشش نہیں کرے گا انشاءاللہ۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے بہت زیادہ calls آئیں میں نے صرف ایک ہی بات کی میں نے کہا کہ جو فیصلہ چودھری صاحب کریں گے کیونکہ وہ Custodian of the house ہیں اور تمام parliamentarians نے اُن کو mandate دیا ہے ایک کمیٹی بنانے کا کہا ہے جو وہ فیصلہ کریں گے ہمیں قابل قبول ہے اور جو لوگ اس حرکت میں شامل ہیں

چاہے جتنے سے جتنا بڑا ہو اور چاہے جتنے سے جتنا چھوٹا ہو اس بارے میں آج ایک precedent set کر دیں انشاءاللہ آئندہ ایسے کوئی واقعات نہیں ہوں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ۔ میں جناب محمد بشارت راجا کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کل بھی on the floor of the House جس طرح ہاؤس کا consensus تھا پھر جناب محمد بشارت راجا بالکل اُسی چیز کو لے کر آگے بڑھے۔ جناب محمد بشارت راجا کا ہمیشہ positive role رہا ہے اور اس معاملے کو حتمی نتیجے تک پہنچانے کے لئے کل اور آج ان کا جو role تھا اس پر میں اپنی طرف سے، ہاؤس کی طرف سے اور سب کی طرف سے نہ صرف شکریہ ادا کرتا ہوں بلکہ انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ماشاءاللہ سارا amicably اچھا ہو گیا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب ایک رپورٹ lay ہونی ہے۔ جی، وزیر قانون!

تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ

میں تحریک التوائے کار نمبر 769 بابت سال 2019 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی عبوری رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ سکولز ایجوکیشن کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب عطاء الرحمٰن کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر کل والے سوالات کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: انہیں pending کیا گیا تھا اب وہ اسی اجلاس میں آ جائیں گے لیکن آج سکولز ایجوکیشن کے سوالات ہیں۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! سوال نمبر 1650 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال میں پرائمری سکولوں کی تعداد

اوران میں خاکروب کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1650: **جناب عطاالرحمٰن:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خانیوال میں پرائمری سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) خانیوال میں مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) خانیوال کے پرائمری سکولوں میں کتنے خاکروب تعینات ہیں، کتنی سیٹیں منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں کتنے پرائمری سکولوں میں خاکروب کی سیٹیں منظور شدہ نہ ہیں؟

(د) درجہ چہارم مالی، خاکروب وغیرہ کی اسامیاں رقبہ کو مدنظر رکھ کر منظور کی جاتی ہیں یا طالب علموں کی تعداد کے مطابق اس کا معیار بتائیں؟

(ہ) حلقہ پی پی۔209 اور 210 خانیوال میں کتنے سکول ایسے ہیں جن کا رقبہ 4/3 ایکڑ ہے اور وہاں پر صفائی کے لئے خاکروب کتنے تعینات ہیں، تفصیل سکولز وار بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) ضلع خانیوال میں 653 پرائمری سکولز ہیں۔

(ب) ضلع خانیوال میں مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 591 ہے۔

(ج) ضلع خانیوال کے سات پرائمری سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور وہاں خاکروب تعینات ہیں جبکہ 646 پرائمری سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں منظور شدہ نہ ہیں۔

(د) درجہ چہارم کی اسامیاں طالب علموں کی تعداد کے مطابق رکھی جاتی ہیں۔

(ہ) حلقہ پی پی۔209 اور 210 خانیوال میں 68 سکول ایسے ہیں جن کا رقبہ 3/4 ایکڑ ہے اور ان میں سے 13 سکولوں میں خاکروب ہیں۔ 55 سکولز ایسے ہیں جن میں خاکروب تعینات نہ ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! انہوں نے لکھا ہے کہ ضلع خانیوال کے سات پرائمری سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں منظور شدہ ہیں اور وہاں خاکروب تعینات ہیں جبکہ 646 پرائمری سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں منظور شدہ نہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان 646 سکولوں میں خاکروب کا کام کون کرتا ہے؟

MR SPEAKER: Please order in the House.

جی، اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! صفائی نصف ایمان ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان 646 سکولوں میں خاکروب کی اسامیاں نہیں ہیں وہاں ان سکولوں میں یہ کام اساتذہ سرانجام دے رہے ہیں یا طلباء؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ ان سکولوں میں خاکروب کا کام خاکروب ہی کرتے ہیں۔ سکول کا ایک NSB فنڈ ہوتا ہے اس کے ذریعے عارضی طور پر خاکروب رکھا جاتا ہے اور وہی سکول کی صفائی کرتے ہیں۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! وہاں پر کوئی خاکروب ہے اور نہ ہی ان کے پاس ایسے فنڈز ہیں کہ وہ دس ہزار دے کر صفائی کروا سکیں۔

جناب سپیکر! آپ سے استدعا ہے کہ آپ انہیں direction دیں کہ یہ اسامیاں جلدی fill کی جائیں تاکہ بچے صفائی نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! تقریباً ہر سکول کا NSB فنڈ ہوتا ہے۔ اس فنڈ سے عارضی طور پر خاکروب رکھے جاتے ہیں اور سکولوں کی صفائی کروائی جاتی ہے۔ ان سکولوں میں مستقل خاکروب نہیں ہیں لیکن عارضی طور پر رکھے جاتے ہیں اور صفائی خاکروب ہی کر رہے ہیں۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کہتے ہیں تو میں مان لیتا ہوں لیکن بے شمار ایسے سکول ہیں جن میں ایسا نہیں ہوتا اور بچے ہی صفائی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جو سکول تین تین، چار چار ایکڑ رقبے پر محیط ہیں وہاں بھی خاکروب تعینات نہیں ہیں۔ سکولوں کے لئے تین سے چار ایکڑ بہت زیادہ رقبہ ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ وہاں فوری طور پر خاکروب اور چوکیدار بھرتی کئے جائیں اور اس کے لئے کوئی time frame دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ اگلے بجٹ میں ان اسامیوں کو fill کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1778 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1961 محترمہ شازیہ عابد کا ہے لیکن انہوں نے اپنا سوال pending کرنے کے لئے کہا ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر 2128 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔
اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 2222 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پیف میں ملازمین کی تعداد، ماہانہ تنخواہ سے متعلقہ تفصیلات

*2222: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیف میں ٹوٹل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) پیف ملازمین کی ماہانہ تنخواہ کتنی ہے؟

(ج) کیا اس کے ملازمین کی job descriptions کی تفصیل مل سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) پیف ملازمین کی تعداد:

سیریل نمبر	کیٹیگری	تعداد
1-	فیلڈ سٹاف	197
2-	ایڈمنسٹریٹو سٹاف	282
	ٹوٹل	479

(ب) پیف ملازمین کی ماہانہ تنخواہ کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

سیریل نمبر	کیٹیگری	تنخواہ
1	مینجنگ ڈائریکٹر	732,000
2	ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر	575,000
3	ڈائریکٹر	314,000
4	ایڈیشنل ڈائریکٹر	230,000
5	ڈپٹی ڈائریکٹر	157,000
6	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	105,000
7	آفیسر	75,000
8	ایگزیکٹو اسسٹنٹ	53,000

9	آفس اسسٹنٹ	32,000
10	آفس بوائے	32,000
11	ڈرائیور	32,000
12	ماسٹر ٹرینر	90,000
13	مانیٹرنگ اینڈ ایویلوایشن آفیسر	35,000

(ج) پیف ملازمین کی Job description کی تفصیل Annex -A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! پیف کے ملازمین کی تنخواہوں کا بتایا گیا ہے کہ مینجنگ ڈائریکٹر کی تنخواہ -/7,32,000 روپے ہے، اسے نوٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ فیلڈ سٹاف کی تعداد 197 ہے اور ایڈمنسٹریشن سٹاف کی تعداد 282 ہے۔ اگر ایک بچے پر ساڑھے سات روپیہ لگ رہا ہے تو مینجنگ ڈائریکٹر کو -/7,32,000 روپے تنخواہ کیوں دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! مینجنگ ڈائریکٹر کی تنخواہ کے بارے میں باقاعدہ ان کے بورڈ نے فیصلہ کرنا ہوتا ہے، مینجنگ ڈائریکٹر نے پورا صوبہ دیکھنا ہوتا ہے جبکہ سٹاف نے چند بچوں کی تعلیم پر focus کرنا ہوتا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! ایڈمنسٹریشن سٹاف الگ ہے اور ٹیچر کی تنخواہ الگ چیز ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! محترمہ اس حوالے سے fresh question لے آئیں تو پھر اس پر بات کر لیں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2347 محترمہ منیرا یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چکوال: گورنمنٹ پرائمری سکول فار بوائز کوٹلی چو آسیدن شاہ کی دیوار کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2360: **محترمہ مہوش سلطانہ:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول فار بوائز کوٹلی چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کی دیوار بارشوں کی وجہ سے گر گئی ہے حکومت اس کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اس کی لمبائی کتنی ہے اور کتنی height پر یہ سکول واقع ہے؟

(ج) گزشتہ چھ ماہ سے یہ سکول بچوں کے لئے life threating بنا ہوا ہے محکمہ نے اس حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول فار بوائز کوٹلی چو آسیدن شاہ ضلع چکوال کی دیوار بارشوں کی وجہ سے گر گئی تھی۔ اس کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

(ب) اس کی لمبائی 35 فٹ ہے۔ سکول کی اونچائی مقامی جگہ سے پچاس فٹ ہے۔ زیر تعمیر دیوار کی اونچائی بیس فٹ ہے۔ بیس فیصد تعمیر کا کام ہو چکا ہے۔ باقی کام اگلے دس دن میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام شروع نہیں ہو سکا۔ پرانی بلڈنگ dangerous تھی جس کی دیوار گر گئی تھی۔ سکول نئی بلڈنگ میں فنکشنل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! جیسے انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ وہاں کام شروع کر دیا گیا ہے most like اگلے دس دنوں میں کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے صرف یہ assurity چاہتی ہوں کہ وہاں پر جو کام ہو رہا ہے اس کی کوالٹی پر focus کر لیں چونکہ وہاں اینٹ سے نہیں بلکہ پتھر سے کام ہوتا ہے اس لئے زیادہ دھیان سے کام کرنا پڑتا ہے۔ میں نے جا کر وہ دیوار دیکھی بھی ہے مجھے کوالٹی پر تھوڑا سا concern ہے لہٰذا اسے چیک کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کوالٹی کو چیک کروا لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں CEO سے کہہ کر انشاءاللہ کوالٹی چیک کروا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2371 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2372 بھی محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2406 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک خالد محمود بابر کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2413 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: پی پی۔ 251 میں گرلز ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز کی تعداد اور ان میں سے ڈاؤن کردہ سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*2413: **ملک خالد محمود بابر:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور حلقہ پی پی۔ 251 میں کتنے گرلز ہائی سکول اور ہائر سیکنڈری سکول کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس حلقہ میں سال 2014 سے آج تک کتنے گرلز ہائی سکول کو ختم کیا گیا ان کو ڈاؤن گریڈ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ہتھیجی میں گرلز ہائی سکول کو کب بنایا گیا تھا اس میں کتنی طالبات زیر تعلیم تھیں اور اس کو ڈاؤن گریڈ کس وجہ سے کیا گیا؟

(د) کیا حکومت اس ضلع کے تمام ہائی سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے اور ہتھیجی میں گرلز ہائی سکول بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) پی پی-251 بہاولپور میں ایک گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک لوہاراں اور ایک گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول مبارک پور ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں سال 2014 سے اب تک کسی سکول کو ڈاؤن گریڈ نہیں کیا گیا۔

(ج) سال 19-2018 کی ADP سکیم کے تحت سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے SNE کی ڈیمانڈ کی درخواست فنانس ڈیپارٹمنٹ کو کی ہے۔ تاہم حکومت پنجاب نے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ہتھیجی کو ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا تھا بلکہ بعداز دوپہر ڈبل شفٹ کلاسز کا اجراء کیا گیا تھا۔ سکول ہذا میں طالبات کی تعداد معیار کے مطابق 80 ضروری ہے جبکہ سکول میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد 60 تھی جو کہ کلاس نہم و دہم میں پوری نہ ہو سکی۔ موجودہ ادارہ کو ڈاؤن گریڈ نہیں کیا گیا۔ یہ پروگرام سکول ہذا میں تقریباً ایک سال چلا تھا پھر بند کر دیا گیا۔ سکول ہذا میں دوبارہ حکومت پنجاب نے انصاف بعد از دوپہر پروگرام کے تحت نہم و دہم کی کلاسز کا اجراء کر دیا ہے اس وقت 61 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(د) سکولز ایجوکیشن پنجاب کی جانب سے ضلع بہاولپور کے لئے ADP سکیم سال 20-2019 کے تحت مسنگ فسیلٹیز کی مد میں 7.605 ملین روپے کے فنڈز ایلوکیٹ کئے گئے ہیں اس رقم کو Guideline for Local Government Educational Officials on block allocation and programme in ADP 2019-20 کے مطابق استعمال میں لایا جارہا ہے۔ ہتھیجی میں گرلز مڈل سکول کو ہائی درجہ دے دیا گیا ہے۔ ADP سکیم 19-2018 کے مطابق ہائی سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ نئی

SNE پوسٹوں کی منظوری کے لئے محکمہ خزانہ کو لیٹر جاری کر دیا گیا ہے۔کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ کلاسز کا اجراء کیا گیا تھا لیکن طلباء کی تعداد 80 نہ ہونے کی وجہ سے اس پروگرام کو بند کر دیا گیا ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری بتانا پسند فرمائیں گے کہ میرے حلقے کی بچیوں اور ان کے والدین کا کیا قصور ہے کہ انہوں نے ایک سال کے لئے سکول بند کر دیا اور جب میں نے مورخہ 2019-03-04 کو ایوان میں تحریک التوائے کار پیش کی تو آپ نے مہربانی فرماتے ہوئے اس پر ایکشن لیا تھا اس کے بعد نئے پاکستان کے وزیر تعلیم جو پنجاب میں تعلیم پر focus کر رہے ہیں نے آپ کے کہنے پر کلاسز کا اجراء کرایا۔ ان کا پروگرام ہے کہ ہم پنجاب کو زیادہ تعلیم مہیا کریں گے لیکن میرے حلقے میں تو انہوں نے ایک سال کے لئے پروگرام ہی بند کر دیا۔ آپ کے ایکشن لینے پر انہوں نے دوپہر کی کلاسیں شروع کروا دیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز(ج) میں یہ جواب بھی دیا ہے کہ ابھی وہاں پر طلباء کی تعداد 61 ہے۔ یہ میرے حلقے کا ہائی سکول ہے وہاں پر ابھی کلاسیں نہیں چل رہیں۔ دوپہر کی کلاسوں میں اساتذہ نہیں آتے اور بچیاں مارے مارے پھر کر واپس چلی جاتی ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری یقین دہانی کرائیں کہ یہ کمیٹی بنا کر موقع پر visit کروائیں چونکہ ابھی یہ کلاسیں جاری نہیں ہیں۔ محکمے نے یہ غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے اس کا جواب آ لینے دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! چونکہ منسٹر صاحب نے اس بارے میں commitment دی ہوئی ہے لہٰذا آپ اسے follow up کریں تا کہ یہ کلاسیں شروع ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ جلد از جلد وہاں پر کلاسیں شروع کروا دیں گے اور اگر کسی نے ہمیں غلط جواب دیا ہے تو اس کے خلاف کارروائی بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! آپ کا اگلا ضمنی سوال کیا ہے؟

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ:

"ADP سکیم 19-2018 کے مطابق ہائی سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔"

جناب سپیکر! محکمہ نے اگست میں ہتھیجی گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دے دیا۔ محکمہ کی نااہلی اور پنجاب کے عوام کے ساتھ دشمنی دیکھیں کہ اس کو اگست میں اپ گریڈ کیا گیا، مجھے اس کا نوٹیفکیشن بھی دیا گیا لیکن ابھی تک اس کی SNE منظور نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! محکمہ نے میرے سوال کا جواب یکم جنوری 2020 کو دیا ہے یعنی آٹھ مہینے گزرنے کے باوجود ابھی تک اس سکول کی SNE منظور نہیں ہوئی۔ پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتا دیں کہ اس سکول میں کب تک کلاسیں شروع ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! اکثر ایسا ہوتا ہے کہ SNE کی منظوری میں زیادہ تاخیر ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات عمارت بن کر خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے لیکن اس کی SNE منظور نہیں ہوتی۔ اس معاملے کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ محکمہ خزانہ سے رابطہ کریں اور اس سکول کی SNE منظور کروائیں تاکہ اس سکول میں کلاسیں شروع ہو سکیں۔ حکومت نے خرچہ کر دیا ہے لیکن اگر سکول میں کلاسیں شروع نہ ہوں تو یہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے وہاں کے عوام کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور حکومت کے پیسے بھی ضائع ہوتے ہیں۔ اس معاملے کو اچھی طرح سے follow کریں۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے جو افسران اس وقت آفیشل گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس کو نوٹ کریں اور ensure کریں کہ اس سکول میں جلد از جلد کلاسیں شروع ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! انشاءاللہ تعالیٰ اس سکول میں جلد کلاسیں شروع کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری کوئی date بتا دیں کہ کب تک اس سکول میں کلاسیں شروع ہو جائیں گی کیونکہ پہلے ہی آٹھ ماہ گزر چکے ہیں تو کب تک SNE کی منظوری ہو جائے گی اور اس سکول میں کلاسیں شروع ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! میں نے پہلے ہی پارلیمانی سیکرٹری کو کہہ دیا ہے کہ اس سکول میں جلد از جلد کلاسیں شروع کروا دیں اور اب اس میں مزید تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری کوئی time frame دے دیں کہ کب تک اس سکول میں کلاسیں شروع ہو جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں کوئی time frame تو نہیں دے رہا لیکن انشاءاللہ تعالیٰ اس سکول میں جلد از جلد کلاسیں شروع کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: محکمہ سکولز ایجوکیشن کے جو افسران اس وقت گیلری میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس کو follow کریں اور جلد از جلد اس سکول میں کلاسیں شروع کروائیں۔

ملک خالد محمود بابر: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے کوئی time frame تو نہیں دیا۔

جناب سپیکر: ملک خالد محمود بابر! آپ فکر نہ کریں وہ time سے پہلے ہی کروا دیں گے۔ اگلا سوال نمبر 2469 نوابزادہ وسیم خان بادوزئی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شمسہ علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2484 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: چک نمبر 53/L5 میں موجود ایلیمنٹری سکول میں پلے گراؤنڈ کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*2484: **محترمہ شمسہ علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 53/L5 تحصیل و ضلع ساہیوال میں موجود ایلیمنٹری سکول میں زیر تعلیم بچیوں کے لئے پلے گراؤنڈ نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں ہذا میں سرکاری زمین موجود ہے جو وہاں کی پبلک کی ویلفیئر کے لئے استعمال میں لائی جاسکتی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول بچیوں کے لئے پلے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ چک نمبر 53/L5 تحصیل و ضلع ساہیوال میں موجودہ ایلیمنٹری سکول میں زیر تعلیم بچیوں کے لئے پلے گراؤنڈ نہیں ہے۔

(ب) جی، ہاں! سکول کے ملحقہ سرکاری رقبہ موجود ہے اور اس سرکاری رقبہ کو پبلک ویلفیئر کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سرکاری رقبہ کی کل پیائش 2.5 ایکڑ ہے۔

(ج) جی، ہاں دفتر ہذا کے مراسلہ نمبر 4721 مورخہ 19-09-2019 کے تحت اسسٹنٹ کمشنر کو زمین کی الاٹمنٹ کے لئے لکھ دیا گیا ہے جیسے ہی زمین سکول کے نام منتقل ہو گی کھیل کا میدان بنا دیا جائے گا۔ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمسہ علی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میں نے اپنے سوال میں یہ کہا تھا کہ چک نمبر 53/5L تحصیل و ضلع ساہیوال میں موجود ایلیمنٹری سکول میں زیر تعلیم بچیوں کے لئے پلے گراؤنڈ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے جواب میں لکھا ہے کہ جی ہاں، سکول سے ملحقہ سرکاری رقبہ موجود ہے اور اس سرکاری رقبہ کو پبلک ویلفیئر کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جواب کے ساتھ انہوں نے ایک خط بھی منسلک کیا ہے جو کہ انہوں نے وہاں کے اسسٹنٹ کمشنر صاحب کو لکھا ہے۔ اس خط میں لکھا گیا ہے کہ:

"Request for allotment of land for playground at Government Girls Elementary School 53/5-L, Sahiwal".

جناب سپیکر! میں بہت شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب کے تمام گرلز سکولوں میں پلے گراؤنڈز ہونے بہت ضروری ہیں۔I am very grateful. میں امید کرتی ہوں کہ پنجاب کے باقی گرلز سکولوں میں بھی پلے گراؤنڈز بنائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ جواب سے satisfied ہیں تو اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2535 محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2552 بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2567 میاں جلیل احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2665 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی-154 میں بوائز و گرلز سرکاری سکولز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2665: چودھری اختر علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-154 لاہور میں بوائز و گرلز سرکاری سکولز کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کس کی بلڈنگ کرایہ کی ہے اور ان کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے سرکاری بلڈنگ نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں عمارات کی حالت کیسی ہے کس کی بلڈنگ خستہ حال ہے یا ناکافی ہے؟

(د) ان سکولوں میں ٹیچر اور نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تعداد کتنی ہے ان میں کون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ہ) ان سکولوں کو سال 19-2018 کے دوران کتنی گرانٹ فراہم کی گئی تھی؟

(و) ان سکولوں کی مسنگ فسیلٹیز کب تک فراہم کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) پی پی۔154 لاہور میں کُل سرکاری سکولوں کی تعداد گیارہ ہے جن میں سے چار گرلز اور سات بوائز سکول ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	بوائز و گرلز	لیول	پتا
1	CDG بوائز ہائی سکول	بوائز	ہائی	شالامار ٹاؤن لاہور
2	CDG بوائز ہائی سکول	بوائز	ہائی	سلامت پورہ لاہور
3	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	سلامت پورہ (مقصودہ والی) لاہور
4	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	سلامت پورہ لاہور
5	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	شالامار ٹاؤن لاہور
6	گورنمنٹ ماڈرن گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	مغل پورہ لاہور
7	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول	گرلز	ہائی	کوٹلی پیر عبدالرحمن لاہور
8	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول	بوائز	ہائی	کوٹلی پیر عبدالرحمن لاہور
9	گورنمنٹ خالد ماڈل پرائمری سکول	بوائز	پرائمری	کوٹلی پیر عبدالرحمن لاہور
10	گورنمنٹ قادریہ پرائمری سکول	بوائز	پرائمری	شالامار ٹاؤن سراج پورہ داروغہ والا لاہور
11	گورنمنٹ پرائمری سکول	بوائز	پرائمری	(بوہڑ والی مسجد) سلامت پورہ نیو شالامار ہاوسنگ سکیم لاہور

(ب) پی پی۔154 لاہور میں صرف ایک سکول گورنمنٹ قادریہ پرائمری سکول شالا مار ٹاؤن سراج پورہ داروغہ والا لاہور کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے جس کا ماہانہ کرایہ مبلغ۔/19027 روپے ہے۔ یہ سکول 1972 میں نیشنلائزڈ ہوا چونکہ قرب وجوار میں کوئی سرکاری عمارت دستیاب نہ ہے اس لئے کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام سکول سرکاری عمارتوں میں چل رہے ہیں۔

(ج) پی پی۔154 میں واقع گیارہ سکولوں کی عمارات تسلی بخش ہیں کوئی بلڈنگ خستہ حال نہ ہے تاہم طلباء کی تعداد کے پیش نظر چار سکولوں میں اضافی کمروں کی ضرورت ہے آئندہ مالی سالوں میں ترقیاتی بجٹ کی فراہمی پر تعمیر کر دیے جائیں گے۔

(د) ان سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں 235 ہیں جن پر 223 اساتذہ کام کر رہے ہیں اور 12 اسامیاں خالی ہیں جبکہ نان ٹیچنگ منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 192 ہے جن پر 176 افراد کام کر رہے ہیں اور 16 اسامیاں خالی ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی پی۔154 لاہور میں واقع سکولوں کو سال 19-2018 میں مبلغ۔/44895979 روپے NSB کی مد میں دیئے گئے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پی پی۔154 لاہور میں چلنے والے تمام سکول پہلے ہی سے تمام بنیادی سہولیات سے مستفید ہیں مزید یہ کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت فنڈ کی دستیابی پر جہاں کہیں کوئی ضرورت محسوس ہوگی وہاں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) کے ساتھ ایک فہرست دی گئی ہے کہ پی پی۔154 میں گیارہ سکولز ہیں۔ پی پی۔154 چودہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہے اور اس کو جی روڈ left and right سے cross کرتی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ نے سکولوں کی جو تعداد جواب میں دی ہے یہ نامکمل ہے اور اس میں تقریباً 50 فیصد سکولز نہیں بتائے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ متعلقہ افسران دفتر سے نہیں نکلے اور انہوں نے علاقے میں جا کر نہیں دیکھا۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں دو چار ایسے سکولوں کے نام بتا سکتا ہوں جو کہ اس فہرست میں شامل نہیں ہیں لیکن یہ سکول وہاں پر موجود ہیں اور ان کی عمارتیں خستہ حال ہو چکی ہیں۔ ان سکولوں میں فرنیچر کا فقدان ہے۔ بچے ترپالوں کے نیچے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جواب میں پانچ گرلز سکولوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ نئی مردم شماری میں آبادی

کے لحاظ سے آج بچیوں کی ratioبہت زیادہ نکلتی ہے۔کیا محکمہ یونین کونسل کی سطح پر بچیوں کے لئے نئے سکول بنانے کاارادہ رکھتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری!کیا آپ کا محکمہ بچیوں کے لئے نئے سکولز بنانے کاارادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):جناب سپیکر!نئے سکول بنانے کے لئےlandکی requirementہوتی ہےاگر communityوہاں پر ہمیںland provideکرےاور محکمہ کی طرف سے بجٹ ملاتو انشاءاللہ تعالیٰ یہاں پر نئے سکول بنائے جائیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!جواب کے جز(ب)میں گورنمنٹ قادریہ پرائمری سکول کاذکر کیا گیاہے۔یہ سکول1972سے کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہاہے۔اس سکول کی حالت انتہائی خستہ حال ہوچکی ہے۔

جناب سپیکر!جواب میں یہ بھی لکھا گیاہے کہ اس سکول کے قرب وجوار میں گورنمنٹ کی کوئی زمین موجود نہیں ہے۔اگر وہاں موقع پر،left or rightچاروں طرف گورنمنٹ کی کوئی زمین موجود ہو توکیا وہاں پر حکومت سکول کی عمارت بنانے کے لئے تیار ہے؟یہ سکول 1972سے کرایہ کی عمارت میں چل رہاہے۔اس سکول میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کی نسبت یہ عمارت بہت چھوٹی ہے۔کیاپارلیمانی سیکرٹری گورنمنٹ کے رقبے پر نئی عمارت بنا کر اس سکول کو وہاں پرshiftکرنے کاارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں،میں آپ کو بتاؤں کہ پنجاب میں پرائمری سکولوں کی تعداد64ہزار ہے۔میں نے اپنے دور حکومت میںEducation Sector Reforms Programmeشروع کیا تھا۔اس پروگرام کے تحت مختلفphasesکے ساتھ ہر سکول میں خصوصی طور پر بچیوں کے سکولوں میں چھت،واش رومز اور دوسری سہولیات مہیا کی جاتی تھیں۔پہلےphaseمیں ہم نے واش رومز شروع کئے تھے،پھر فرنیچر اور اس کے بعد ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد کو بڑھایا جانا تھا۔اس حوالے سے حکومت پنجاب کا ورلڈ بنک کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا تھا۔اس منصوبے کے لئے ورلڈ بنک ہمیں0.75فیصد شرح سود پر100ملین ڈالرز ہر سال دیتا تھا۔اس منصوبے کے

تحت 2017تک پنجاب کے سارے سکولوں میں missing facilitiesمہیا ہو جاتی تھیں۔ اگر میاں محمد شہباز شریف میرے پروگرام کو بند نہ کرتے تو یہ منصوبہ اب تک پایۂ تکمیل تک پہنچ چکا ہوتا۔اس پروگرام کے تحت ہم طالب علموں کو کتابیں مفت مہیا کر رہے تھے۔ جب میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے طالب علموں کو مفت کتابیں دینا بند کیں تو ورلڈ بنک نے کہا کہ ہم آپ کا سارا قرضہ ختم کر دیں گے۔ چنانچہ ورلڈ بنک کے pressureکی وجہ سے انہوں نے طلباء کو مفت کتابیں دینا دوبارہ شروع کر دیں۔میں نے مختلف phasesکے ساتھ ان سکولوں میںmissing facilitiesکو مہیا کرنے کا ایکheadبنایا تھااور میں نےphysical survey کر کےblue bookبنائی تھی اور اُس کو کمپیوٹرائز کرایا تھاجہاں سے کوئی بھی ہر مہینے دیکھ سکتا تھا کہ کیاprogress ہے۔انہوں نے اُس پروگرام کو ختم کر کے بڑا ظلم کیا اور پھر بعد میں اُنہی میں سے10ہزار سکول اُٹھا کر پرائیویٹ سیکٹر کوofferکیاتو میں یہ کہہ رہاہوں کہ اللہ کرے کہ ہماری یہ حکومت اس کو اب دوبارہ سے جہاں چھوڑا تھاوہیں سےtake upکرلے اور ورلڈ بنک سے بات کرے کیونکہ یہی اصل سکول ہیں اور آگے بچوں کو بڑے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھیجنے کی بنیاد بنتے ہیں تو اگر بچے ان سکولوں میں پڑھ لکھ جائیں گے تو پورے علاقے کے لوگ تعلیم یافتہ ہو جائیں گے جس سے پورا معاشرہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ آج وزیر سکولز ایجوکیشن نہیں آئے تو میں بھی اُن سے کہوں گا کہ اس معاملے کو حکومت کے ساتھ take upکریں تاکہ ورلڈ بنک کے ساتھ وہ پروگرام دوبارہ شروع کریں۔اِدھر اُن کے Country Head بیٹھے ہوئے ہیں اُن سے بات کی جائے اور اس سے بہت فائدہ ہو گا۔

انہوں نے جہاں سے وہ پروگرام بند کیا تھا اگر وہیں سے شروع ہو جائے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔مجھے پتا ہے کہ ویسے تو ان کا کچھ بھی نہیں ہونا آپ یہاں پر جتنی مرضیassurance لے لیں۔اسی طرح ہمارے حزب اختلاف کے دور میں چودھری ظہیر الدین قائد حزب اختلاف تھے تو میں نے اُن سے کہا تھا کہ اس پروگرام کو شروع کرائیں تو اُس پرassurance آجاتی تھی لیکن آگے کچھ نہیں ہوتا تھا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ نے بالکل بجا فرمایا کہ طالب علم کی بنیاد پرائمری سے شروع ہوتی ہے اور یہ بھی ایک المیہ ہے کہ آج پرائیویٹ سیکٹر نے جس طرح thrive کیا اور وہ گلی کوچوں تک چلے گئے ہیں جہاں پر غریب کا بچہ نہیں پڑھ سکتا۔ پی پی۔154 لاہور کا حلقہ بہت گنجان آباد ہے۔ ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو مرلے کے گھروں میں لاکھوں کی تعداد میں لوگ بستے ہیں جن کے بچے گلی کوچوں میں کھیل کر لڑکپن گزارتے ہیں لیکن اُنہیں سکول کی تعلیم میسر نہیں ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے چار سکول بتائے ہیں جن میں بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ان کی یہ رپورٹ fake ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ ان چار سکولوں کی عمارت کا enhance ہونا بہت ضروری ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری یہ بتائیں گے کہ آنے والے مالی سال میں ان چار سکولوں کی عمارت کو enhance کرنے کے لئے فنڈز رکھے جائیں گے؟

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! اس کی commitment تو وزیر صاحب ہی دے سکتے ہیں البتہ پارلیمانی سیکرٹری اُنہیں message pass on کر سکتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! آپ وزیر موصوف کو recommend کر دیں کہ ہمارے معزز ممبر نے یہ demand کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ وزیر موصوف کو recommend کر دیں گے اور کوشش کریں گے کہ آئندہ بجٹ میں ان چار سکولوں کی عمارت کو شامل کر لیا جائے۔ معزز ممبر land identify کریں اُس کے بعد وہ land محکمہ کے نام ہونی چاہئے اور اُس کے بعد یہ process شروع ہو گا۔

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! ویسے آپ نے یہ بڑا اچھا سوال کیا کیونکہ یہ مسئلہ صرف لاہور کا نہیں ہے اگر آپ دیہاتوں میں چلے جائیں تو وہاں اور بُرا حال ہے۔ دیہاتوں کے سرکاری سکولوں کا کچھ نہیں ہوا جس کی وجہ سے سارے بچے رُل گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ کا جو وژن اور آپ کا جو تجربہ ہے اور آپ نے خاص طور پر ایجوکیشن کے حوالے سے جو بتایا اسی طرح نہ صرف اس حکومت بلکہ پچھلی حکومت نے بھی اس میں بہت سارے کام کئے ہیں لیکن وہ کام ابھی بھی ناکافی ہیں۔

جناب سپیکر! جز(ج) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے گیارہ سکولوں کے لئے 19-2018 میں NSB کی مد میں 4 کروڑ، 48 لاکھ، 95 ہزار 979 روپے دیئے تھے جس میں سے انہوں نے دس سکولوں میں تقریباً 95 لاکھ روپیہ دیا اور ایک سکول میں انہوں نے تین کروڑ 58 لاکھ روپیہ دیا جبکہ یہ سکول بھی ہائی ہے اور باقی سکول بھی ہائی ہیں۔ اُن میں ایک مڈل سکول ہے، ایک پرائمری سکول ہے اور باقی تمام ہائی سکول ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس کی وجہ بیان کریں گے کہ اس ایک ہائی سکول میں اتنا پیسا کیوں دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! اس کی details check کرکے معزز ممبر کو بتادیں گے اور بظاہر اس کی وجہ تو یہی ہو سکتی ہے کہ وہاں پر missing facilities زیادہ ہوں گی ورنہ ایسے تو کسی سکول کو اتنے پیسے نہیں دیئے جاسکتے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ اس پیسے کا آڈٹ کرایا گیا ہے یا اس کا آڈٹ ابھی required ہے یا ابھی pending ہے؟

جناب سپیکر: چودھری اختر علی! اس تفصیل کے لئے آپ fresh question کردیں۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 2708 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

PCTB کے زیر استعمال گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2708: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) PCTB پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں ہیں کتنی گاڑیاں کرائے پر استعمال ہو رہی ہیں ہر افسر کے استعمال میں کتنی گاڑیاں ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) PCTB کے افسران کے لئے گزشتہ دو سالوں میں خریدے گئے فرنیچر کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) PCTB میں 2015 سے 2019 تک ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران نے محکمہ سے کتنے قرضہ جات لئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) کل 12 گاڑیاں PCTB پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے زیر استعمال ہیں۔ ان میں گیارہ گاڑیاں PCTB کی ملکیتی ہیں اور ایک گاڑی کرائے پر ہے۔ ہر آفیسر کے زیر استعمال ایک ایک گاڑی ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں PCTB کے خریدے گئے فرنیچر:

دو عدد میز، دو عدد صوفہ سیٹ، بارہ عدد کرسیاں، دو عدد ایگزیکٹو کرسیاں۔

نوٹ: یہ فرنیچر ٹیوٹا سے خریدا گیا ہے، اس کے علاوہ دو عدد میز، چار عدد ایگزیکٹو کرسیاں، ایک عدد صوفہ سیٹ بھی خریدا گیا۔

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ میں 2015 سے 2019 تک ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران کے محکمہ سے لئے قرضہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

موٹر کار ایڈوانس

آفیسرز کے نام	تاریخ	پیشگی رقم (روپوں میں)
خالد محمود ٹیپو	20.05.2019	600،000
ابو بکر زبیر	20.05.2019	600،000
محمد ذوالقرنین	31.01.2019	600،000
نثار قمر	31.01.2019	000،600
افضال احمد	31.01.2019	600،000

محمد عبداللہ	31.01.2019	600،000
سید کاظم مقدس کاظمی	31.01.2019	600،000
محمد اسلم سپرا	31.01.2019	600،000
احمد سلمان	17.10.2018	600،000
محمد اقبال کھرل	05.09.2018	600،000
	ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس	
احمد سلمان	26.02.2019	471،000
محمد اقبال کھرل	30.07.2015	200،000
	ہاؤس ریپئر ایڈوانس	
ابو بکر زبیر	20.05.2019	471،000

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایم ڈی ذوالقرنین کے استعمال میں دو گاڑیاں ہیں اور سابقہ ایم ڈی جو فوت ہو گئے تھے آٹھ ماہ تک اُن کی فیملی کے پاس بھی گاڑی موجود رہی اور ایک ایم ڈی ذوالقرنین کے ٹرانسفر ہونے کے بعد ایک گاڑی اور دو ڈرائیور وہ دو ماہ تک استعمال کرتے رہے جس کی کوئی باز پُرس نہیں تھی حتیٰ کہ ان کے چھ جونیئر ملازم ابھی تک گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں تو کیا یہ سارے حقائق درست ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے علم میں تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے لیکن ہم check کر لیتے ہیں اور اگر اس طرح ہوا ہے تو انشاء اللہ اُن سے سارے پیسے recover کریں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! اُمید ہے کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری یہ check کروائیں گے۔ میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ جواب میں قرضہ جات کی تفصیلات دی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈیپوٹیشن پر آنے والے لوگوں کا قرضہ لینے کا right نہیں تھا لیکن پھر بھی اُنہیں قرضہ دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، اس میں دو طرح کے قرضہ جات ہوتے ہیں ایک ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس اور ایک موٹر کار ایڈوانس ہے محترمہ شاید اُس کی بات کر رہی ہیں۔ ویسے اُن کو یہ قرضہ جات دیئے جا سکتے ہیں کیونکہ اُنہیں legally اجازت ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری انفارمیشن یہ تھی کہ صرف ریگولر ملازمین کے لئے ہی قرضہ کی یہ سہولت موجود ہے جبکہ جواب میں قرضہ لینے والوں کی جو لسٹ دی گئی ہے اس میں ڈیپوٹیشن پر آنے والے لوگ زیادہ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! اگر اُنہیں قرضہ دیا گیا ہے تو بالکل codal formalities پوری کر کے دیا گیا ہو گا کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے اوپر audit objection لگوا لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری in good faith بات کر رہے ہیں کہ اگر ایسا ہوا ہو گا تو ایسا ہو سکتا ہو گا۔

جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ اس کے facts سامنے آئیں۔ اس میں بہت بڑے level پر گھپلا کیا جا رہا ہے۔ میں نے اس کے اوپر کافی ریسرچ کی ہے اور وہاں پر باقاعدہ ایک مافیا ہے جو یہ کام کر رہا ہے۔ ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران جب چاہیں فرنیچر خرید لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس کوئی specific انفارمیشن ہے تو تحریک التوائے کار لے آئیں اور اس میں پوری انفارمیشن لکھ دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2709 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈائریکٹر کی اسامیوں اور بھرتی کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2709: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور میں ڈائریکٹرز کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب) وزیر اعلیٰ سے منظور شدہ ڈائریکٹرز کی بھرتی کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) PCTB بورڈ کے ہر ڈائریکٹر کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(د) 2015 سے اب تک ہر ڈائریکٹر کی بھرتی کا طریق کار اور تعلیمی قابلیت کا ریکارڈ فراہم کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ 2015 کی شق نمبر 3 کے تحت بورڈ پانچ مخصوص شعبہ جات پر مشتمل ہے ہر شعبہ کا انچارج ایک ڈائریکٹر ہوتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- ڈائریکٹر کریکولم
2- ڈائریکٹر پروڈکشن
3- ڈائریکٹر مسودات
4- ڈائریکٹر ایڈمن
5- ڈائریکٹر فنانس

(ب) ڈائریکٹرز کی بھرتی کا معیار بورڈ کی 25 ویں میٹنگ سے منظور شدہ ہے جس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ میں بھرتی ہونے والے ڈائریکٹرز کی تعلیمی قابلیت Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 2015 سے اب تک دو ڈائریکٹرز (ڈائریکٹر کریکولم، ڈائریکٹر مسودات) بورڈ میں بھرتی کئے گئے جن کی بھرتی بذریعہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد عمل میں لائی گئی۔ ڈائریکٹر مسودات 2018 میں استعفیٰ دے کر بورڈ کی نوکری چھوڑ کر چلے گئے۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس وقت بورڈ میں ڈائریکٹر (کریکولم) اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں جن کی تعلیمی اسناد کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان دو کے علاوہ 2015 سے اب تک باقی تمام ڈائریکٹرز کی پوسٹنگ بذریعہ ڈیپوٹیشن ہوئی، تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال ڈائریکٹرز کی تعلیمی قابلیت سے متعلق تھا۔ مجھے جو جواب دیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ڈائریکٹر کریکولم، مسودات، پروڈکشن، ایڈمن اور فنانس ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان سب کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت ایم فل اور متعلقہ تجربہ تھا جبکہ ان میں سے کوئی بھی ایم فل نہیں ہے اور کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے کوئی بھی مطلوبہ تعلیمی قابلیت سے مطابقت نہیں رکھتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! ایسا نہیں ہے۔ ان میں سے کچھ اسامیاں ایسی تھیں جن کو advertise کیا گیا تھا لیکن اس کے بعد وہاں پر صرف دو اسامیاں پُر ہو سکیں اور ان میں سے بھی ایک کے ڈائریکٹر resign دے کر چلے گئے ان کی جگہ پر ڈیپوٹیشن پر بندہ لگایا گیا اور ایک اسامی پر ڈائریکٹر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں عرض یہ ہے کہ جو بھی through advertisement آیا ہے وہ اس اسامی کی تعلیمی قابلیت سے کم نہیں آیا۔ اگر ڈیپوٹیشن پر کوئی بندہ آیا ہے تو اس کی تعلیمی قابلیت میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اور متعلقہ documents بھی میرے پاس ہیں جو ابھی مجھے فراہم کئے گئے ہیں۔ اس میں صرف ایک جناب طاہر کے documents دیئے گئے ہیں اور وہ بھی صرف Master ہی ہیں۔

جناب سپیکر! میری معلومات کے مطابق ڈائریکٹر کریکولم اور ڈائریکٹر پروڈکشن کی تعلیم صرف ایم اے ہے، ڈائریکٹر مسودات ایم ایس سی ہیں اور ڈائریکٹر ایڈمن بھی ایم اے ہیں جبکہ رولز کے مطابق ان کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت ایم فل ہی تھی لیکن ان میں سے ایک بھی ایم فل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ ان کی appointments کب ہوئی تھی؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! انہوں نے یہاں detail نہیں دی۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر کوئی ڈیپوٹیشن پر آیا ہے تو باقی اسامیاں کیوں پُر نہیں ہوئیں۔ آج کل تو ماشاء اللہ مارکیٹ ایم فل اور پڑھے لکھے لوگوں سے بھری پڑی ہے۔ ہمیں ایسی کیا urgency تھی کہ ہم نے ایک بھی ایم فل ڈائریکٹر نہیں رکھا اور سارے masters رکھ لئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! معزز ممبر جن ڈائریکٹرز کی بات کر رہی ہیں یہ ایل ایل بی، بی ایس سی ہیں۔ ان سے پہلے جو کام کر رہے تھے وہ صرف master تھے۔ اب اس وقت جو کام کر رہے ہیں وہ ایل ایل بی بھی ہیں اور master بھی ہیں۔ یہ ڈیپوٹیشن پر آئے ہیں جب بھی ہم ان پر ریگولر ڈائریکٹر لگائیں گے تو وہ through advertisement آئیں گے اور کوالیفکیشن کے مطابق آئیں گے۔ ہم انہیں کوالیفکیشن کے بغیر یہاں نہیں آنے دیں گے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا صرف ایک معصومانہ سا سوال ہے۔۔

جناب سپیکر: جی، جواب آ گیا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ساہیوال: گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع بھونی میں بجلی کی عدم ترسیل سے متعلقہ تفصیلات

*1778: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع بھونی ضلع ساہیوال میں جولائی 2017 میں حکومت پنجاب کی جانب سے بذریعہ ایمس کوڈ 39120807 کے تحت منظور کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سکول ہذا میں تاحال بجلی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی بلڈنگ دو کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے جو کہ انتہائی مخدوش حالت میں ہیں کسی بھی وقت گر سکتے ہیں اور محکمہ بلڈنگ نے اس کو disapproved for quality قرار دیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت فی الفور سکول ہذا میں بجلی کی سہولت فراہم کرنے اور بلڈنگ کی حالت کو درست بنانے اور وہاں پر دیگر سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول موضع بھونی ضلع ساہیوال میں جولائی 2017 میں حکومت پنجاب کی جانب سے بذریعہ ایمس کوڈ 39120807 کے تحت منظور کیا گیا۔

(ب) درست ہے۔ تاحال سکول ہذا میں بجلی کی سہولت نہ ہے سکول آبادی سے فاصلے پر واقع ہے جہاں ٹرانسمیشن لائن نہ ہے اور عارضی طور پر سکول کو بجلی فراہم کر دی جائے گی۔

(ج) درست ہے۔ سکول ہذا کی بلڈنگ دو کمروں اور برآمدہ پر مشتمل ہے جو کہ خستہ حال ہے۔ کمروں اور ان کی کھڑکیوں کو مرمت کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں محکمہ تعمیرات کو تحریر کیا گیا ہے کہ وہ اس کے رف کاسٹ ایسٹیمیٹ تیار کرے۔

(د) اس سلسلہ میں حکومت سکول ہذا کے لئے سال 20-2019 کے بجٹ میں فنڈ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اور فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ بالا تمام کام مکمل کر لئے جائیں گے۔

قصور: گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ
اور حویلی رسول خان میں بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*2128: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) میں 32 سال پرانا سکول کملے خان سڑک پر واقع ہے جس کی چاردیواری، کلاس روم اور بیت الخلاء نہ ہے جبکہ محکمہ کے نام دو کنال 13 مرلے اراضی ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ خاص کر پی پی۔176 قصور کے متعدد سکول بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں جو کہ مسجد اور مدرسوں میں قائم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ اور گونمنٹ پرائمری سکول حویلی رسول خان وغیرہ میں بھی سینکڑوں بچے کھلے آسمان تلے تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(د) کیا حکومت درج بالا سکولوں کی بنیادی سہولیات عمارات، چاردیواری اور بیت الخلاء بنانے اور پی پی۔176 کے تمام سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی کملے خان میں اس وقت 46 بچے زیر تعلیم ہیں سکول کی دستیاب اراضی دو کنال 13 مرلے پر سکول بلڈنگ کا کام جاری ہے جس میں چاردیواری، بیت الخلاء کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جا رہا ہے فی الوقت بلڈنگ زیر تعمیر

ہونے کی وجہ سے بچے بالمقابل گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حویلی کملے خان میں زیرِ تعلیم ہیں جہاں پر تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔ بلڈنگ مکمل ہونے پر طلباء کو دوبارہ متعلقہ سکول بلڈنگ میں شفٹ کر دیا جائے گا۔

(ب) پی پی۔176 سے منسلک تمام سکولز میں تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں اور صرف دو سکولز (گورنمنٹ پرائمری سکول باغ سنگھ والا اور گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹ حاکم علی) مسجد و مدرسہ میں قائم ہیں جہاں پر فرنیچر اور دیگر بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ مدرسہ میں چل رہا ہے جو کہ 1983 سے اسی جگہ پر چل رہا ہے سکول میں اس وقت سات اساتذہ کرام تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور 166 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں مدرسہ ہذا کی انتظامیہ نے مدرسہ کی بلڈنگ استعمال کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ جہاں پر تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں اور گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی رسول خان میں اس وقت تین اساتذہ کرام تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور 66 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں سکول اس وقت کمیونٹی کی طرف سے فراہم کردہ بلڈنگ میں کام کر رہا ہے جہاں پر طلباء کو تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں 2018 میں کمیونٹی کی طرف سے سکول کے لئے ایک کنال، ایک مرلہ اراضی مختص کی گئی سکول بلڈنگ کی تعمیر کے لئے سکول کی مختص اراضی کو ADP 2019-20 کی تعمیراتی سکیم میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(د) درج بالا پانچ سکولز (گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی کملے خان، گورنمنٹ پرائمری سکول باغ سنگھ والا، گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹ حاکم علی، گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ اور گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی رسول خان) میں سے ایک سکول گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی کملے خان میں تعمیراتی کام جاری ہے اور گورنمنٹ پرائمری سکول حویلی رسول خان کو ADP 2019-20 کی تعمیراتی سکیم میں شامل کیا گیا ہے جبکہ گورنمنٹ پرائمری سکول جامعہ قدوسیہ مدرسہ مذکور تمام سہولیات کے ساتھ چل رہا ہے۔ باقی جن سکولز میں کمی پیشی ہے حکومت پنجاب سکولز ایجوکیشن

ڈیپارٹمنٹ ADP 2019-20 تعمیراتی سکیم کے تحت ان سکولز میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع راولپنڈی: تحصیل کہوٹہ میں سکولز کی بندش یا تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

***2347: محترمہ منیرہ یامین ستی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں کتنے سکولوں (پرائمری، مڈل اور ہائی) کو بند یا تبدیل (Merge) کیا گیا ہے اور سکول کی بندش یا تبدیلی کے حوالے سے محکمہ کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

تحصیل کہوٹہ میں مالی سال 18۔2017 اور مالی سال 19۔2018 کے دوران کوئی بھی مردانہ و زنانہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکول بند یا تبدیل نہیں کیا گیا جبکہ 19۔2018 میں ایک سکول کو بند کیا گیا ہے جو کہ طلباء کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بند ہوا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے: سکول کا نام: گورنمنٹ پرائمری سکول کرلی نڑھ تحصیل کہوٹہ ایمس کوڈ: 37310106

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا کتابوں کی تیاری اور سلیبس میں تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

***2371: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کون کون سی جماعت کے لئے کتابیں تیار کرواتا ہے؟

(ب) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کتنے سال بعد سلیبس کو دوبارہ مرتب کرواتا ہے؟

(ج) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پانچویں، آٹھویں اور میٹرک کی کلاسوں کے لئے آخری مرتبہ سلیبس میں کب تبدیلی کی؟

(د) کیا پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں ریسرچ کا کوئی شعبہ ہے اگر ہاں تو اس میں کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور جماعت ادنیٰ (کچی) یعنی Pre-One سمیت اوّل تا بارہویں جماعت تک کی لازمی و اختیاری درسی کتب تیار کرواتا ہے اور انھیں شائع کرتا ہے۔ ان درسی کتب کی جماعت وار مکمل تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اٹھارہویں ترمیم سے قبل، نصاب / سلیبس مرتب کرنے کی ذمہ داری وفاقی وزارت تعلیم (کریکولم ونگ) اسلام آباد کی تھی۔ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ ایکٹ 2015 کے تحت ابتدائے بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) سے لے کر انٹر میڈیٹ کی سطح تک کے نصاب کو مرتب / نظر ثانی کرنے کی ذمہ داری، اب پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور کی ہے۔ نصاب / سلیبس میں تبدیلی کے لئے کوئی حتمی دورانیہ طے نہیں ہے۔ بوقت ضرورت اور حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق نصاب / سلیبس میں تبدیلی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے اپنے قیام 2015 سے لے کر اب تک جماعت اوّل تا جماعت دہم تک کے تمام لازمی مضامین (ماسوائے اسلامیات اور عربی) کے نصاب کو بورڈ آف گورنرز کی منظوری سے بتدریج revise کیا ہے۔

1) جماعت پنجم کا نصاب 2015 میں revise کیا گیا جس کی بنیاد پر 2015 میں درسی کتب بنائی گئی۔

2) جماعت ہشتم کا نصاب 2018-19 میں revise کیا گیا ہے جس کی بنیاد پر 2019-20 میں نئی درسی کتب بنائی جائیں گی۔ تاہم جماعت ہشتم کی موجودہ کتب قومی نصاب 2006 کے مطابق ہیں جو پہلی مرتبہ 2012 میں شائع ہوئیں۔

3) جماعت نہم و دہم کا نصاب 2018-19 میں Revise کیا گیا ہے جس کی بنیاد پر مستقبل میں نئی درسی کتب بنائی جائیں گی۔ تاہم جماعت نہم و دہم کی موجودہ کتب قومی نصاب 2006 کے مطابق ہیں جو پہلی مرتبہ 2010-11 و مابعد میں بتدریج شائع ہوئیں۔

(د) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا ادارہ ایک اعلیٰ سطحی بورڈ آف گورنرز کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے جس میں حکومت پنجاب کے چار مختلف محکموں کے سیکرٹری صاحبان، متعلقہ تعلیمی و انتظامی اداروں کے سربراہان اور تجربہ کار و ممتاز تعلیمی ماہرین شامل ہیں۔ بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین جنرل (ر) محمد اکرم خان ہیں جبکہ ادارے کی سربراہی حکومت پنجاب کے تعینات کردہ مینجنگ ڈائریکٹر کرتے ہیں۔ اس ادارے کے درج ذیل پانچ شعبے ہیں:

(i) Curriculam Wing

(ii) Manuscripts Wing

(iii) Production Wing

(iv) Administration Wing

(v) Finance Wing

ہر شعبے کا سربراہ، ڈائریکٹر ہوتا ہے۔ اس ادارے میں کوئی مخصوص ریسرچ ونگ تو نہیں ہے تاہم نصاب اور کتاب کے مواد میں تبدیلی ریسرچ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور موجودہ صورتحال میں یہ ذمہ داری PCTB کے کریکولم ونگ اور Manuscripts Wing سرانجام دیتے ہیں۔

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا تعلیم کے فروغ، اہداف سے متعلقہ تفصیلات

*2372: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن تعلیم کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران فاؤنڈیشن نے تعلیم کے فروغ کے لئے کیا اہداف طے کئے تھے اور ان اہداف کو کہاں تک حاصل کیا گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن (پیف) پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت کم وسیلہ اور سماجی و معاشی وسائل سے محروم گھرانوں کے بچوں کو مفت و معیاری تعلیم کی فراہمی کے لئے سرگرداں ہے۔ پیف کے ذریعے صوبہ پنجاب میں 2,68,5,279 طلباء و طالبات

7,684 پارٹنر سکولوں میں مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اب تک لاکھوں طلباء و طالبات پیف پارٹنر سکولوں سے تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ پیف پارٹنر سکولوں کو ماہانہ -/550روپے پرائمری سیکشن -/600روپے مڈل سیکشن -/900روپے سیکنڈری لیول برائے آرٹس جبکہ سائنس مضامین کے لئے -/1100 روپے سیکنڈری لیول فی کس ہر ماہ بذریعہ بنک اکاؤنٹ فیس ایڈوانس ادا کرتی ہے۔ فاؤنڈیشن ایسے علاقوں میں سکول کھولتی ہے جہاں سکول بہت دور ہیں تاکہ بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے ان کے گھروں کے نزدیک سکول میسر آئیں۔ طلباء و طالبات کو مفت درسی کتابوں کے علاوہ اساتذہ کو جدید طرز تدریس سکھانے کے ساتھ نصاب سے متعلق تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ اساتذہ بہتر انداز سے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر سکیں۔

اس کے علاوہ سکولوں میں انفراسٹرکچر اور انتظامی معاملات میں مسلسل بہتری کے لئے جدید طرز پر سال میں دو مرتبہ ڈیجیٹل مانیٹرنگ کا نظام مرتب کیا گیا ہے جس میں پیف کے ایم ای اوز اور آفیسرز سکولوں کا انتظامی نظام چیک کرنے کے بعد سکولوں کی بہتری کے لئے اصلاحی تجاویز بھی دیتے ہیں۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تمام طالب علموں کا ریکارڈ سٹوڈنٹ انفارمیشن سسٹم (SIS) کے ذریعے محفوظ کیا گیا ہے تاکہ سکول مالکان کو درست تعداد کے مطابق فنڈنگ کی جا سکے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے وابستہ سکولوں کی تعداد میں 6,148 سے 7,486 کا اضافہ کیا جبکہ بچوں کی تعداد 1,59,5,924 سے بڑھ کر 2,68,5,279 تک پہنچ گئی۔ سکولوں اور بچوں کی تعداد میں اضافے کی سالانہ اہداف اور اہداف کے حصول کی ترتیب مندرجہ ذیل ہے:

1) 14۔2013 میں 3,967 سکولوں میں 1,55,5,612 بچوں کے پیف پارٹنر میں ہدف کا تعین کیا گیا جبکہ 1,59,5,924 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے۔

2) 15-2014 میں 6,148 سکولوں میں 1,86,6,348 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے جبکہ 1,66,6,998 بچوں کے پیف پارٹنر سکولوں میں ہدف کا تعین کیا گیا تھا۔

3) 16-2015 میں 7,045 سکولوں میں 2,05,2,655 بچوں کے پیف پارٹنر سکولوں میں داخلے کے ہدف کا تعین کیا گیا جبکہ 2,42,4,097 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے جس میں پیف میں نئے شامل ہونے والے پبلک سکول سپورٹ پروگرام کے 1,18,296 بچے شامل تھے۔

4) 17-2016 میں 7,296 سکولوں میں 2,3,50,000 بچوں کے پیف پارٹنر سکولوں میں داخلے کے ہدف کا تعین کیا گیا جبکہ 3,00,1,094 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے جس میں 5,05,074 بچے پبلک سکول سپورٹ پروگرام کے شامل تھے۔

5) 18-2017 میں 7,590 سکولوں میں 2,67,5,000 بچوں کے پیف پراٹنر سکولوں میں داخلے کے ہدف کا تعین کیا گیا جبکہ 2,75,1,000 بچے پارٹنر سکولوں میں داخل ہوئے جس میں پبلک سکول سپورٹ پروگرام کے بچے شامل نہیں تھے اور اس پروگرام کو حکومت پنجاب کی جانب سے الگ خودمختار بنا دیا گیا۔

رحیم یار خان: پی پی۔263 اور 264 میں سکولز کی تعداد اور ان میں بنیادی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2406: **سید عثمان محمود**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔263 اور 264 رحیم یار خان میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں؟

(ب) پچھلے دو سالوں کے دوران ان حلقوں کے کتنے اور کون کون سے سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا؟

(ج) ان میں سے کتنے سکولوں میں بنیادی سہولتیں مثلاً صاف پینے کا پانی اور ٹوائلٹ نہ ہیں؟

(د) حکومت کب تک ان سکولوں میں بنیادی عدم سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔63 میں 163 پرائمری، 39 مڈل اور 22 ہائی سکولز ہیں۔ اسی طرح حلقہ پی پی۔264 میں 154 پرائمری، 20 مڈل اور 19 ہائی سکولز ہیں۔

(ب) پچھلے دو سالوں کے دوران حلقہ پی پی۔263 میں مندرجہ ذیل دو سکولوں کو اپ گریڈ کر کے مڈل سے ہائی کا درجہ دیا گیا ہے:

1) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر 47/P تحصیل و ضلع رحیم یار خان۔
2) گورنمنٹ ہائی سکول شاہ گڑھ تحصیل و ضلع رحیم یار خان

جبکہ اس مدت کے دوران حلقہ پی پی۔264 میں کوئی سکول اپ گریڈ نہ ہوا ہے۔

(ج) مذکورہ حلقوں کے تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات (صاف پانی اور لیٹرین وغیرہ) موجود ہیں۔

(د) مذکورہ حلقوں کے تمام سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔

نیشنل ایکشن پلان کے تحت نیشنل تعلیمی پالیسی پر عملدرآمد کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2469: **نوابزادہ وسیم خان بادوزئی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت بنائی گئی نیشنل تعلیمی پالیسی کے تحت تعلیم کا ایک یکساں اور مربوط نظام بنایا جائے کیا اس پالیسی پر عملدرآمد کرانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں اگر ہاں تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کتابوں اور سلیبس کو نیشنل ایکشن پلان کے مطابق بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مدرسوں کا تعلیمی نظام باقی تعلیمی نظام کے ساتھ یکجا کئے جانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) اس سلسلہ میں درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے ہیں:

1) صوبہ پنجاب کے طلباء کے لئے، ابتدائے بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) سے لے کر انٹر میڈیٹ کی سطح تک، جدید عصری تقاضوں سے ہم آہنگ، نئی سکیم آف سٹڈیز (Scheme of Studies) کی تیاری۔

2) ٹیکنیکل اور ووکیشنل ایجوکیشن کی اہمیت کے پیش نظر، میٹرک اور انٹر میڈیٹ کی سطح پر ٹیکنالوجی سے متعلقہ 2 نئے گروپس کی پہلی بار شمولیت۔

3) اساتذہ کرام کو نصاب سازی اور اس کے مختلف مراحل سے آگاہی اور مستقبل میں نصاب سازی اور درسی کتب کی تیاری میں ان کی بھرپور شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے، پنجاب کے مختلف اضلاع میں نصاب سے متعلقہ تربیتی ورکشاپس کا انعقاد۔

4) رٹا سسٹم (Rote Learning) سے نجات حاصل کرنے کے لئے نصاب پر مبنی امتحانات Curriculum Based Examinations کی تجویز

5) پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے فروغ کے لئے New Scheme for the Development of Textbooks کی تشکیل۔

6) آئین پاکستان کے آرٹیکل 25-A پر عملدرآمد کرتے ہوئے پنجاب کے تمام سرکاری سکولوں میں مفت لازمی تعلیم اور 41 ملین سے زائد مفت ٹیکسٹ بکس کی فراہمی۔

7) طلباء کی کردار سازی کے لئے سکولوں میں بزم ادب کے لئے نہ صرف الگ سے پیریڈز کو مختص کرنا بلکہ ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانا۔

8) سکولوں میں طلباء و طالبات کے لئے "بوائز سکاؤٹ" اور " گرلز گائیڈ" کی سرگرمیوں کا از سر نو آغاز۔

9) انٹر میڈیٹ کی سطح پر نیشنل کیڈٹ کارپس (NCC) از سر نو آغاز۔

10) طلباء و طالبات کی راہنمائی کے لئے " راہنمائی اور کونسلنگ" کے کتابچے کی تیاری۔

(ب)

1) نئی سکیم آف سٹڈیز (Scheme of Studies) کے مطابق ابتدائے بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) سے لے کر انٹر میڈیٹ کی سطح تک نئے اور جدید معیارات کے تناظر میں تمام لازمی مضامین کے نئے نصاب کی تیاری، تشکیل اور اپ گریڈیشن۔

2) تعلیمی اصلاحات (Reforms) کے حصول کے لئے نئے نصاب کی تشکیل۔

3) ابتدائے بچپن کی تعلیم (Early Childhood Education) کے لئے ایک سال کی بجائے دو سالہ تدریس کے لئے نصاب کی تشکیل۔

4) سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت سوم تا دہم (III-X) کے درجات کے لئے جنرل سائنس کے مضمون کی بجائے سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے مضمون کو متعارف کرانا۔

5) غیر مسلم طلباء کے لئے ، اسلامیات کے لازمی مضمون کے متبادل Ethics & Morality کے مضمون کی آپشن کی سہولت۔

6) انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے ، مڈل کی سطح پر "کمپیوٹر ایجوکیشن" اور میٹرک اورانٹر میڈیٹ کی سطح پر "کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی" کے مضامین کی شمولیت اور جدید عصری تقاضوں کے مطابق ان مضامین کے نئے نصاب کی تیاری ۔ علاوہ ازیں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت کے پیش نظر اس موضوع کی دیگر لازمی مضامین مثلاً اردو اور انگلش وغیرہ میں بھی شمولیت۔

7) اکیسویں صدی کے نئے اور جدید عصری رجحانات اور موضوعات Life Skill Based Education کی نصاب میں شمولیت۔

8) لازمی مضامین میں اسلامی واخلاقی اقدار پر مبنی موضوعات کی نصاب میں شمولیت۔

9) طلباء کو اسلامی و اخلاقی اقدار سے روشناس کرانے کے لئے نصاب میں سیرت النبیؐ، صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کی اعلیٰ و پاکیزہ زندگی کے واقعات کی شمولیت۔

10) امن و امان ، اتحاد و اتفاق، تحمل و برداشت، اخلاقیات، اچھی عادات، آداب معاشرت، رواداری اور انسانی رویوں میں لچک جیسے اہم موضوعات کی نصاب میں شمولیت۔

11) نصاب میں مسلم و پاکستانی مشاہیر، پاک فوج اور تحریک آزادی کشمیر کے شہدا کی کاوشوں اور کارہائے نمایاں کو اُجاگر کرنا۔

12) دنیا میں تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں کے تناظر میں، ماحولیاتی تعلیم بشمول آلودگی، پینے کا محفوظ پانی، حفظان صحت کا شعور UHIV مہلک و متعدی بیماریوں، غذا اور غذائیت وغیرہ جیسے اہم موضوعات کی نصاب میں شمولیت۔

13) متعصبانہ روّیوں کے خاتمے کے لئے، بین المذاہب ہم آہنگی اور احترام انسانیت جیسے اہم موضوعات کی نصاب میں شمولیت۔

14) بچوں کے حقوق، تحفظ اور محفوظ نشوونما کو یقینی بنانے کے لئے، نصاب میں Child Protection کے موضوعات کی شمولیت۔ علاوہ ازیں اس موضوع پر معاون اضافی تعلیمی مواد کی تیاری و اشاعت۔

15) طلباء میں سوچ بچار اور تحقیقی انداز فکر کو فروغ دینے کے لئے اور ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لئے نصاب میں غور و فکر پر مبنی موضوعات کی شمولیت اور سرگرمیوں کا اہتمام۔

16) صنفی توازن کے شعور کا اُجاگر کرنے کے لئے نصاب میں قومی ترقی میں خواتین کا کردار، خواتین کے حقوق و اختیارات، تحریک پاکستان میں خواتین کا کردر اور خواتین کا بااختیار بنانا جیسے اہم موضوعات کی شمولیت۔

17) نصاب میں، پینے کے لئے صاف اور محفوظ پانی، نکاسی آب اور حفظان صحت کا شعور بیدار کرنے کے لئے متعلقہ موضوعات کی شمولیت۔

18) صاف اور سرسبز پاکستان کے حصول کے لئے نصاب میں زراعت، شجرکاری کے فروغ اور اس کے ماحول پر اثرات سے متعلقہ موضوعات کی شمولیت۔

19) عالمگیر سطح پر وقوع پذیر ہونے والی موسمیاتی تبدیلیوں کا شعور اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لئے نصاب میں متعلقہ موضوعات کی شمولیت اور تعلیمی اداروں میں مہم سازی کا آغاز۔

20) سکیم آف سٹڈیز میں سپورٹس اینڈ گیمز کے حوالے سے ہر کلاس کے لئے مخصوص پیریڈز کا تعین۔

21) پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی اہمیت کے پیش نظر، سکیم آف سٹڈیز اور نصاب سازی کے عمل میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں اور NGOs کے نمائندگان کی شمولیت۔

22) شرح خواندگی(Literacy Rate)اور شرح داخلہ (Enrollment)بڑھانے کے لئے اگلے تعلیمی سال 21-2020 سے پرائمری سطح تک انگلش کے مضمون کے علاوہ تمام مضامین کی درسی کتب کی اردو زبان میں فراہمی اور تدریس کا آغاز۔

(ج) ماہرین تعلیم اور "اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان" کے عہدیداران/علما کی مشاورت سے نئی سکیم آف سٹڈیز مرتب کی گئی ہے۔ جس میں دینی مدارس کے طلباء کو نظام تعلیم کے مرکزی دھارے میں لانے کے لئے درج ذیل سفارشات اور اقدامات کئے گئے ہیں:

1) دینی مدارس کے درجہ ابتدائیہ (I-V) اور درجہ متوسط (VI-VIII) کے طلباء نئی سکیم آف سٹڈیز میں دیئے گئے لازمی مضامین پڑھیں گے۔

2) دینی مدارس کے درجہ ثانویہ عامہ (IX-X) کے طلباء نئی سکیم آف سٹڈیز کے مطابق Humanities گروپ کا حصہ ہوں گے۔ تاہم مضامین کے ساتھ دیگر دو اختیاری مضامین کے متبادل کے طور پر "القرآن" اور "عقائد، فقہ اور منطق" کے مضامین پڑھیں گے۔

3) دینی مدارس کے درجہ ثانویہ خاصہ (XI-XII) کے طلباء نئی سکیم آف سٹڈیز کے مطابق General & Humanities گروپ کا حصہ ہوں گے۔ تاہم وہ لازمی مضامین کے ساتھ دیگر تین اختیاری مضامین کے متبادل کے طور پر "حدیث واصول حدیث"، "فقہ واصول فقہ" اور "عربی ادب" کے مضامین پڑھیں گے۔

4) نئی سکیم آف سٹڈیز کے لازمی مضامین کی تدریس پر، "اتحادِ تنظیمات مدارس پاکستان" کے تمام جملہ امتحانی اداروں کی اسناد برائے درجات ابتدائیہ، متوسط، ثانویہ عامہ اور ثانویہ خاصہ کو بالترتیب پرائمری، مڈل، میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے مساوی شمار کیا جائے گا۔

5) دینی مدارس کے طلباء کو وزیر اعلیٰ کے پروگرام برائے تعلیمی اصلاحات کے تحت مفت درسی کتب فراہم کی جائیں گی۔

6) دیگر تعلیمی اداروں کی طرح، دینی مدارس میں بھی سائنس اور کمپیوٹر لیبارٹریوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکولز کی رجسٹریشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2535: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں پرائیویٹ سکولوں کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار اپنایا گیا ہے؟

(ب) پرائیویٹ سکول کی رجسٹریشن کے لئے کن شرائط پر پورا اترنا ہوتا ہے نیز شرائط کے طریق کار اس کی سالانہ یا ماہانہ کتنی فیس مقرر کی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) جو پرائیویٹ سکول رجسٹریشن نہیں کراتے یا رجسٹریشن کے طریق کار پر پورا نہیں اترتے وہ کئی سالوں تک بغیر رجسٹریشن کے چلتے رہتے ہیں نیز جو رجسٹریشن کی شرائط پر پورا نہیں اترتے اور وہ کام کر رہے ہوتے ہیں ایسے پرائیویٹ سکولوں کے خلاف محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے؟

(د) چھوٹی چھوٹی عمارتوں میں چلنے والے سکولوں کی رجسٹریشن کیسے ہو جاتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع لاہور کے پرائیویٹ سکولز پنجاب پرائیویٹ انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 1984 ترمیم شدہ ایکٹ 2017 کے تحت رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں جن میں درج ذیل دستاویزات منسلک کی جاتی ہیں:۔

1۔	درخواست بنام رجسٹرنگ اتھارٹی	2۔	مجوزہ فیس
3۔	بلڈنگ فٹنس سرٹیفکیٹ	4۔	ہائی جینک سرٹیفکیٹ
5۔	ویری فکیشن فیس	6۔	رجسٹری یا کرایہ نامہ
7۔	نقشہ بلڈنگ	8۔	سکول پرنسپل کی طرف سے بیان حلفی
9۔	پراسپیکٹس یا ایڈمشن فارم	10۔	شناختی کارڈ
11۔	اساتذہ کے تقرر نامے اور ان کی ڈگریز		

(ب) ضلع لاہور کے پرائیویٹ سکولز پنجاب پرائیویٹ انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 1984 ترمیم شدہ ایکٹ 2017 کے تحت رجسٹرڈ کئے جاتے ہیں جن کی شرائط درج ذیل ہیں:

1۔	درخواست بنام رجسٹرنگ اتھارٹی	2۔	مجوزہ فیس
3۔	بلڈنگ فٹنس سرٹیفکیٹ	4۔	ہائی جینک سرٹیفکیٹ
5۔	ویری فکیشن فیس	6۔	رجسٹری یا کرایہ نامہ
7۔	نقشہ بلڈنگ	8۔	سکول پرنسپل کی طرف سے بیان حلفی
9۔	پراسپیکٹس یا ایڈمشن فارم	10۔	شناختی کارڈ
11۔	اساتذہ کے تقررنامے اور ان کی ڈگریز		

اس کے بعد تین رکنی کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جو کہ سکول کا معائنہ کرتی ہے اور اپنی سفارشات رجسٹرنگ اتھارٹی کو پیش کرتی ہے۔ رجسٹرنگ اتھارٹی کا اجلاس مہینے میں دو بار ہوتا ہے اور یہ تمام کیس اجلاس میں رکھے جاتے ہیں۔ اجلاس کی سربراہی ڈپٹی کمشنر لاہور کرتے ہیں۔ اجلاس میں جو کیسز منظور ہوتے ہیں ان کو رجسٹریشن سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔ نیز ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول کی رجسٹریشن فیس۔/7000 روپے ہے اور سالانہ انسپکشن فیس پانچ سال کے لئے۔/5000 روپے ہے جبکہ مڈل اور پرائمری سکول کی رجسٹریشن فیس۔/5000 روپے ہے اور سالانہ انسپکشن فیس 5 سال کے لئے۔/2500 روپے مقرر ہے۔

(ج) ایسے پرائیویٹ سکول جو رجسٹریشن نہیں کرواتے ان کو شوکاز نوٹس جاری کئے جاتے ہیں نیز 2019-12-21 کو پبلک نوٹس ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے اخباروں میں دیا گیا ہے کہ تمام سکولز جو کہ غیر رجسٹرڈ چل رہے ہیں وہ 15 دن کے اندر اپنی درخواستیں جمع کروائیں بصورت دیگر پنجاب پرائیویٹ انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 1984 ترمیم شدہ ایکٹ 2017 کے تحت جرمانے کئے جائیں گے۔

(د) پنجاب پرائیویٹ انسٹیٹیوشن (پروموشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 1984 ترمیم شدہ ایکٹ 2017 میں رقبہ متعین نہیں ہے جبکہ حالیہ دور میں پرائمری/مڈل سکول کے لئے دس مرلہ کی زمین درکار ہوتی ہے اور ہائی سکول کے لئے ایک کنال جگہ درکار کی جاتی ہے۔

سرکاری اور نجی سکولوں میں یکساں نصاب تعلیم سے متعلقہ تفصیلات

*2552: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام نجی سکول حکومت کی طرف سے سرکاری سکولوں میں رائج تعلیمی نصاب پڑھانے کے پابند ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بڑے بڑے نجی سکول سرکاری تعلیمی نصاب میں ازخود ترمیم کرکے اپنے تعلیمی اداروں میں پڑھا رہے ہیں جس سے نوجوان نسل تباہ ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نجی تعلیمی اداروں میں شیشہ کیفے کھلے ہوتے ہیں جس سے نئی نسل سنورنے کی بجائے تباہ ہو رہی ہے؟

(د) اگر مذکورہ بالا تمام حقائق درست ہیں تو ان نجی سکولوں کے خلاف محکمہ یا حکومت نے کیا ایکشن لیا کتنے سکولوں کے خلاف کارروائی کی حقائق سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مروجہ قوانین کے تحت نجی سکول حکومت کی طرف سے سرکاری سکولوں میں رائج تعلیمی نصاب پڑھانے کے پابند نہیں ہیں تاہم پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بُک بورڈ ایکٹ 2015 کی شق (1)10 کے تحت کوئی بھی شخص بورڈ کی منظوری کے بغیر کسی بھی تعلیمی ادارے میں کوئی نصابی کتاب وغیرہ نہیں لگوا/لگا سکتا۔

(ب) ایسا درست نہ ہے البتہ کسی پرائیویٹ سکول کی جانب سے سرکاری تعلیم نصاب میں ازخود ترمیم کرنے کی صورت میں نشاندہی و شکایات متعلقہ ضلع کی رجسٹریشن اتھارٹی کو درج کروائی جا سکتی ہیں جو کہ قانون کے مطابق خلاف ورزی کرنے والے پرائیویٹ سکولز کے خلاف کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے کسی بھی پرائیویٹ سکول میں شیشہ کیفے موجود نہ ہے۔

(د) مذکورہ بالا حقائق درست نہ ہیں۔

شرقپور کے سرکاری سکولوں میں کتابوں کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*2567: **میاں جلیل احمد:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شرقپور شریف کے سرکاری سکولوں میں سرکاری کتابوں کی فراہمی اب تک کیوں نہیں ہو سکی؟

(ب) مذکورہ علاقے میں کل کتنے سکول ہیں جن میں فراہمی مکمل طور پر ہو چکی ہے؟

(ج) کتنے سکولوں میں فراہمی مکمل نہیں ہو پائی؟

(د) مجوزہ فراہمی گرمیوں کی چھٹیوں سے پہلے مکمل کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی ایم آئی یو۔پی ای ایس آر پی نے تعلیمی سال 2019 کے لئے تحصیل شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ کے سرکاری سکولوں کی کلاس کچی تا دہم کے طلباء کے لئے 58,410 کتب مارچ 2019 میں فراہم کیں۔

(ب) سکول انفارمیشن سسٹم (SIS) کے مطابق پی ایم آئی یو۔ پی ای ایس آر پی نے تحصیل شرقپور شریف کے 135 سرکاری سکولوں کو کتابیں فراہم کیں۔

(ج) تحصیل شرقپور شریف کے تمام سکولوں میں کتب فراہم کی گئیں۔

(د) سرکاری سکولوں میں مزید داخلے میں اضافہ کی وجہ سے پی ایم آئی یو۔پی ای ایس آر پی نے 87,770 مزید کتب ضلع شیخوپورہ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) کے حوالے 10۔اگست 2019 کو کر دی ہیں۔کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ اضافی کتب گرمیوں کی چھٹیاں ختم ہونے سے پہلے فراہم کر دی گئی ہیں۔ان کتب کی تحصیل شرقپور شریف کے سکولوں میں فراہمی چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈی ای اے) کی ذمہ داری ہے۔

تحصیل بھلوال میں گرلز و بوائز،
پرائمری،ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*2735: **جناب یاسر ظفر سندھو:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال میں کتنے گرلز و بوائز پرائمری، مڈل،ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت کا کیا معیار ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) بھلوال تحصیل کے کتنے اور کون کون سے بوائز و گرلز سکولز حکومت کے معیار یا طریق کار پر پورا اترتے ہیں؟

(د) حکومتی معیار پر پورا اترنے والے سکولوں کو کب تک اپ گریڈ کر دیا جائے گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) تحصیل بھلوال میں سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i) پرائمری سکول: گرلز 70 بوائز 71 (ii) مڈل سکول: گرلز 23 بوائز 9

(iii) ہائی سکول: گرلز 12 بوائز 10 (iv) ہائر سیکنڈری سکول: گرلز 2 بوائز 1

تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکولوں کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ معیار کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل بھلوال میں اس وقت ایسے دس گرلز پرائمری سے مڈل، 14 بوائز پرائمری سے مڈل، اُنیس گرلز مڈل سے ہائی اور سات بوائز مڈل سے ہائی سکول ہیں جو حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ معیار پر پورا اترتے ہیں جن کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول کوئی نہ ہے۔

(د) حکومت کی جانب سے فنڈز کی فراہمی پر سکولوں کو اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ گرلز ہائی سکول
عادل گڑھ کمپیوٹر لیب اور ٹیچرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2741: **جناب بلال فاروق تارڑ**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول عادل گڑھ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں کمپیوٹر لیب قائم ہے؟

(ب) اس لیب میں کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے کتنے ٹیچر تعینات ہیں اور ان کی تقرری کب ہوئی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جی، ہاں! قائم ہے۔

(ب) کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے فی الحال کوئی استاد نہ ہے۔ اس سیٹ کی SNE 2019 میں منظور ہو کر آئی ہے۔اس کے لئے کمپیوٹر ٹیچر کی سیٹ خالی ہے۔

فیصل آباد میں پرائیویٹ رجسٹرڈ سکولز
کی تعداد اور رجسٹریشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2746: **جناب محمد طاہر پرویز**: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنے سکولز پرائیویٹ جو کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن سے رجسٹرڈ ہیں، چل رہے ہیں؟

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں چلنے والے سکولوں کے نام، جگہ مع مالکان کے نام بتائیں؟

(ج) پرائیویٹ سکول کی رجسٹریشن کا طریق کار اور معیار کیا ہے؟

(د) کتنے سکول حکومت کے طریق کار اور معیار پر پورا اترتے ہیں؟

(ہ) کیا تمام پرائیویٹ سکولوں میں کھیل کے گراؤنڈ موجود ہیں؟

(و) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ ان پرائیویٹ سکولوں کی اپنی بک شاپس ہیں جن پر بازار سے مہنگی کتابیں، کاپیاں اور دیگر اشیاء فروخت کی جاتی ہیں حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) فیصل آباد میں 5108 پرائیوٹ سکولز جو کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن فیصل آباد سے رجسٹرڈ ہیں، چل رہے ہیں۔

(ب) فیصل آباد شہر کی حدود میں چلنے والے پرائیویٹ سکولز کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پرائیویٹ سکول کی رجسٹریشن کا Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پرائیویٹ سکول کی رجسٹریشن کے لئے سکول مالکان مجوزہ پروفارمہ Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پر سکول سے متعلقہ معلومات پر کر کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی) کے دفتر میں جمع کرواتے ہیں جہاں سے درخواست انسپکشن کمیٹی کو بھیج دی جاتی ہے انسپکشن کمیٹی کی رپوٹ میں سکول کے متعلق سفارشات کا جائزہ لینے اور ڈسٹرکٹ رجسٹرنگ اتھارٹی سے منظوری کے بعد سکول رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔

(د) رجسٹرڈ پرائیوٹ سکولز حکومت کے طریق کار اور معیار پر پورا اترتے ہیں کیونکہ رجسٹریشن سے پہلے انسپکشن کمیٹی سکول کا معائنہ کرتی ہے اور انسپکشن کمیٹی کی رپوٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے سکولز کو رجسٹرڈ کیا جاتا ہے لیکن کھیل کے گراؤنڈ صرف چند سکولز کے پاس موجود ہیں۔

(ہ) جی، نہیں۔ صرف چند سکولز میں کھیل کے گراؤنڈ موجود ہیں۔

(و) پرائیویٹ سکولز میں بک شاپس چلانے پر پابندی ہے خلاف ورزی کرنے والے سکولز کے مالکان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے لیکن کاپیوں اور دیگر اشیاء کی قیمت کے تعین کے بارے میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی فیصل آباد کے پاس کوئی اختیار نہ ہے۔

رحیم یار خان: پی پی۔266 میں پرائمری، مڈل، ہائی گرلز اور بوائز سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2774: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی گرلز / بوائز سکولز ہیں؟

(ب) کیا ان سکولوں میں بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(ج) ان میں سے کتنے سکولز کی چار دیواری مکمل ہے اور کتنے سکولز چار دیواری سے محروم ہیں؟

(د) پی پی۔266 کے کتنے سکولز میں پینے کا صاف پانی دستیاب نہ ہے؟

(ہ) جن سکولوں میں مندرجہ بالا سہولیات نہ ہیں حکومت کب تک ان سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(و) پی پی۔266 رحیم یار خان میں پچھلے دو سالوں میں کتنے سکولز کو اپ گریڈ کیا گیا ہے سکولز وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔266 رحیم یار خان میں پرئمری، مڈل اور ہائی بوائز / گرلز سکولز کی تفصیل درج ذیل ہے:

	پرائمری سکول	مڈل سکول	ہائی سکول	کل سکولز
بوائز	87	13	08	108
گرلز	64	04	03	91
کل تعداد	151	17	11	199

(ب) حلقہ پی پی۔266 رحیم یارخان کے پانچ گرلز پرائمری سکولوں میں جزوی طور پر چار دیواری نہ ہے تاہم حلقہ کے باقی تمام سکولز میں بنیادی سہولیات میسر ہیں۔ پانچ سکولوں کی لسٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔266 رحیم یارخان کے 194 سکولوں کی چار دیواری مکمل ہے۔ تاہم پانچ گرلز پرائمری سکولوں میں جزوی طور پر چار دیواری نہ ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔266 رحیم یارخان کے تمام سکولز میں پینے کا صاف پانی دستیاب ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔266 رحیم یارخان کے جن پانچ گرلز پرائمری سکولوں میں جزوی طور پر چار دیواری میسر نہیں۔ حکومت پنجاب کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر ان سکولوں میں چار دیواری کی سہولت فراہم کر دی جائے گی۔

(و) حلقہ پی پی۔266 رحیم یارخان میں گزشتہ دو سالوں میں صرف گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر 186/P تحصیل صادق آباد کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول درجہ دیا گیا ہے۔

صوبہ میں سرکاری سکولوں میں سولر پینل سسٹم کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*2909: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے سرکاری سکولوں کو سولر پر منتقل کرنے کے لئے اب کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنے اخراجات آئیں گے نیز کیا حکومت صوبہ بھر کی لائبریریز کو بھی سولر پر منتقل کرنا چاہتی ہے؟

(ج) یہ منصوبہ صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں مؤثر ہو گا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حکومت پنجاب اس وقت جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں 10861 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے اور 22۔ اکتوبر 2019 تک 4605 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

مزید برآں حکومت پنجاب دیگر 4200 سکولوں کو بھی شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ جو بہت جلد شروع ہو جائے گا۔

(ب) اس منصوبے کو مکمل کرنے کے لئے -/USD38,517,197 کا خرچہ آئے گا جس میں دو سال کی آپریشن اینڈ مینٹیننس کاسٹ بھی شامل ہو گی۔ صوبہ بھر کی لائبریریز کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے لئے مستقبل میں کوئی تجویز زیر غور لائی جا سکتی ہے۔

(ج) یہ منصوبہ صوبہ بھر کے تمام 36 اضلاع پر مؤثر ہو گا۔

سرگودھا: تحصیل بھلوال موضع سالم میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول میں طالبات کی تعداد اور سکول کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2936: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھلوال موضع سالم (سرگودھا) میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ موضع سالم میں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نہ ہے؟

(ج) ایلیمنٹری سکول میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت اس سکول کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول سالم کی کلاس وار تعداد طالبات

کچی	46
اول	60
دوئم	61
سوئم	68
چہارم	56
پنجم	58

ششم	80
ہفتم	54
ہشتم	46
میزان	529

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول سالم میں طالبات کے لئے تمام بنیادی سہولیات موجود ہیں۔ مسنگ فیسلٹیز نہ ہیں۔

(د) فنڈز دستیاب ہونے پر حکومت کو سکول کی اپ گریڈیشن کے لئے سفارش کر دی جائے گی۔

فیصل آباد: گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 509 گ ب ماموں کانجن بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3018: **جناب محمد صفدر شاکر:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول چک نمبر 509 گ ب ماموں کانجن (ضلع فیصل آباد) میں چھٹی کلاس سے بارہویں کلاس تک طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) محکمہ کے معیار کے مطابق طالبات کے لئے کتنے کلاس رومز موجود ہیں؟

(ج) اگر کلاس رومز کی کم ہیں تو محکمہ کب تک یہ کلاس رومز تعمیر کرے گا مدت کا تعین کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مذکورہ سکول میں چھٹی کلاس سے بارہویں کلاس تک طالبات کی تعداد 2157 ہے۔

(ب) مذکورہ سکول میں کلاس رومز کی تعداد 23 ہے۔

(ج) جی، ہاں! محکمہ کے معیار کے مطابق موجودہ طالبات کے لئے کلاس رومز کی تعداد کم ہے۔ مزید 18 کلاس رومز درکار ہیں۔ جن کا تخمینہ لاگت تقریباً 23.200 ملین ہے۔ اگر صوبائی حکومت 20-2019 میں فنڈز مہیا کر دے تو 6 ماہ کی مدت میں کلاس رومز تعمیر ہو جائیں گے۔ فنڈز کی ڈیمانڈ کے لئے محکمہ تعلیم پنجاب کو بذریعہ چٹھی نمبری

12338 مورخہ 24.12.2019 ارسال کر دی گئی ہے جس کی تفصیل Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ میں بوائز اور گرلز ایلیمنٹری سکولز کی تعداد اور تعینات اساتذہ سے متعلقہ تفصیلات

*3027: **محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ضلع میں سرکاری ایلیمنٹری سکولز (بوائز و گرلز) کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان سکولوں میں کتنے اساتذہ پی ایچ ڈی سائنس اور پی ایچ ڈی دیگر مضامین میں ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان سکولوں میں حال ہی میں جو اساتذہ تعینات کئے گئے ہیں وہ پی ایچ ڈی ہیں مگر ان کو ان کے رہائشی علاقہ جات کی بجائے دورافتادہ سکولوں میں تعینات کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن خاتون ٹیچر کو ان کے گھر سے دور دراز کے سکولوں میں تعینات کیا گیا ہے ان کو سکول آنے اور سکول سے واپس گھر جانے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا حکومت دور دراز کے سکولوں میں تعینات ٹیچر کو ان کے گھروں کے نزدیک خالی سیٹوں پر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ بوائز ایلیمنٹری سکول کی تعداد 118

گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کی تعداد 192

(ب) بوائز اور گرلز ایلیمنٹری سکولز میں پی ایچ ڈی اساتذہ کی تعداد ایک ہے اور یہ پی ایچ ڈی (اُردو) ہے۔

(ج) درست نہیں ہے۔

(د) درست نہیں ہے۔

(ہ) جی، ہاں! ہر ٹیچر کو یہ سہولت دی گئی ہے کہ وہ خود E-Transfer کے ذریعے اپنی ٹرانسفر اپنے گھر کے نزدیک کروا سکتا ہے۔

گوجرانوالہ: گورنمنٹ صغیر شاہین سکول کھیالی کی عمارت میں شام کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***3030: محترمہ شاہین رضا:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ صغیر شاہین سکول کھیالی گوجرانوالہ کی عمارت کتنے کمروں پر مشتمل ہے اس سکول کا رقبہ کتنا ہے اس میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے کلاس وار تفصیل دی جائے؟

(ب) اس کے پرائمری حصہ میں کلاس وار طالب علموں اور اساتذہ کی تعداد کتنی ہے پرائمری حصہ میں تعینات ٹیچرز میں کتنی پی ایچ ڈی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سکول کے پرائمری حصہ میں طالب علموں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے اس سکول میں شام کی شفٹ شروع کرنے کا پروگرام بنایا گیا تھا؟

(د) کیا اس سکول میں شام کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس سکول کی عمارت میں توسیع کرنے اور شام کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ صغیر شہید سکول کھیالی گوجرانوالہ کے نام سے دو سکول ہیں۔ ایک ایلیمنٹری سکول ہے جس کا رقبہ ایک کنال اور دو مرلہ ہے جو کہ 13 کمروں اور ایک کمپیوٹر لیب پر مشتمل ہے۔ اس سکول میں طلباء کی تعداد 700 ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کلاس	تعداد
نرسری	81
اول	68
دوئم	110
سوئم	96

چہارم	80
پنجم	91
ششم	73
ہفتم	60
ہشتم	41

دوسرا گرلز ہائی سکول ہے جس کا رقبہ پانچ کنال اور 9 مرلہ ہے جو 16 کمروں پر مشتمل ہے۔اس سکول کی طالبات کی تعداد 475 ہے۔ طالبات کی کلاس وار تعداد کی تفصیل مندرجہ ذیل دی گئی ہے:

کلاس	تعداد
ششم	113
ہفتم	79
ہشتم	82
نہم	109
دہم	92

(ب) گورنمنٹ صغیر شہید ایلیمنٹری سکول نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں طالب علموں کی تعداد 526 ہے جن کی کلاس وار تفصیل جز(الف) میں درج ہے۔ اس سکول کے پرائمری حصے میں اٹھارہ ٹیچرز تعینات ہے۔ان میں کوئی بھی پی ایچ ڈی ٹیچر موجود نہ ہے۔ گورنمنٹ صغیر شہید گرلز ہائی سکول نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ میں پرائمری حصہ نہ ہے۔

(ج) اس سکول کے پرائمری حصہ میں شام کی شفٹ کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

(د) ضلع گوجرانوالہ میں انصاف آفٹر نون سکولز سکیم کا آغاز ابھی تک نہ ہوا ہے اور نہ ہی حکومت عمارت میں فی الحال توسیع کا ارادہ رکھتی ہے۔

تعلیم کی بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3068: **محترمہ عظمیٰ کاردار:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سکولز ایجوکیشن نے صوبے میں gender mainstreaming کے حوالے سے کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا کوئی gender action plan 2019-20 کے لئے تیار کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کون سی سکیمز بنائی گئی ہیں؟

((ج) ان سکیمز کے لئے fund allocation کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جہاں تک gender mainstreaming کا تعلق ہے اس ضمن میں محکمہ تعلیم سکولز نے اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز کی آگاہی کے لئے مندرجہ ذیل ورکشاپس کروائیں۔

ضلعی سطح کی ورکشاپس:

ضلع ملتان	12۔مارچ،2019
ضلع ڈیرہ غازی خان	13۔مارچ،2019

صوبائی سطح کی ورکشاپس:

بھوربن	27،28۔اگست،2019

(ب) پلاننگ ونگ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے کوئی gender action plan تیار نہیں کیا اور نہ ہی اس حوالے سے کوئی سکیم بنائی ہے۔

(ج) ان سکیمز کے لئے کوئی فنڈز ایلوکیشن نہیں کی گئی البتہ 36 اضلاع میں جاری سکیمز پر CEOs کو ہدایات جاری کی ہیں کہ ترقیاتی سکیموں میں لڑکیوں کے سکولز کو ترجیح دی جائے۔

سکولوں اور دیگر سرکاری اداروں میں منشیات کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*3082: **محترمہ شعوانہ بشیر:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں منشیات کا استعمال تیزی سے پھیل رہا ہے جس سے ہماری نوجوان نسل بُری طرح متاثر ہو رہی ہے؟

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت نے سکولوں اور دیگر اداروں میں منشیات فروشوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے اگر ہاں تو کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور سزا دی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست نہ ہے۔ کسی بھی سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی ادارے سے منشیات کے استعمال کی شکایت وصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے۔

1) تمام سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں منشیات کی روک تھام کے لئے روزانہ کی بنیاد پر آگاہی دی جاتی ہے۔
2) طلباء وطالبات کے موبائل فون رکھنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔
3) سکولوں کے درجہ چہارم ملازمین کو سختی سے پابند کیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی غیر متعلقہ افراد کو سکول میں داخل نہ ہونے دیں۔
4) جن سکولوں میں کنٹین موجود ہے اسے روزانہ کی بنیاد پر چیک کیا جاتا ہے تاکہ وہ کوئی منشیات یا دیگر مضر صحت اشیاء کی فروخت تو نہیں کر رہے۔
5) اساتذہ کی سگریٹ نوشی پر سختی سے پابندی عائد ہے۔
6) وزٹ کرنے والے آفیسرز اپنی نگرانی میں طلباء و طالبات کی کلاسز کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

(ج) 36 اضلاع کی رپورٹ کے مطابق کسی سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں ایسا کوئی بھی واقعہ پیش نہ آیا اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

ڈیرہ غازی خان کے سکولوں میں پینے کے صاف پانی کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***3101: محترمہ شاہینہ کریم:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ڈیرہ غازی خان کے کتنے سکولز میں پینے کا صاف پانی میسر ہے اور سکولوں میں صاف پانی فراہم کرنے کے لئے حکومت کا لائحہ عمل کیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

ضلع ڈیرہ غازی خان میں کل 1607 سکول ہیں۔

1123 سکولوں میں صاف پانی کا انتظام ہے۔

484 سکولوں میں پانی کڑوا ہے یا سکول میں پانی موجود نہ ہے اور صاف پانی کا انتظام سکول اپنے طور پر کرتا ہے۔ تاہم حال ہی میں کوہ سلیمان کے 130 سکول جن میں پانی کا انتظام نہ ہے ان کا سروے کروالیا گیا ہے اور ایکسیئن پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو دفتر ڈی ای اے ڈیرہ غازی خان کے مراسلہ نمبر 643/D&P مورخہ 25.01.2019 اور مراسلہ نمبر 9413/D&P مورخہ 14.11.2019 کے تحت برائے تخمینہ لاگت تحریر کیا گیا ہے۔

پرائیویٹ سکولز کا رجسٹریشن کی مد میں
بچوں سے بھاری رقوم لینے سے متعلقہ تفصیلات

*3164: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکول رجسٹریشن کی مد میں بچوں کے والدین سے بھاری رقوم لیتے ہیں؟

(ب) اس رقم کا بچے پر کیا استعمال ہوتا ہے کیا اس کو ختم کیا جاسکتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشنل انسٹیٹیوشن پروموشن اینڈ ریگولیشن آرڈیننس 1984 کی شق نمبر 7-A کے تحت پرائیویٹ سکول ایڈمیشن فیس یا سکیورٹی فیس وصول کرنے کا مجاز ہے جو کہ ایک ماہ کی ٹیوشن فیس سے زیادہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ سکول کو بچوں سے کوئی اضافی رقم موصول کرنے کی اجازت نہ ہے۔ آرڈیننس کی کاپی Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پرائیویٹ سکولز داخلہ فیس یا سکیورٹی فیس کے علاوہ کوئی دیگر چارجز وصول کرنے کے مجاز نہ ہیں۔ ایسی کسی قسم کی بچوں سے زائد رقم کی وصولی کی صورت میں متعلقہ

رجسٹریشن اتھارٹی کے پاس درخواست دی جاسکتی ہے جو کہ متعلقہ پرائیویٹ سکول کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

بہاولپور: پی پی۔245اور میونسپل کارپوریشن
کی حدود میں قائم سکولزاوران میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3223: **جناب ظہیر اقبال:** کیاوزیر سکولزایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔245 اور بہاولپور میونسپل کارپوریشن کی حدود میں کہاں کہاں گرلز وبوائز پرائمری، مڈل ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟

(ج) کیاان سکولوں میں بجلی، واٹر سپلائی اور دیگر بنیادی انسانی سہولیات دستیاب ہیں؟

(د) ان سکولوں کے لئے مالی سال 20-2019 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے، تفصیل سکول وار بیان کریں؟

(ہ) حکومت ان سکولوں کی بنیادی سہولیات کب تک فراہم کرے گی؟

وزیر سکولزایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی۔245 اور مذکورہ کارپوریشن میں کل 64 پرائمری سکولز (بوائز29، گرلز35)، کل 15 مڈل سکولز (بوائز7، گرلز8) کل 30 ہائی سکولز (بوائز13، گرلز17) اور کل پانچ ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز دو، گرلز تین) ہیں۔ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان تمام سکولز میں تمام سہولیات موجود ہیں۔

(ج) جی، ہاں! ان تمام سکولوں میں بجلی، واٹر سپلائی اور دیگر بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

(د) ان سکولوں کی مالی سال 20-2019 کے بجٹ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان تمام سکولز میں تمام بنیادی سہولیات دستیاب ہیں۔

گوجرانوالہ: تحصیل وزیر آباد گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ وارث میں خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3248: **جناب بلال فاروق تارڑ:** کیاوزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں واقع گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ وارث میں اساتذہ اور دیگر عملے کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں واقع گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ وارث میں اساتذہ اور دیگر عملے کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

اساتذہ	
ای ایس ٹی	2
پی ایس ٹی	1
میزان	3

نان ٹیچنگ	
سوئپر	1
گیٹ کیپر	1
میزان	2

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع ساہیوال: سرکاری بوائز و گرلز سکولز

میں درجہ چہارم کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

725: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے سرکاری بوائز و گرلز سکولز ہیں ان میں درجہ چہارم کی کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں ان میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کیا حکومت خالی اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے کافی سکولز میں خاکروب نہ ہیں اور وہاں ٹیچرز خود صفائی کرتے ہیں یا بچوں سے صفائی کروانے پر مجبور ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن سکولز میں صفائی ناقص ہو تو ان سکولز کے ہیڈز کو سزا دی جاتی ہے جبکہ سٹاف کی عدم دستیابی حکومت کے ذمہ ہے؟

(د) حکومت وقت بوائز و گرلز سکولز ساہیوال کو بہترین بنائے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع ساہیوال میں کل 1158 پرائمری، مڈل اور ہائی و ہائر سیکنڈری بوائز و گرلز سکول ہیں جن میں درجہ چہارم کی 2324 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں 486 اسامیاں خالی ہیں، خالی اسامیوں کو آئندہ ہونے والی بھرتی میں پُر کر دیا جائے گا۔

(ب) ضلع ساہیوال کے تمام ہائی سکولز میں خاکروب کی اسامی موجود ہے اور وہاں وہی خاکروب کام کرتے ہیں جبکہ چند پرائمری اور مڈل سکولز میں خاکروب کی اسامی موجود ہے اور باقی سکولز میں NSB اکاؤنٹ سے خاکروب رکھے ہوئے ہیں جو سکول کی صفائی کرتے ہیں اور انہیں NSB فنڈ سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ اساتذہ اور بچوں سے صفائی نہیں کروائی جاتی۔

(ج) حکومت پنجاب نے جو صفائی کا معیار رکھا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے لہٰذا صفائی کے سلسلے میں کسی کو سزا نہیں دی جاتی۔

(د) ضلع ساہیوال میں گزشتہ تین سال کے دوران گورنمنٹ سکولز کو NSB کی مد میں تقریباً 92,29,98,730 روپے جاری کئے گئے جس میں فرنیچر کی کمی کو پورا کیا گیا اور اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے جز وقتی اساتذہ رکھے گئے علاوہ ازیں 2017-18 میں 665 ایجوکیٹرز، AEOs اور 28 جونیئر کلرکس (رُول 17-A کے تحت) ہائی سکولز میں بھرتی کئے گئے اور مزید بہتری کے لئے اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔

ضلع ساہیوال میں پیف کے زیر انتظام سکولز
کی تعداد اور سال 2018 کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

730: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال کے سرکاری و نجی سکولوں کو PEEF کے سپرد کر دیا گیا ہے اگر ہاں تو ان سکولوں کے نام بتائیں جن کو اس ادارے کے سپرد کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ PEEF سکولوں کے طلباء و طالبات کے نام پر مالی امداد اور فنڈز حاصل کرتی ہے؟

(ج) طلباء و طالبات کی اعلیٰ کارکردگی پر PEEF سکالرشپ پروگرام کے تحت کتنی سکالرشپ / مالی امداد ان طالب علموں کو دی جاتی ہے، تفصیل سے آگاہ کریں نیز بچوں کو تعلیم حاصل کرنے اور آگے بڑھنے کے لئے PEEF کا ادارہ کیا خدمت سرانجام دے رہا ہے اور اس کا کیا طریق کار ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی امداد اور فنڈز کی رقم کا کوئی آڈٹ نہیں ہوتا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) حکومت نے اس ادارے کو سال 2018 میں کتنا فنڈ فراہم کیا ہے نیز اس ادارے نے طلباء و طالبات کو بہتر تعلیمی سہولت کے لئے کوئی نیا طریق کار متعارف کروایا ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف)

- یہ بالکل درست نہیں ہے کہ ضلع ساہیوال کے سرکاری و نجی سکولوں کو PEEF کے سپرد کیا گیا ہے اور نہ ہی PEEF کا کسی بھی ضلع کے سکولوں کے انتظامی معاملات سے کوئی تعلق ہے۔
- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) حکومت پنجاب کا ایک ادارہ ہے اور اس ادارہ کو ایک خود مختار کمپنی کی حیثیت سے کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 42 کے تحت سیکورٹیز ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے ساتھ دسمبر 2008 میں رجسٹر کرایا گیا۔
- اس ادارے کے قیام کا مقصد پنجاب اور دیگر صوبوں و علاقہ جات کے ہونہار اور مستحق طلباء و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے وظائف کی صورت میں مالی معاونت فراہم کرنا ہے تاکہ ہونہار و مستحق طلباء و طالبات بہترین تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملک کی ترقی و خوشحالی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) نے اپنے قیام سے لے کر آج تک 374,855 ہونہار و مستحق طلباء و طالبات کو وظائف فراہم کئے ہیں جن کی کل مالیت انیس ارب چالیس کروڑ روپے سے زائد ہے۔

(ب) پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) کسی مخصوص ضلع یا سکول کے طلباء و طالبات کے نام پر مالی امداد اور فنڈز حاصل نہیں کرتا بلکہ حکومت پنجاب اور دیگر اداروں کے فراہم کردہ فنڈ / انڈومنٹ فنڈ کی آمدن سے حاصل ہونے والی رقم سے ہر سال ہزاروں طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف فراہم کرتا ہے۔

(ج)

- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (پیف) نے اپنے قیام سے لے کر آج تک 374,855 ہونہار و مستحق طلباء و طالبات کو وظائف فراہم کئے ہیں۔ ان وظائف کی کل مالیت 19۔ارب چالیس کروڑ روپے سے زائد ہے۔
- سالانہ بنیادوں پر دیئے جانے والے وظائف کی تعداد اور مالیت Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (پیف) کے قیام کا مقصد پنجاب اور دیگر صوبوں و علاقہ جات کے ہونہار اور مستحق طلباء و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مواقع اور بہترین اداروں میں تعلیمی سہولتیں فراہم کرنا ہے تاکہ ان ہونہار و مستحق طلباء و طالبات کے والدین نے جو خواب دیکھے ہیں وہ پورے ہو سکیں اور وہ ملک کی ترقی و خوشحالی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

(د)

- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (پیف) کو حکومت اور دیگر اداروں کی طرف سے فراہم کردہ مالی امداد اور فنڈز کی رقم کا ششماہی اور سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کروایا جاتا ہے۔
- ششماہی اور سالانہ بیرونی آڈٹ کے لئے پاکستان کی مندرجہ ذیل بہترین آڈٹ فرموں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ سال 2009 سے لے کر آج تک کروائے گئے آڈٹ کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- آڈیٹر جنرل آف پنجاب بھی سالانہ بنیادوں پر پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (پیف) کے تمام شعبوں اور تقسیم کی گئی رقوم کا آڈٹ کرتا ہے، تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ (PEEF) کا خود کا انٹرنل آڈٹ ڈیپارٹمنٹ بھی ہر سال فراہم کے گئے وظائف اور تقسیم کی گئی رقوم کا آڈٹ کرتا ہے۔

(ہ)

- حکومت نے مالی سال 19-2018 کے دوران پیف کو 3۔ ارب روپے فراہم کئے ہیں۔
- ادارہ کا طلباء و طالبات کو تعلیمی سہولت کی فراہمی میں کوئی کردار نہیں۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد پنجاب اور دیگر صوبوں و علاقہ جات کے ہونہار اور مستحق طلباء و طالبات کو تعلیم کے حصول کے لئے وظائف کی صورت میں مالی معاونت فراہم کرنا ہے۔

صوبہ میں سرکاری سکولوں میں دوپہر کی کلاسز شروع کرنے سے متعلقہ تفصیلات

791: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرکاری سکولوں میں دوپہر کی کلاسز کا اجرا کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر کے کتنے سکولوں میں دوپہر کی کلاسز شروع کی گئیں اور یہ منصوبہ کتنے اضلاع میں جاری ہے؟

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر میں اس منصوبے کو مزید مؤثر بنانے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) Insaf Afternoon School کے تحت متعلقہ علاقوں میں تشہیری مہم چلا کر سرکاری سکولوں میں دوپہر کی کلاسز کا اجراء کیا گیا۔ گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق ان سکولوں میں ہیڈ ٹیچر، ٹیچر اور درجہ چہارم کے ملازمین کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بنیادی سہولیات پانی اور بجلی بھی فراہم کی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر SO(DEA)1-45/2019 مورخہ 07-05-2019 کے مطابق صوبہ بھر کے بائیس اضلاع کے انصاف آفٹر نون سکولز پروگرام کے تحت 719 سرکاری سکولز کو دوپہر کی کلاسز کے اجراء کے لئے منتخب کیا گیا جبکہ PMIU/PESRP کے نوٹیفکیشن نمبر PMIU/PESRP/INSAF/2019 مورخہ 25-10-2019 کے مطابق حتمی لسٹ کے مطابق بائیس اضلاع میں 577 سرکاری سکولز کو فائنل کیا گیا ہے۔ 36 اضلاع کی رپورٹ کے مطابق انصاف پروگرام کے تحت بائیس اضلاع کے 577 سرکاری سکولز میں دوپہر کی کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔

(ج) جن سکولوں میں طلباء کی تعداد بڑھ جائے وہاں طلباء کی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دوپہر کی کلاسز کا اجراء کیا جاتا ہے۔

خانیوال: ڈی پی ایس سکول جہانیاں کو پچھلے سالوں میں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ رقم اور اس کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

807: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژنل پبلک سکول جہانیاں (خانیوال) کو سال 18۔2017 اور 19۔2018 میں کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی اور کتنی رقم اس سکول کو اپنے source سے حاصل ہوئی؟

(ب) کتنی رقم اس سکول کی بلڈنگ ودفاتر کی مرمت، تزئین و آرائش اور وائٹ واش پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سے کون کون سی اشیاء کہاں کہاں سے خریدی گئی یہ خریداری کس کی اجازت سے کن کن ملازمین نے کی؟

(د) اگر ان سالوں میں سکول ہذا کا آڈٹ ہوا ہے تو اس آڈٹ رپورٹ کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کا خصوصی آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیاہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حکومت کی طرف سے کبھی بھی کوئی رقم /گرانٹ ڈویژنل پبلک سکول جہانیاں کو موصول نہیں ہوئی ۔ڈویژنل پبلک سکول جہانیاں (خانیوال) کی اپنی آمدن سال 2017-18 اور 2018-19 مندرجہ ذیل ہے:

سال	آمدن
2017-18	27633969/- روپے
2018-19	38750126/- روپے

(ب)

1) (سکول بلڈنگ، 54 رومز) اور دفاتر کی مرمت (بجلی، فرنیچر، بلڈنگ) پر خرچہ بذریعہ سکول آمدنی مندرجہ ذیل ہے:

سال 2017-18	202680 روپے
سال 2018-19	519667 روپے

2) وائٹ واش:

سال 2017-18 54580روپے

سال 2018-19 25000روپے

(ج)

1) سال 2017-18

نیو بلڈنگ گرلز بلاک تعمیر۔ 16735771روپے

فرنیچر اینڈ فکسچرز (کرسیاں، الیکٹرک واٹر کولرز، فوٹو کاپی مشین، پنکھے وغیرہ)

ٹوٹل خرچہ: 1036310روپے

2) سال 2018-19

نیو بلڈنگ گرلز بلاک تعمیر۔ 7647551روپے

فرنیچر اینڈ فکسچرز (بینچ، UPS، کلاس نام پلیٹ، الیکٹرک واٹر کولر، وغیرہ)

ٹوٹل خرچہ: 340759روپے

نوٹ: تمام اشیاء کی خریداری سکول SOP کے مطابق چیئرمین اور سیکرٹری BOG کی پیشگی منظوری کے بعد Procurement Works Committee نے کی۔

(د) سکول کے اپنے SOP کے مطابق ہر سال اکاؤنٹنٹ چارٹرڈ رجسٹرڈ فرم سے آڈٹ کروایا جاتا ہے جو کہ سال 2017-18 تک مکمل ہو چکا ہے۔ 2018-19 کا آڈٹ تکمیلی مراحل میں ہے۔

(ہ) چونکہ ادارہ ہذا میں کوئی سرکاری گرانٹ استعمال نہیں ہوتی اس لئے گورنمنٹ آڈٹ نہیں کرتی۔ سکول اپنی SOP کے مطابق ہر سال اکاؤنٹنٹ چارٹرڈ فرم سے آڈٹ کرواتا ہے گورنمنٹ آڈٹ ادارہ کی SOP میں نہ ہے۔

خانیوال: ڈی پی ایس سکول جہانیاں میں
ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

808: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی پی ایس سکول جہانیاں (خانیوال) میں ٹیچنگ کیڈر کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) سکول کی عمارت کی حالت کیسی ہے کیا یہ بلڈنگ طالب علموں کے لئے کافی ہے؟

(ج) اس سکول کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے اور کس مد میں خرچ کیا گیا ہے سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا حکومت اس سکول کا کوئی سپیشل آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سکول ہذا میں ٹیچنگ کیڈر کی 16 اور نان ٹیچنگ کیڈر کی ایک اسامی خالی ہے جن کی بھرتی کا عمل بذریعہ NTS تکمیلی مراحل میں ہے۔

(ب) بلڈنگ کی حالت تسلی بخش ہے تاہم ابھی مزید عمارت کی ضرورت ہے۔

(ج) گورنمنٹ کی طرف سے کبھی کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا اور نہ ہی کسی سرکاری نمائندے کی طرف سے صوابدیدی فنڈ وصول ہوا ہے۔

(د) چونکہ ادارہ ہذا میں کوئی سرکاری گرانٹ استعمال نہیں ہوتی اس لئے گورنمنٹ آڈٹ نہیں کرتی۔ سکول اپنی SOP کے مطابق ہر سال رجسٹرڈ چارٹرڈ فرم سے آڈٹ کرواتا ہے۔ گورنمنٹ آڈٹ ادارہ کی SOP میں نہ ہے۔

خانیوال: ڈی پی ایس کالج جہانیاں کی بلڈنگ

اور سال 18-2017 اور 2019 میں شرح داخلہ سے متعلقہ تفصیلات

809: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈویژنل پبلک سکول و کالج جہانیاں (خانیوال) کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) اس میں کتنے طالب علم کلاس وار تعلیم حاصل کر رہے ہیں تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(ج) اس کالج میں سال2017-18اور2019میں کتنے طالب علم کس کس کلاس میں داخل ہوئے ان کا میرٹ کیا تھا میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ سکول کی پرنسپل کب سے تعینات ہے ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف)

1	نیو بلڈنگ گرلز بلاک	17کمرے مع برآمدہ
2	اکیڈمک بلاکA	10کمرے مع کوریڈور
3	اکیڈمک بلاکB	10کمرے مع کوریڈور
4	اولڈ بلاک	17کمرے

(ب)

کلاس پلے گروپ تا انٹرمیڈیٹ **کل تعداد**= 1512

کلاس وار تعداد کی تفصیل(Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

1۔	نیا داخلہ	2017	269
2۔	نیا داخلہ	2018	278
3۔	نیا داخلہ	2019	153

(د) مذکورہ پرنسپل 2011سے تعینات ہیں۔ان کی تعلیمی قابلیت اور تجربہ درجہ ذیل ہے:

1. Masters in Economics and M.Ed.
2. 8Years teaching and 10 Year administrative experience.
3. Training session by TRIE institute of the Educators.
4. Principal Training by Ali Institute of Education, Lahore.
5. Achievements up to District Levels in administration:
6. District top matric result and division level position in Chief Minister Punjab competitions.

اگست 2018 تا اگست 2019 تک صوبہ میں
سکولز کو سولر انرجی پراجیکٹ پر منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

810: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 15۔اگست 2018 سے 15۔ اگست 2019 تک صوبہ بھر کے کتنے سکولوں کو سولر انرجی پراجیکٹ پر منتقل کیا؟

(ب) مزید کتنے سکولوں کو سولر انرجی پراجیکٹ پر منتقل کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) اس منصوبہ پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حکومت پنجاب نے اس وقت جنوبی پنجاب کے گیارہ اضلاع میں 10861 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کے منصوبے پر کام کر رہی ہے۔ 15۔اگست 2018 سے 15۔ اگست 2019 تک 2521 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کیا گیا تاہم اس کے بعد سے 22۔اکتوبر 2019 تک کل 4605 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کر دیا گیا ہے۔

(ب) جنوبی پنجاب میں 10861 سکولوں کے مکمل ہونے کے بعد پنجاب کے مزید 4200 سکولوں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کا منصوبہ بہت جلد شروع کیا جا رہا ہے۔

(ج) اور اس منصوبے پر اب تک -/USD13,710,626 لاگت کا خرچہ ہو چکا ہے۔

صوبہ کے سرکاری سکولز میں
کمپیوٹر سائنس لیب کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

811: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سرکاری سکولوں میں دو ہزار کمپیوٹر سائنس لیب کو اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) یہ منصوبہ کب مکمل ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ پنجاب بھر کے 17 اضلاع کے سرکاری سکولوں میں ایک ہزار سائنس لیب اور ایک ہزار کمپیوٹر لیب اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔

(ب) یہ منصوبہ پنجاب کے سرکاری سکولوں میں DFID کے تعاون سے شروع کیا جارہا ہے۔ اس وقت PMIU منصوبے کی مقررہ فنڈز کی وصولی کے مراحل میں ہے۔ اس وقت 17 اضلاع میں موجودہ سرکاری سکولوں میں FAME Education کے تعاون سے سائنس اور کمپیوٹر لیب بنانے کے لئے لیب میں ضروریات کی جانچ پڑتال کی جارہی ہے۔ 17 اضلاع کے نام مندرجہ ذیل ہیں؟

- ڈی جی خان فیصل آباد، گوجرانوالہ، قصور، خوشاب، لاہور، لیہ، لودھراں، منڈی بہاؤالدین، میانوالی، ملتان، اوکاڑہ، رحیم یار خان، راولپنڈی، ساہیوال، سیالکوٹ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(ج) یہ منصوبہ مارچ 2020 تک مکمل کیا جائے گا۔ اس منصوبے کی تکمیل کے لئے DFID سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو کل 1145 ملین روپے فراہم کرے گی۔

ڈیرہ غازی خان سکولز میں ٹائلٹ کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

840: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ڈیرہ غازی خان کے کتنے گرلز و بوائز سکولز میں ٹائلٹ کی سہولت میسر نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

ضلع ڈیرہ غازی خان کے تمام بوائز و گرلز پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں ٹائلٹ کی سہولت موجود ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ نے کل فرمایا تھا کہ بزنس خصوصاً سوالات pending کئے جاتے ہیں وہ دوبارہ آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی، وہ دوبارہ آئیں گے۔ وہ بالکل آئیں گے۔ وہ pending ہوئے تھے اس پر فیصلہ ہو گیا تھا۔ وہ انشاءاللہ دوبارہ آ جائیں گے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اذان ہونے سے پہلے ہم تحریک التوائے کار لے لیتے ہیں۔ پہلی تحاریک التوائے کار نمبر 14 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

جناح ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی تعمیر میں تاخیر

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" نیوز کی اشاعت مورخہ 8۔ جنوری 2020 کی خبر کے مطابق جناح ہسپتال لاہور، چھ ماہ گزر گئے میڈیکل ٹاور کی تعمیر شروع نہ ہو سکی۔ ٹاور میو ہسپتال کے سرجیکل ٹاور کی طرز پر بنانا تھا، 6۔ ارب کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا۔

جناب سپیکر! تفصیل یہ ہے کہ جناح ہسپتال میں میڈیکل ٹاور کی تعمیر کا منصوبہ تاخیر کا شکار ہو گیا۔ چھ ماہ گزرنے کے باوجود 500 بستروں پر مشتمل میڈیکل ٹاور کی تعمیر شروع نہ ہو سکی۔ تفصیلات کے مطابق محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر نے جناح ہسپتال میں سٹیٹ آف دی آرٹ میڈیکل ٹاور بنانے کا فیصلہ کیا تھا جس کے لئے رواں سال 6۔ ارب روپے کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا۔ میڈیکل ٹاور میو ہسپتال میں قائم سرجیکل ٹاور کی طرز پر بنایا جانا تھا، جس میں شعبہ میڈیسن سے متعلقہ بیماریوں کا علاج ہونا تھا اور سی ٹی سکین، ایم آئی آر اور ایکسرے کے لئے جدید آلات نصب کئے جانے تھے۔ منصوبہ کی منظوری کے بعد یکم اگست سے کام شروع ہونا تھا لیکن محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کی سستی اور نااہلی کے باعث منصوبہ کا آغاز نہ ہو سکا۔ اس حوالے سے عوام میں بڑی تشویش اور مایوسی پائی جا رہی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ نے فرمایا ہے کہ جناح ہسپتال کے میڈیکل ٹاور کے منصوبے کو چھ ماہ گزرے ہیں اور بڑی مایوسی پھیل رہی ہے۔ ابھی تو چھ ماہ ہوئے ہیں لیکن جو دس سال آپ کی حکومت نے میو ہسپتال کا ٹاور مکمل ہو چکا تھا اس کو شروع نہیں کیا تھا وہ تو پھر سارا کام مایوس کُن تھا۔ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ کا ابھی منسٹر صاحبہ سے جواب لیتے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اگر وہ نہیں ہوا، وہ غلط ہوا اور وہ ہونا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ نے یہی کہنا تھا مجھے پتا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اب اس کو precedent بنانا ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے صرف یہ یاددہانی کے لئے کہا ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مجھے ابھی تحریک التوائے کار کی کاپی ملی ہے۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو pending فرما دیں۔ میں انشاء اللہ اس کا جواب تیار کر کے لے آؤں گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ جائے گا۔ اب نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے آدھ گھنٹے کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد
جناب ڈپٹی سپیکر 6 بج کر 25 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(کوئی مسودہ قانون پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر مسودہ قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔

سب سے پہلے مسودہ قانون شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا مسودہ قانون کو dispose of کیا جاتا ہے۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم 31- دسمبر 2019 سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرار داد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے یہ قرار داد پیش ہو چکی ہے اس پر پارلیمانی سیکرٹری سکولز ایجوکیشن حکومتی مؤقف پیش کریں گے۔

نجی تعلیمی اداروں کے یونیفارم، کتابیں اور کاپیاں بآسانی مارکیٹ میں دستیاب کروانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ قرار داد ہذا کے ضمن میں گزارش ہے Punjab Private School Education Institution Promotion and Regulation Ordinance 1984 کے تحت صوبہ بھر کے تمام پرائیویٹ تعلیمی ادارے اس بات کے پابند ہیں کہ وہ طلباء و والدین کو سکول یا کسی مخصوص دُکان سے کتابیں کاپیاں اور یونیفارم خریدنے پر مجبور نہیں کر سکتے خلاف ورزی کی صورت میں متعلقہ ضلع کی

رجسٹریشن اتھارٹی قانون کے مطابق کارروائی کرنے کی مجاز ہے اور کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں متعلقہ ادارے کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر! جہاں تک تمام نجی تعلیمی اداروں میں یکساں یونیفارم کاپیاں اور کتابوں کا اختیار کرنے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں مزید گزارش ہے کہ حکومت پاکستان یکساں تعلیمی نظام رائج کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے جوں ہی اس حوالے سے حکومت کی جانب سے کوئی ہدایات موصول ہوں گی محکمہ اُن پر فوری عملدرآمد کرے گا۔ اندریں حالات مذکورہ قرارداد کو منظور کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو oppose کیا گیا ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لُوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری زیر التواء قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اس پر اپنا مؤقف پیش کریں گے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ تیسری زیر التواء قرارداد جناب محمد ایوب خان کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر خزانہ نے

حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔ وزیر خزانہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ چوتھی زیر التواء قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر صحت نے حکومتی مؤقف پیش کرنا ہے۔

صوبہ کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ امراض قلب کی سہولت فراہم کرنے کے لئے اس وقت مندرجہ ذیل انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی قائم ہو چکے ہیں ان میں پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور، چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان، فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد، راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی راولپنڈی، وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی وزیر آباد، کارڈیالوجی سنٹر BV ہسپتال بہاولپور، ان کے علاوہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے اس منصوبے میں موجودہ کارڈیک بیڈز کی تعداد 40 سے بڑھا کر 77 کی جا رہی ہے۔ اسی طرح ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو بھی اپ گریڈ کیا گیا ہے جس میں کارڈیک بیڈز کی تعداد 24 سے بڑھا کر 64 کی گئی ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں ہی ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی 4۔ارب 26 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے جو 100 بیڈز پر مشتمل ہو گا۔

جناب سپیکر! معزز ایوان کو یہ بتایا جانا ضروری ہے کہ تمام تدریسی ہسپتالوں میں کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں۔ جہاں دل کے مریضوں کے لئے خاطر خواہ سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں حتیٰ کہ ضلع ہسپتالوں میں بھی دل کے مریضوں کے لئے ڈیپارٹمنٹس قائم ہیں جو مریض کو تسلی بخش علاج کی سہولت فراہم کر رہے ہیں۔ جہاں تک تمام اضلاع میں امراض قلب کے سنٹرز کے قیام کا تعلق ہے حکومت پنجاب feasibility اور وسائل کی دستیابی کے بعد دیگر اضلاع میں بھی کارڈیک سنٹر قائم کرنے کا منصوبہ زیر غور لائے گی لہٰذا میں اس قرارداد کو oppose کرتی ہوں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں بات کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے قرارداد کو oppose کیا ہے۔ اب اس پر ووٹنگ ہو گی۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ امراض قلب کی بڑھتی ہوئی شرح کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کارڈیالوجی سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے تو اس قرارداد کو oppose ہی نہیں کیا۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے قرارداد کو oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ نے قرارداد کو oppose کیا ہے اس کے بعد ہی ووٹنگ کرائی گئی ہے۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ آسیہ امجد کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

سڑکوں پر سپیڈ بریکرز

بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق تعمیر کرنے کا مطالبہ

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پاکستان میں آج بھی دنیا بھر میں مسترد شدہ road studs یا cat's eyes سپیڈ بریکرز کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں جو نہ صرف گاڑیوں کے ٹائرز کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ حادثات کا موجب بھی ہیں لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سڑکوں سے ان road studs یا cat's yes کو فوری طور پر ہٹایا جائے اور گاڑیوں کی رفتار کو کم رکھنے کے لئے بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق منظور شدہ سپیڈ بریکرز کا استعمال کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے پاکستان میں آج بھی دنیا بھر میں مسترد شدہ road studs یا cat's eyes سپیڈ بریکرز کے طور پر استعمال کئے جا رہے ہیں جو نہ صرف گاڑیوں کے ٹائرز کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ حادثات کا موجب بھی ہیں لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام سڑکوں سے ان road studs یا Cat's eyes کو فوری طور پر ہٹایا جائے اور گاڑیوں کی رفتار کو کم رکھنے کے لئے بین الاقوامی ٹریفک قوانین کے مطابق منظور شدہ سپیڈ بریکرز کا استعمال کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں اور اس پر جواب دینا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! اس میں گزارش ہے کہ یہ درست بات ہے کہ road studs گاڑیوں کے ٹائرز کے لئے نقصان دہ ہیں لیکن محکمہ اس پر already کام کر رہا ہے۔ جس وقت یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ Cat's Eyes لگائی جائیں گی اس وقت کچھ عرصہ کے لئے تو انہوں نے کام کیا لیکن اب یہ طریق کار دنیا بھر میں متروک ہوتا جا رہا ہے اس لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے بھی اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور ٹریفک قوانین کے مطابق منظور شدہ سٹیل بار یا ربڑ کے سپیڈ بریکرز لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں تمام ضلعی اداروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس پر عملدر آمد شروع ہو جائے گا۔ میں نے اس لئے oppose کیا ہے حکومت already اس پر کام کر رہی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! میں اپنی قرارداد withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد withdraw کر لی گئی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم تو اس قرارداد کے حق میں تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن محرک نے اپنی قرارداد واپس لے لی ہے۔ دوسری قرارداد چودھری افتخار حسین چھچھڑ کی ہے۔ چودھری افتخار حسین چھچھڑ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

چودھری افتخار حسین چھچھڑ: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ میری اس قرارداد کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھڑ! آپ اپنی قرارداد پڑھ دیں۔

صوبہ بھر کے سکولز میں
تعینات MEAs کے کنٹریکٹ میں توسیع نہ کرنے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھچھڑ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مانیٹرنگ کے لئے تعینات MEAs کی جانب سے خواتین اساتذہ کو ہراساں کرنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جاتی ہے لہٰذا ان MEAs کے کنٹریکٹ پورے ہونے پر ان کو مزید کنٹریکٹ نہ دیا جائے۔ اساتذہ کو MEAs سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ انتھک محنت سے اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مانیٹرنگ کے لئے تعینات MEAs کی جانب سے خواتین اساتذہ کو ہراساں کرنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جاتی ہے لہٰذا ان MEAs کے کنٹریکٹ پورے ہونے پر ان کو مزید کنٹریکٹ نہ دیا جائے۔ اساتذہ کو MEAs سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ انتھک محنت سے اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ ایسی صورتحال نہیں ہے کہ کسی جگہ پر خواتین اساتذہ کو ہراساں کیا جارہا ہو اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جارہی ہو۔ پنجاب کے محکمہ جات The Protection against Harassment of Women Act at the Work Place 2010 نافذ العمل ہے۔ اس ضمن میں ایڈیشنل سیکرٹری کی سربراہی میں کمیٹی قائم ہے اور موصول ہونے والی شکایات پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ الزام درست ثابت ہونے کی صورت میں متعلقہ ملازم کا کنٹریکٹ ختم کر دیا جاتا ہے۔ MEAs آرمی سے ریٹائرڈ شدہ افراد ہیں جو کام کررہے ہیں، سالانہ کارکردگی کی بنیاد پر ان کا کنٹریکٹ بڑھایا جاتا ہے، MEAs پنجاب بھر کے گورنمنٹ سکولوں کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں جو کہ سکولوں میں اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی مدد سے سکولوں کی سہولیات، صاف پینے کا پانی، صفائی، فرنیچر، واش رومز میں بہتری لائی گئی ہے، پورے پنجاب میں کتابوں کی ترسیل میں بھی مثبت ثابت ہوئے ہیں۔ تمام MEAs، Code of conduct کے مطابق سکول visit کرتے ہیں لہٰذا میری استدعا ہے کہ یہ قرارداد reject کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے سکولز میں مانیٹرنگ کے لئے تعینات MEAs کی جانب سے خواتین اساتذہ کو ہراساں کرنے کے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں اور معزز اساتذہ کی تذلیل کی جاتی ہے لہٰذا ان MEAs کے کنٹریکٹ پورے ہونے پر ان کو مزید کنٹریکٹ نہ دیا جائے۔ اساتذہ کو MEAs سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ انتھک محنت سے اپنی خدمات سرانجام دے سکیں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے قرارداد کو oppose نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے قرارداد کو oppose کیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! انہوں نے بات کرتے ہوئے کہا کہ بہت ساری شکایات بھی آتی ہیں اور جو ہراساں کرتے ہیں انہیں نکال دیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جو پہلا جملہ کہا ہے کہ ہراساں کیا جا رہا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے oppose کیا ہے اور قرارداد ووٹنگ کے بعد نامنظور ہو چکی ہے۔ تیسری قرارداد محترمہ عائشہ اقبال کی ہے۔ محترمہ! آپ اپنی قرارداد پیش کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! استدعا ہے کہ میری یہ قرارداد اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! قرارداد pending نہیں کی جائے گی، آپ اسے پیش کریں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں اپنی یہ قرارداد withdraw کرتی ہوں، دوبارہ جمع کرا دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد withdraw کر لی گئی ہے۔ چوتھی قرارداد جناب محمد فیصل خان نیازی کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے ملازمین کو نوکری سے نہ نکالنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کافی عرصہ سے، تقریباً پچھلے دس پندرہ سالوں سے پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام میں جو ملازمین کام کر رہے تھے ان کے اس سال contract renew نہیں کئے گئے۔ بلا جواز ان

ملازمین کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ یہ کہا گیا کہ ان کی progress ٹھیک نہیں ہے اور یہ کام ٹھیک نہیں کر رہے یعنی اس قسم کے الزامات لگا کر ان کو نوکریوں سے فارغ کیا جا رہا ہے۔ جب کوئی آدمی پندرہ یا سولہ سال کسی ادارے میں serve کرتا ہے تو وہ ویسے ہی overage ہو جاتا ہے۔ پورے پنجاب سے پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے تقریباً بیس یا بائیس ملازمین کو نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ اور اس معزز ہاؤس سے گزارش ہے کہ ان ملازمین کے لئے ہمدردانہ غور کیا جائے۔ حکومت ان کے مسائل کو سُن لے اگر ان کا حق نہیں بنتا تو پھر بے شک ان کو نکال دیں لیکن اگر ان ملازمین کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو پھر ان کو ملازمت سے نہ نکالا جائے۔ ان بائیس ملازمین کے ساتھ بائیس خاندان وابستہ ہیں۔ یہ لوگ میرے حلقہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ میرے ضلع سے شاید ایک دو آدمی ہی ہوں گے۔ یہ سب ملازمین دوسرے اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں یعنی یہ ملازمین پورے پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ آپ اس حوالے سے رولنگ یا حکومت کو کوئی حکم دے دیں۔ وزیر قانون اس بابت ایک یا دو دن کے اندر اندر ہاؤس میں جواب دیں۔ ان ملازمین کے بارے میں ہمدردانہ غور کیا جائے تاکہ ان کی نوکریاں بحال ہو سکیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر! جن ملازمین کی دوران سروس اموات ہو جاتی ہیں یا جن کی medical grounds پر ریٹائرمنٹ ہوتی ہے تو ان کے بچوں کو Rule-17(A) کے تحت ملازمت دی جاتی ہے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ کے اندر بھی ایسے کافی لوگ موجود ہیں جن کو Rule-17(A) کے تحت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ان کے بارے میں بھی کوئی نظر ثانی کی جائے۔ ان کے معاملات کو دیکھا جائے اور اسی طرح صوبہ پنجاب کے ایسے ملازمین کے بچوں کو ملازمت مہیا کی جائے۔ صوبہ پنجاب اور ملک میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ آپ کی حکومت کا یہ نعرہ تھا کہ ہم بے روزگاری ختم کریں گے اور ایک کروڑ لوگوں کو نوکریاں دیں گے تو اب اس کا آغاز ہو جانا چاہئے کیونکہ آپ کی حکومت کو آئے ہوئے سترہ اٹھارہ مہینے ہو چکے ہیں۔ اس طریقے سے کافی لوگ adjust ہو جائیں گے اور ان کو روزگار مہیا ہو جائے گا۔ کافی لوگ نوکریاں نہ ملنے کی وجہ سے overage ہو رہے ہیں اور ان کا مستقبل تاریک ہوتا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے درخواست ہے کہ اس پر غور فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ چودھری! کیا آپ بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کی اس بات کی تائید کرتا ہوں۔ پنجاب رُورل سپورٹ پروگرام کے ملازمین کی معیار کو fulfill کرنے کے بعد سلیکشن ہوئی تھی۔ ان ملازمین کا پہلے گریڈ کم کیا گیا یعنی ان کو گریڈ-17 سے down گریڈ کرتے ہوئے گریڈ-16 دیا گیا۔ اب ان ملازمین کو گریڈ-16 سے مزید down گریڈ کیا جا رہا ہے یا پھر ان کی اسامیاں ہی ختم کی جا رہی ہیں یعنی ان کو نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا ان ملازمین کو نوکریوں سے نکالا جا رہا ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! دو options ہیں۔ پہلے option کے طور پر ان کی اسامیاں گریڈ-16 سے گریڈ 14 میں ڈاؤن گریڈ کی جا رہی ہیں اور دوسرے option کے طور پر ان کی اسامیاں ہی ختم کی جا رہی ہیں۔ یہ انتہائی ظلم ہو گا کیونکہ پہلے ہی ملک میں بہت زیادہ بے روزگاری ہے۔ اس بارے میں آپ کو quick action لینا چاہئے۔ اس بابت کوئی ایسا فیصلہ کریں کہ یہ ملازمین بے روزگار نہ ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: تو پھر کیا کریں، کیا اس بارے میں کوئی کمیٹی بنا دیں؟ وزیر قانون! آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس حوالے سے پہلے متعلقہ محکمہ سے رپورٹ لے لیتے ہیں۔ میں رپورٹ لے کر جناب کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اس پر کوئی کمیٹی بنا دیں؟ آپ متعلقہ محکمہ سے اس بارے میں رپورٹ لے لیں۔ سید حسن مرتضیٰ! کیا اس بارے میں کوئی کمیٹی بنا دیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بہت مناسب بات ہے۔ آپ اس بارے میں کوئی کمیٹی بنا دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! آپ رولنگ دے دیں کہ متعلقہ محکمہ ان ملازمین کے بارے میں ابھی کوئی decision نہ کرے۔ سُنا ہے کہ متعلقہ محکمہ ان ملازمین کے بارے میں آج کوئی decision کرنے والا ہے۔ آپ محکمہ کو یہ ہدایت کر دیں کہ ان ملازمین کے بارے میں کوئی decision نہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ محکمہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ان ملازمین کے بارے میں کوئی decision نہ کیا جائے۔ اس بارے میں وزیر قانون کوئی کمیٹی بنا دیں تاکہ کمیٹی اس بارے میں کوئی بہتر فیصلہ کر سکے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس بارے میں آپ خود ہی کوئی کمیٹی announce کر دیں تاکہ ہم کسی سے پوچھ تو سکیں کہ ان ملازمین کے بارے میں کیا فیصلہ کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون جو کمیٹی بنائیں گے اس میں سید حسن مرتضیٰ کو بھی شامل کیا جائے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پہلے میں check کر لوں کہ اس وقت اس کا کیا status ہے؟ معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ متعلقہ محکمہ کو ہدایت کر دی جائے کہ ان ملازمین سے متعلق decision کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کا status کیا ہے؟ اگر متعلقہ محکمہ اس حوالے سے already کوئی فیصلہ کر چکا ہے تو پھر علیحدہ بات ہے اور اگر ابھی تک ان ملازمین کے بارے میں فیصلہ نہیں ہوا تو پھر یہ کمیٹی جو recommendations دے گی اس کے مطابق فیصلہ ہو گا۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں یہ معاملہ وزیر اعلیٰ کے پرنسپل سیکرٹری کے نوٹس میں بھی لایا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم سے بھی request کی ہے اور انہوں نے مجھے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ ہم کوشش کریں گے کہ اس بابت کوئی sudden decision نہ ہو۔ اگر وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا اس معاملے کو خود take up کر لیں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ معاملات بہتر ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ اس بارے میں کوئی کمیٹی بنا دیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ کمیٹی نے کوئی فیصلہ زبردستی تو نہیں کر لینا۔ کمیٹی نے اس وقت meet کرنا ہے جب convener کہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! ہم پہلے اس بابت رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔ کل وزیر قانون اس بارے میں رپورٹ پیش کر دیں گے تو پھر اس حوالے سے کمیٹی بنا دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کوئی time بتا دیں کہ جناب محمد بشارت راجا کب اس کی رپورٹ پیش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک آدھ دن کا time دے دیتے ہیں۔ وزیر قانون کل یا پرسوں اس بابت رپورٹ پیش کر دیں گے۔ جب وزیر قانون اپنی رپورٹ پیش کریں گے تو پھر اس بارے میں کمیٹی بنا دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر کی جانب سے نیو کیمپس لاہور سے ملحقہ انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے منسوب کرنے کے بارے میں رولنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ

(---جاری)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے تین چار مرتبہ پہلے بھی ایک humble submission کی تھی۔ مجھے علم نہیں کہ وہ کون سی پُراسرار وجوہات ہیں کہ اس بارے میں ابھی تک کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ جناب محمد بشارت راجا کے ذہن میں ہو گا کہ شاید میں یہ بات بُھول جاؤں گا لیکن "بُھلنا میں وی کوئی نئیں"

جناب سپیکر! پروفیسر وارث میر ہمارے ملک کے ایک بہت بڑے دانش ور تھے اور آمرانہ سسٹم کے خلاف وہ ایک مزاحمت کی علامت تھے۔ جیل روڈ نہر پر ایک انڈر پاس ان کے نام سے منسوب کیا گیا تھا اور بعد میں اس انڈر پاس کا نام تبدیل کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی اور آپ نے رولنگ دی تھی کہ اس انڈر پاس کو پروفیسر وارث میر کے نام سے ہی منسوب کیا جائے۔ وزیر قانون نے دو تین مرتبہ وعدہ کیا تھا کہ ہم معاملے کو review کریں گے لیکن ابھی تک اس وعدے پر عملدرآمد نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! میں نے ایک option دی تھی کہ بے شک آپ فیروز پور روڈ کا نام کشمیر روڈ رکھ دیں کیونکہ یہ سڑک انڈیا تک جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس انڈر پاس کو دوبارہ پروفیسر وارث میر کے نام سے منسوب کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ مسئلہ پہلے ہاؤس میں زیر غور آیا تھا۔ اس بابت جناب سپیکر نے رولنگ دی تھی کہ اس نام کو تبدیل کیا جائے اور اس انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے دوبارہ منسوب کیا جائے۔ یہ معاملہ میرے محکمہ سے متعلق نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سپیکر صاحب کے احکامات متعلقہ محکمہ کو بھجوا دیئے تھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر یہی معاملہ ایوان میں اُٹھایا گیا۔ سپیکر صاحب نے مجھے حکم دیا اور میں نے concerned department کو دوبارہ remind کروا دیا تھا۔ آج پھر آپ کے حکم کے مطابق concerned department کو کہا جائے گا کہ معزز ایوان کے فیصلے پر عملدرآمد کروایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! آپ کل اس کی رپورٹ پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس کو take up کرتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس نمبر 19/53 محترمہ شاہینہ کریم کا ہے۔ یہ زیرو آر نوٹس move ہو چکا ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

تعلیمی سیشن کے دوران اساتذہ کے تبادلوں پر پابندی کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن میں اساتذہ کے تبادلہ جات پر تقریباً عرصہ دو سال سے پابندی عائد تھی۔ اپریل 2018 میں اساتذہ کے تبادلہ جات پر پابندی اُٹھالی گئی اور تبادلہ جات سے متعلق تفصیلی شیڈول جاری کیا گیا۔ ضلع اور محکمہ کی سطح پر تبادلہ جات کی درخواستوں پر احکامات جاری کرنے کا عمل شروع کر دیا گیا۔ اسی دوران عام انتخابات منعقدہ 25۔ جولائی 2018 سے قبل الیکشن کمیشن آف پاکستان کی جانب سے ہر قسم کے تبادلہ جات پر مکمل پابندی عائد کر دی گئی۔ عام انتخابات سے قبل process کی گئی درخواستوں پر نیا شیڈول جاری کیا گیا اور 15 تا 18۔ نومبر کے دوران آرڈرز جاری کئے گئے۔ تاہم اساتذہ کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ان اساتذہ سے جو پہلے درخواست جمع نہ کروا سکے تھے نئی درخواستیں طلب کیں اور ایک نیا شیڈول مورخہ 2019-03-13 کو جاری کیا گیا جس کے تحت 21 تا 25۔ دسمبر کو آرڈرز جاری کئے گئے۔ تبادلہ جات کے ضمن میں گزارش ہے کہ چونکہ موسم سرما میں عام تعطیلات ہوتی ہیں، سکولز بھی بند ہوتے ہیں اور تبادلہ جات پر عملدرآمد کرنے کے لئے تقریباً دو ماہ کا عرصہ درکار ہوتا ہے اس لئے موسم گرما کی تعطیلات میں تبادلہ کیا جانا مناسب ہے۔

جناب سپیکر! تعلیمی سیشن کے آغاز میں سکول کھلے ہوتے ہیں اور تعلیمی سرگرمیاں زور و شور سے جاری ہوتی ہیں۔ اگر تبادلہ جات کا عمل جاری رہے تو اساتذہ کرام اپنے تبادلہ کے سلسلے میں مختلف دفاتر کے چکر لگانا شروع کر دیتے ہیں جس کے باعث طلباء کی پڑھائی متاثر ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اس زیرو آور نوٹس کا جواب آچکا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 19/258 چودھری اختر علی کا ہے۔ یہ زیرو آور نوٹس move ہو چکا ہے۔ منسٹر صاحبہ اس کا جواب دیں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

میو ہسپتال کے کینسر وارڈ میں لیزر مشین کی خرابی

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میو ہسپتال میں کینسر وارڈ میں لیزر مشینیں نصب ہیں جو چالو حالت میں ہیں تاہم اُس میں استعمال ہونے والے تابکاری مادہ کی تیسری half life چل رہی ہے اس وجہ سے ایک مریض کے لئے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔ جہاں تک کینسر وارڈ میں Morphine pain killer کے استعمال کے لئے منسٹری آف انٹی نار کوٹکس، حکومت پاکستان سے اجازت درکار ہوتی ہے اس سلسلے میں تحریری طور پر متعلقہ ادارے کو لکھ دیا جا چکا ہے تاہم اس دوران مریضوں کو متبادل ادویات فراہم کی جارہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کا جواب آچکا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 20/268 محترمہ شازیہ عابد کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

راجن پور داجل کینال سے مسلسل مٹی اُٹھانے سے پُشتے کمزور ہونا

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع راجن پور داجل کینال سے مسلسل مٹی اُٹھائی جارہی ہے جس سے اس کینال کے پُشتے کمزور ہو رہے ہیں۔ کینال میں پانی آنے کی صورت میں آبادی کے ڈوبنے کا شدید اندیشہ ہے۔ اس کے سدّباب کے لئے درخواستیں دینے کے باوجود محکمہ نے کوئی نوٹس نہ لیا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جام پور شہر کے بالکل ساتھ داجل کینال ہے اس کینال کے اوپر ایک پُل بنا ہوا ہے جو داجل اور جام پور شہر کو loop کرتا ہے۔ میں نے پہلے بھی وزیر موصوف سے اس مسئلہ کو personally discuss کیا ہے کہ وہاں پر دن رات ٹرالیاں مٹی اور ریت اُٹھا رہی ہیں جس کی وجہ سے اس کینال کے کنارے بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں اور جیسے ہی پانی آئے گا داجل کینال کے پُشتے ٹوٹ جائیں گے۔ جام پور شہر پہلے بھی تباہ و برباد ہو چکا ہے اور اگر پُشتے ٹوٹنے سے جام پور میں مزید پانی آ گیا ہے تو جام پور شہر برداشت نہیں کر پائے گا لہذا وزیر موصوف سے اس بارے میں پوچھا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کئی دفعہ لوگ نہر سے بھل نکالتے ہیں اور جب یہ چیز محکمہ کے نوٹس میں لائی جاتی ہے تو موقع پر جو لوگ یہ کام کر رہے ہوتے ہیں تو اُن کے خلاف پرچے بھی درج کئے جاتے ہیں۔ محترمہ نے مجھے اس چیز کی نشاندہی کی تھی اور میں نے محکمے سے کہا تھا کہ وہ اس معاملے کو جا کر دیکھیں اور مجھے ground situation بتائیں۔ جہاں تک پُشتوں کے کمزور ہونے کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کی اس بات سے agree نہیں کروں گا کیونکہ یہ ایک ٹیکنیکل چیز ہے تو نہ محترمہ ٹیکنیکل knowledge رکھتی ہیں اور شاید میں بھی اتنا ٹیکنیکل knowledge نہیں رکھتا۔ نہر کے اندر ایک bed level maintain کرنا ہوتا ہے اُس bed level سے جس وقت پانی اوپر چلا جاتا ہے تو پانی کی flow کے اندر hindrance آتی ہے اور اگر اُس میں سے کوئی زیادہ مٹی نکال لیتا ہے تو اُس سے پانی کا bed level نیچے ہو جاتا ہے تو موگے اوپر رہ جاتے ہیں تو یہ ایک ٹیکنیکل معاملہ ہے جس کو ٹیکنیکل طریقے سے handle کیا جاتا ہے۔ مجھے اس سلسلے میں محکمہ کی طرف سے جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ داجل برانچ پر بھل چوری کرنے کے خلاف سب انجینئر اور سب ڈویژنل انجینئر کی طرف سے محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس سال بھی سالانہ بندی closure کے دوران سب انجینئر اور سب ڈویژنل انجینئر نے بھل چوری کرنے والوں

کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے پولیس سٹیشن میں روبکار داخل کروائی ہے جس کا تار نمبر 117 بتاریخ 2020-01-18 روبکار نمبر 10391049 بتاریخ 2020-01-20 بنام ملزم حضور بخش ولد حیدر قوم کھوسہ موضع پتی قاضی، تار نمبر 114 بتاریخ 2020-01-17 روبکار نمبر 10341037 بتاریخ 2020-01-20 بنام ملزم شاہنواز ولد دنگل قوم پٹھان، محمد ارشد گدارا سکنہ موضع تل شمالی، فیاض احمد ولد وزیر احمد قوم دراجا سکنہ موضع تل شمالی، تار نمبر 122 بتاریخ 2020-01-21 روبکار نمبر 10421045 بتاریخ 2020-01-21 بنام ملزم اکبر ولد اختر سکنہ بستی حانبی پولیس سٹیشن میں ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کرانے کے لئے استدعا کی گئی ہے۔ روبکار کی کاپی لف ہے۔ مزید برآں عموماً بھل نہر کے bed میں سے اُٹھائی جاتی ہے نیز نہر کے پُشتہ جات سے مٹی نہیں اُٹھائی جاتی اس لئے نہر کے پُشتہ جات کے کمزور ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وزیر موصوف own کر رہے ہیں اور اسی وجہ سے روبکار جاری ہو رہی ہیں۔ وہاں پُشتوں پر سے مٹی اُٹھائی جارہی ہے اور ہر وقت ٹرالیاں وہاں کھڑی ہوتی ہیں۔ اگر وہ پُشتے کمزور نہیں ہو رہے تو پھر اُن کے خلاف ان کو کارروائیاں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اگر انہوں نے چند ایک کارروائیاں کی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں یہ کچھ غلط ہو رہا ہے۔ داجل کینال کے کناروں سے مٹی اور ریت اُٹھائی جارہی ہے جس کی وجہ سے آبادی میں شدید بے چینی پائی جارہی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ وزیر موصوف کچھ زیادہ ٹیکنیکل ہیں یہ کتابی باتیں زیادہ کرتے ہیں اور وہاں پر عملی طور پر بہت کم کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کے توسط سے وزیر موصوف سے دوبارہ request کروں گی کہ وہاں پر یہ کام رُکوائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس نہر کو بنے ہوئے تقریباً پچاس سال ہو چکے ہیں جیسے محترمہ کہہ رہی ہیں کہ وہاں پر دن رات مٹی اُٹھائی جارہی ہے تو پچاس سال میں اُس نہر کا وجود ہی ختم ہو جانا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ ایسی باتیں خبر بنانے کے لئے یا مرچ مصالحے کے لئے نہ کی جائیں۔ ہاؤس کے بزنس کو serious لیا جانا چاہئے۔ محترمہ! یہ بتادیں کہ اس نہر کی آخری breach کب ہوئی تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اپنے جواب میں خود کہا کہ ہم کچھ لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز رجسٹر کروا رہے ہیں تو آپ اُن کے خلاف کارروائی کریں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! کارروائی یہی ہوتی ہے کہ ایف آئی آرز رجسٹر کی جاتی ہیں وہ ہم نے کروادی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 19/84 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ یہ زیرو آور نوٹس move ہو چکا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! اس کا جواب دیں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

گورنمنٹ گرلز سکول شیخوپورہ کو بند کر کے شادی کی تقریب منعقد کرنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ معاملات کی تفصیل جاننے کے لئے CEO DEA قصور کی جانب سے موصول شدہ رپورٹ کے مطابق مورخہ 04-02-2019 کو فخر امام ولد اختر حسین کے ساتھ رمضانہ بی بی زوجہ محمد یٰسین کا تنازع ہوا جس کی بنیاد پر رمضانہ بی بی زوجہ محمد یٰسین نے فخر امام ولد اختر حسین کے خلاف تھانہ پھولنگر صدر میں ایف آئی آر نمبر 19/77 درج کروائی۔ بعد ازاں مورخہ 08-02-2019 کو ایک پنچایت ہوئی اور معززین اہل علاقہ نے دونوں فریقین کے درمیان صلح کروادی۔ فخر امام نے حلفاً اپنی بے گناہی کا یقین دلایا جس پر مدعیہ پر رمضانہ بی بی نے بیان حلفی رُوبرو عدالت ایڈیشنل سیشن جج پتوکی دیا کہ میں حلفاً بیان کرتی ہوں کہ اُس نے غلط فہمی کی بنیاد پر فخر امام پر مقدمہ درج کروایا تھا۔ فخر امام مقدمہ ہذا میں بے گناہ ہے اور مزید تحریر کیا کہ اُس کے خلاف مقدمہ خارج کر دیا جائے تو اُسے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ مزید بر آں گواہان زلیخاں

بی بی اور کوثر بی بی نے بھی اپنے حلفیہ بیان میں فخر امام کو بے گناہ قرار دیا ہے اور مذکورہ واقعہ کو جھوٹی کہانی قرار دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کا جواب آ چکا ہے لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

The House is adjourned to meet on Wednesday the 29th January 2020 at 3:00 pm.

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ،29۔جنوری2020

(یوم الاربعاء،3۔جمادی الثانی1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ 5

293

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔ جنوری 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ مسئلہ کشمیر

مسئلہ کشمیر پر عام بحث جاری رہے گی۔

2۔ پرائس کنٹرول

پرائس کنٹرول پر عام بحث جاری رہے گی۔

3۔ امن وامان

امن وامان پر عام بحث جاری رہے گی۔

295

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

بدھ، 29۔جنوری 2020

(یوم الاربعاء، 3۔جمادی الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر 28منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾
وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ
لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾
فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

سورة الزّلزَل آیات 1 تا 8

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی (1) اور زمین اپنے (اندر) کے بوجھ نکال ڈالے گی (2) اور انسان کہے گا کہ اِس کو کیا ہوا ہے؟ (3) اُس روز وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (4) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اُس کو حکم بھیجا (ہو گا) (5) اُس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ ان کو اُن کے اعمال دکھا دیئے جائیں (6) تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اُس کو دیکھ لے گا (7) اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اُسے دیکھ لے گا (8)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

روک لیتی ہے آپؐ کی نسبت، تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضورؐ کا ہم پہ، آنے والے عذاب ٹلتے ہیں
وہ سمجھتے ہیں بولیاں سب کی، وہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی
آؤ بازار مصطفیٰؐ کو چلیں، کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں
اب کوئی کیا ہمیں گرائے گا، ہر سہارا گلے لگائے گا
ہم نے خود کو گرا دیا ہے وہاں، گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

تعزیت
سابق گورنر ملک رفیق رجوانہ کی اہلیہ اور
سابق وفاقی وزیر عبدالستار وریو کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سابق گورنر پنجاب ملک رفیق رجوانہ کی اہلیہ وفات پا گئی ہیں لہٰذا اُن کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سابق وفاقی وزیر عبدالستار وریو وفات پا گئے ہیں اُن کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب علی اختر مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں
مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 23، 24، 25اور 26بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 23، 24، 25اور 26بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ2020تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر6، 11، 12، 17، 18، 20، 21، 23، 24، 25اور 26بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔مارچ2020تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ امداد باہمی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ امداد باہمی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر912 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز سے متعلقہ تفصیلات

***912: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں ان کا رقبہ کتنا ہے اور یہ کتنے پلاٹوں پر مشتمل ہیں؟

(ب) یہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کب رجسٹرڈ کی گئی تھیں؟

(ج) کن کن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کو ان کی منتخب انتظامیہ چلا رہی ہے اور کس کس ہاؤسنگ سوسائٹی کو محکمہ کے افسران چلارہے ہیں؟

(د) ان کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کی سال18۔2017اور19۔2018کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان میں کس کس سوسائٹی کے خلاف نیب یا دیگر کسی ادارے میں خُورد بُرد کا کیس چل رہاہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) فیصل آباد میں بارہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں۔اُن کے رقبہ جات اور تعداد پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	رقبہ	تعداد پلاٹس
1۔	گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	Kanal 733 Marla 03 S 04	767
2۔	ٹیلی کام انجنیئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	2719 Kanal	3743
3۔	فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1401 Kanal	1141
4۔	اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	72-Acres, 6-Kanal & 14-Marla	701
5۔	کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	461- Kanal 6- Marla.	468
6۔	ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	137.75 Acres	2054
7۔	دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1506 Kanal 12 Marla	1110

8-	دی بہاری کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	216 Kanal 4 Marla	553
9-	ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	85 Acres, 7 Kanal & 4 Marla	646
10-	فیصل آباد کرسچین کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	131 Kanal 4 Marla	705
11-	دی شاداب کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	سوسائٹی نے ابھی رقبہ نہ خریدا ہے	
12-	دی واپڈا ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	651 Acres 04 Kanal 10 Marla	5996

(ب) ان کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تاریخ رجسٹریشن درج ذیل ہے:

1-	گورنمنٹ ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	08.02.1982
2-	ٹیلی کام انجنیئرز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	16.04.1989
3-	فیصل آباد ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	08.10.1990
4-	اکیڈمک ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	29.05.1990
5-	کو آپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	19.07.1971
6-	ریلوے ایمپلائز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	07.08.1986
7-	دی لائرز کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	22.10.1989
8-	دی بہاری کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	05.05.1975
9-	ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	31.10.1951

10۔	فیصل آباد کریسچین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	14.10.1968
11۔	دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	24.05.1977
12۔	دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	20.04.1987

(ج) ان کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کو اُن کی منتخب انتظامیہ کمیٹی چلا رہی ہے اور کسی ہاؤسنگ سوسائٹی میں ایڈمنسٹریٹر تعینات نہ ہے۔

(د) ان کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تفصیل آمدن اور اخراجات بابت سال 2017-18 درج ذیل ہے جبکہ رواں مالی سال2019-20 ابھی مکمل نہ ہوا ہے لہٰذا مطلوبہ رپورٹ مورخہ 30.06.2019 کے بعد دی جاسکتی ہے۔

2017-18

نام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز	آمدن	اخراجات
گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	1364079/-	381724/-
ٹیلی کام انجنیئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	13000000/-	12500000/-
فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	3438773/-	16790338/-
اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	5857014/-	5860997/-
کوآپریٹو ہاوس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	14765646/-	11624899/-
ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	3894013/-	2402934/-
دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	4342545/-	5065034/-
دی بہاری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	15689/-	14121/-
ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	Nil	109000/-
فیصل آباد کریسچین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	884291/-	615880/-
دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	169590/-	Nil
دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	136926812/-	126807651/-

(ہ) فیصل آباد میں کسی بھی ہاؤسنگ سوسائٹی کا کیس نیب یا دیگر ادارے میں نہیں چل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں یہ پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں، ان کا رقبہ کتنا ہے اور کتنے پلاٹوں پر یہ مشتمل ہیں؟ جواب میں بتایا گیا ہے کہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رقبہ جات اور تعداد پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس میں 733 کنال تین مرلہ چار سرساہی کا رقبہ لکھ کر جواب دیا گیا ہے اور پلاٹوں کی تعداد 767 ہے تو وزیر موصوف کسی بھی ہاؤسنگ سوسائٹی کے رولز کے متعلق بتائیں گے کہ ان کے پلاٹ کتنے مرلہ پر مشتمل ہیں یعنی دو مرلہ کے ہیں، تین مرلہ کے ہیں یا پانچ مرلہ کے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! پہلے تو میں اپنے بھائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اتنے عرصہ سے میرے محکمہ سے متعلقہ کسی نے سوال نہیں دیئے تو انہوں نے مجھے یاد کیا ہے جس کے لئے میں ان کا شکر گزار ہوں کیونکہ باقی محکمہ جات کے سوالات آتے رہے ہیں لیکن امداد باہمی سے متعلق پہلی دفعہ سوالات آئے ہیں۔ فیصل آباد میں کل بارہ کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں جن میں سے گیارہ functional ہیں اور ایک non functional ہے۔ جواب میں ہر ایک سوسائٹی کے رقبے کی کنال اور مرلوں میں باقاعدہ تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! پہلے نمبر پر گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد کا رقبہ 733 کنال اور تین مرلے ہے، ٹیلی کام انجینئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد کا رقبہ 2719 کنال ہے یعنی ہر ایک سوسائٹی کے رقبے کی تفصیل اور پلاٹوں کا سائز پانچ مرلہ، دس مرلہ اور ایک کنال کے کل پلاٹوں کی تفصیل بھی دی گئی ہے۔ اگر معزز ممبر مزید کوئی تفصیل پوچھنا چاہیں تو میں انہیں بتانے کو تیار ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال یہ کیا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹی کے کون سے رولز ہیں جن کے تحت یہ پلاٹ لوگوں کو الاٹ کئے جاتے ہیں اور کتنے کتنے مرلے کے ہوتے ہیں یعنی گریڈ 13، گریڈ 14 اور گریڈ 15 کے ملازمین کے متعلق کیا رولز ہیں اور ان کی SOPs کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! پلاٹوں کے سائز کے متعلق تو میں نے پہلے بتا دیا ہے کہ پانچ مرلے، دس مرلے اور ایک کنال کے پلاٹ الاٹ کئے جاتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! پلاٹ پانچ مرلے، دس مرلے اور ایک کنال کے ہیں اور 1925 کے کوآپریٹو ایکٹ کو میرے بھائی پڑھ لیں تو انہیں مکمل تفصیل مل جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مکمل تفصیل سامنے آ جائے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال جز (د) سے متعلق ہے جس میں گیارہ functional سوسائٹیز کی آمدن اور اخراجات کا تخمینہ دیا گیا ہے تو میں ان سے صرف یہ وضاحت چاہوں گا کہ پہلے نمبر پر گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد کا رقبہ تقریباً 733 کنال ہے جس کی آمدن 13 لاکھ 64 ہزار روپے ہے جبکہ پانچویں نمبر پر کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا رقبہ 461 کنال ہے جس کی آمدنی تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کے قریب ہے۔ اگر میں ذرا باریک فریم کر دوں کہ ایک سوسائٹی کا رقبہ 733 کنال ہے اور جس کی آمدن 13 لاکھ روپے ہے جبکہ دوسری سوسائٹی کا رقبہ 461 کنال یعنی اس سے کم رقبہ ہے جبکہ اس کی آمدن ڈیڑھ کروڑ روپے کے قریب ہے تو وزیر موصوف اس کی وضاحت فرما دیں کہ چھوٹے رقبے پر سوسائٹی کی آمدن زیادہ اور بڑے رقبے پر سوسائٹی کی آمدن کم کیوں ہے اور اس آمدن میں اتنا زیادہ فرق کیوں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! سوسائٹیز میں جس ترتیب اور جس طریقے سے پلاٹ فروخت ہوتے ہیں تو اس کے مطابق اس کی آمدن ہے یعنی وہاں پانچ مرلے کے پلاٹ بھی ہیں، دس مرلے کے بھی ہیں اور ایک کنال کے بھی ہیں جیسے میں نے پہلے گزارش کی تھی۔ وہ سارے پلاٹ ایک ہی بار اکٹھے تو فروخت نہیں ہوتے بلکہ کچھ وقت لگتا ہے اور بعض ایسی کوآپریٹو سوسائٹیز ہیں جنہیں رجسٹرڈ ہوئے بیس سال ہوگئے ہیں لیکن ابھی تک ان میں پلاٹ باقی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کی یہ after thought ہے لیکن ان دونوں سوسائٹیز کا میں نے جو comparison رکھا ہے اگر آپ مجھے یہ بتا پائیں کہ ان میں کتنے پلاٹ sale ہوئے ہیں اور دوسری میں کتنے ہوئے ہیں؟ کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ وزیر موصوف نے "ایویں تکے سے" بات کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر آپ مجھے ان دونوں سوسائٹیز کے پلاٹ اور کب یہ establish ہوئیں کے متعلق بتائیں؟ ان کا جواب پھر آگے اس طرف جاتا ہے کہ مجھے یہ معلومات دی جائیں کہ یہ سوسائٹیز کب establish ہوئیں اور ان میں پلاٹ ابھی بھی sale ہو رہے ہیں یا نہیں اور کس سوسائٹی کے کتنے پلاٹ sale ہوئے ہیں اور کتنے دوسری سوسائٹی کے sale ہوئے ہیں تاکہ یہ جو اتنا بڑا فرق ہے اسے justify کیا جا سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! تکے سے متعلق فاضل ممبر بات کر رہے ہیں اور آپ یہ کہیں گے کہ اس سوسائٹی کے انچ اور فٹ بھی نکالیں تو یہ کیلکولیٹر پر خود ہی نکال لیں۔ جتنے پلاٹ جس طریقے سے فروخت ہوتے ہیں اسی کے حساب سے ان کی آمدن آتی ہے جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پوری تفصیل دے دی گئی ہے کہ کس سوسائٹی میں کتنا رقبہ ہے اور کتنے پلاٹ ہیں تو یہ مکمل تفصیل ان کے سامنے ہے۔ اگر کوئی fresh question انہوں نے دینا ہے تو وہ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ابھی اس سوال کا مکمل جواب نہیں آیا کیونکہ اگر ان کے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے تو جواب کی جو تفصیل مجھے دی گئی ہے میں نے اسی سے متعلق سوال کیا ہے جس کے بعد ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اگر فیصل آباد کی کل گیارہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی آمدن دیکھی جائے تو وہ تقریباً 14 کروڑ 91 لاکھ روپے بنتی ہے جس کا ابھی میں نے ٹوٹل کیا ہے اور میں اندازاً کہہ رہا ہوں کہ 15 کروڑ روپے کے قریب ہے جبکہ اس کے کل اخراجات تقریباً 13 کروڑ 26 لاکھ روپے بنتے ہیں تو یہ جو فرق آمدن اور اخراجات کا ہے وہ تقریباً ایک کروڑ 70 لاکھ روپے ہے تو یہ پیسا کہاں خرچ ہوتا ہے جسے میں profit تو نہیں کہہ سکتا کیونکہ آمدن زیادہ ہے اور اخراجات کم ہیں تو باقی رقم جو منافع کی صورت میں آتی ہے تو وزیر موصوف بتا دیں کہ وہ آمدن کہاں جاتی ہے اور کیا اسے فیصل آباد میں ہی دوبارہ ڈویلپمنٹ پر خرچ کیا جاتا ہے یا کہ پنجاب کے pool میں چلی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد میں 13 لاکھ 64 ہزار روپے آمدن ہے جبکہ اخراجات 3 لاکھ 81 ہزار روپے ہیں جو کہ تحریری طور پر جواب آپ کے سامنے دیا گیا ہے جسے معزز ممبر دوبارہ دیکھ لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ کیلکولیٹر سے حساب کر لیں۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! کیلکولیٹر یہ نکالیں اور اس سے سارا حساب کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف میرے بھائی ہیں لیکن ان کی حالت یہ ہے کہ اب انہیں figure بھی نہیں پڑھنے آ رہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دو چیزیں ہیں جن میں پہلے معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ ایک سوسائٹی جس کا رقبہ 733 کنال جبکہ دوسری کا 461 کنال ہے تو ان کی آمدن برابر کیوں نہیں ہے تو وہ کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتی۔ جو سوسائٹی functional ہو گی اس کی آمدن زیادہ ہو گی جس کی progress کم ہو گی اس کی آمدن کم ہو گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جس پراپرٹی کی value زیادہ ہو گی اس کی زیادہ آمدن ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جس سوسائٹی میں ڈویلپمنٹ زیادہ ہو رہی ہے وہاں پر زیادہ خرچ ہو رہا ہے اور جس میں ڈویلپمنٹ نہیں ہو رہی تو وہاں پر خرچ کم ہو گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون اب انہیں rescue کرنے آئے ہیں بلکہ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ اس کے آگے وہ سوال اب چھوڑ دیں ناں کیونکہ ان کے پاس تفصیل نہیں ہے لیکن میرا اب دوسرا سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ آمدن 13 کروڑ روپے ہے اور خرچہ تین لاکھ روپے ہے ساری سوسائٹیوں کا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنا خرچہ ہوا ہے اور منسٹر صاحب نے کتنا خرچہ بتایا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس کی correction تو ہونی چاہئے۔ خرچہ تین لاکھ روپے بتایا ہے اور آپ ابھی ریکارڈنگ نکلوا لیں کہ وزیر موصوف نے تین لاکھ روپے کہا ہے تو یہ خرچہ تین لاکھ روپے نہیں ہے بلکہ کروڑوں روپے میں خرچہ ہے۔ یہ خرچہ بھی کروڑوں روپے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنا خرچہ ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اخراجات کروڑوں روپے میں ہیں۔ آپ آخری سوسائٹی کا خرچہ پڑھ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ خود پڑھ لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ایک سوسائٹی کا خرچہ 12 کروڑ 68 لاکھ ہے اور انہوں نے مجھے ٹوٹل کا 3 لاکھ بتایا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: اوہ پینڈو بندہ اے ساڈی لکھ روپے توں اُتے گنتی مک جاندی اے۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): سید حسن مرتضیٰ! میں آپ سے زیادہ گنتی جانتا ہوں اور آپ کی ڈگری کا بھی مجھے پتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ایک سوسائٹی کا بارہ کروڑ سے زیادہ خرچہ ہے جبکہ میرا سوال کچھ اور تھا۔ یہ جو difference ہوتا ہے اس کو profit کہہ لیں یا کچھ بھی کہہ لیں، یہ کیا فیصل آباد کی سوسائٹی کے ہی ڈویلپمنٹ کے pool میں جاتا ہے یا یہ رقم وہاں سے پنجاب میں آجاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! اس میں پلاٹوں کی ٹرانسفر، ملازمین کی تنخواہیں، یوٹیلٹی بلز اور maintenance کا خرچہ شامل ہے۔ ان کے چھ سوالات ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ فیصل آباد کی گیارہ سوسائٹیز کے ٹوٹل اخراجات کتنے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ٹوٹل بارہ سوسائٹیز رجسٹرڈ ہیں جن میں سے گیارہ functional اور ایک non functional ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان کے ٹوٹل اخراجات بتائیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ان کے اخراجات یہاں لکھے ہوئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہاں ٹوٹل نہیں لکھے ہوئے ہیں۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! وہ آپ جمع کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ٹوٹل کر کے بتا دیں۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! میں لکھواتا جاتا ہوں آپ لکھتے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اگلا سوال بھی انہی کا ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنا سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بات صرف اتنی سی ہے کہ یہ گورنمنٹ کی کارکردگی ہے جو پورے ہاؤس کے سامنے آ رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ گیارہ سوسائٹیز ہیں اور منسٹر صاحب سے کم از کم دس بار پوچھ لیا گیا ہے کہ ان کے ٹوٹل اخراجات کی تفصیل بتا دیں لیکن منسٹر صاحب بتانے سے قاصر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اگلا سوال کریں وہ بھی آپ کا ہی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اگر آپ کا حکم ہے کہ اگلے سوال پر چلے جائیں تو پھر ٹھیک ہم اگلے سوال پر آ جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ بھی آپ کا ہی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1619 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی تعداد
نیز 50 لاکھ روپے سے زائد ڈیفالٹر سے متعلقہ تفصیلات

*1619: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچز کس کس شہر / قصبہ میں ہیں؟

(ب) ان برانچز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان برانچز سے سال 18۔2017 اور 19۔2018 کے دوران کتنی رقم بطور قرض فراہم کی گئی یہ قرض کن کن سکیموں کے لئے پر فراہم کیا گیا؟

(د) ان برانچز کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) ان برانچز کے پچاس لاکھ روپے سے زائد ڈیفالٹرز کے نام و پتا جات اور رقم کی تفصیل دی جائے؟

(و) ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی کل سات برانچز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1)	فیصل آباد	ریل بازار فیصل آباد
2)	چک جھمرہ	غلہ منڈی چک جھمرہ
3)	ڈجکوٹ	مین فیصل آباد روڈ نزد عسکری بنک لمیٹڈ ڈجکوٹ
4)	جڑانوالہ	واٹر ورکس روڈ بالمقابل ایم سی سکول جڑانوالہ
5)	سمندری	غلہ منڈی سمندری
6)	تاندلیانوالہ	غلہ منڈی تاندلیانوالہ
7)	ماموں کانجن	پرانا ڈاکخانہ بازار چوک ماموں کانجن

(ب) مورخہ 30.04.2019 کے ریکارڈ کے مطابق ان برانچز میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام برانچ	تعداد ملازمین
1	فیصل آباد	10
2	چک جھمرہ	08
3	ڈجکوٹ	07
4	جڑانوالہ	08
5	سمندری	07
6	تاندلیانوالہ	07
7	ماموں کانجن	07

(ج) ان برانچز سے سال 18-2017 میں مبلغ 43 کروڑ 60 لاکھ 33 ہزار 147 روپے جبکہ 19-2018 کے دوران مبلغ 24 کروڑ 7 لاکھ 44 ہزار 581 روپے کی رقم بطور قرض فراہم کی گئی جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان برانچز کے ڈیفالٹرز کی تعداد کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع فیصل آباد کی برانچز کے پچاس لاکھ روپے سے زیادہ کے ڈیفالٹرز کے نام و پتا جات اور رقم کی تفصیل اس طرح ہے:

ضلع فیصل آباد کی برانچز سے پچاس لاکھ روپے یا اس سے زیادہ کے قرضہ جات جاری نہیں کئے گئے لہٰذا ان برانچز میں کوئی بھی پچاس لاکھ روپے یا اس سے زیادہ کا ڈیفالٹر نہ ہے۔

(و) ضلع فیصل آباد کی ان برانچز کے ڈیفالٹرز سے رقم کی وصولی کے لئے بنک ہذا محکمہ امداد باہمی سے مل کر کوشش کر رہا ہے اور ان کو فعال بنانے کے لئے ان سے رابطے بھی کئے جا رہے ہیں اور ان کو نوٹسز بھی جاری کئے ہیں مزید برآں محکمہ امداد باہمی نے ان ڈیفالٹرز کے خلاف ڈگری کر کے attachment اور possession کے نوٹسز بھی جاری کر دیئے ہیں اور ان میں سے کچھ ڈیفالٹرز کی زمین بنک کے نام منتقل ہو چکی ہے۔اس کے علاوہ بنک ہذا نے جو ریکوری package کے ذریعے ان سے ریکوری بھی کی ہے نیز اسسٹنٹ رجسٹرار محکمہ امداد باہمی ڈیفالٹرز کو گرفتار کر کے جیل بھی بھیجتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں پوچھا تھا کہ ضلع فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچیں کس کس شہر اور قصبہ میں واقع ہیں؟ انہوں نے جو تفصیل دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے جز (و) کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں۔انہوں نے اس جز میں بتایا ہے کہ ضلع فیصل آباد کی ان برانچز کے defaulters سے رقم کی وصولی کے لئے بنک ہذا محکمہ امداد باہمی سے مل کر کوشش کر رہا ہے اور ان کو فعال بنانے کے لئے ان سے رابطے بھی کئے جا رہے ہیں

اور ان کو نوٹس بھی جاری کئے جا رہے ہیں۔ میرے علم میں ہے کہ defaulter کی زمین جو default کر چکی ہے اس کی مالیت کم ہے اور ان کے ذمہ پیسے زیادہ ہیں۔ کیا منسٹر صاحب نے ان سے پیسے وصول کرنے کی کوئی پالیسی بنائی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! اس کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ ضلع فیصل آباد میں کوآپریٹو بنک کی کل سات برانچیں ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

1)	فیصل آباد	ریل بازار فیصل آباد
2)	چک جھمرہ	غلہ منڈی چک جھمرہ
3)	ڈجکوٹ	مین فیصل آباد روڈ نزد عسکری بنک لمیٹڈ ڈجکوٹ
4)	جڑانوالہ	واٹر ورکس روڈ بالمقابل ایم سی سکول جڑانوالہ

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے کچھ اور سوال پوچھا تھا آپ ان کا سوال ذرا سن لیں۔ جناب محمد طاہر پرویز! پلیز آپ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اب میں کیا کہہ سکتا ہوں؟ یہ تو "سوال گندم جواب چنا" والی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ صحیح طریقے سے سوال سن نہیں سکے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ان valuators کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟ میرا تو سادہ سا سوال ہے پتا نہیں منسٹر صاحب کو کیوں سمجھ نہیں آرہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! جو defaulters ہوتے ہیں ان سے باقاعدہ پیسے وصول کئے جاتے ہیں اور اس جواب میں ضلع فیصل آباد کے متعلق ساری تفصیل دے دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا ایک اور سوال ہے میرا خیال ہے کہ وہ ڈی سی ریٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ ایک آدمی نے اگر قرض لیا ہو تو اس کی زمین collateral کے طور پر رکھی جاتی ہے اگر وہ default کرتا ہے تو اس کی زمین فروخت کرکے وہ رقم recover کی جاتی ہے۔ زمین کی قیمت اور جو قرض لیا گیا ہے اگر اس میں کوئی تضاد ہو تو لینڈ ریونیو کے بقایا جات کے طور پر اس سے باقی رقم بھی وصول کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ کا بہت شکریہ۔ یہ منسٹر صاحب کو ماشاءاللہ بہت زیادہ rescue کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس valuator نے اس کی valuation کرکے بنک کو report دی اور وہ لوگ default کر گئے اگر انہوں نے پیسا زیادہ نکلوا لیا تھا اور ان کی زمین کا ریٹ کم تھا تو کیا ان لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آؤٹ کریں ہم اس کی انکوائری کروا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب طاہر پرویز! آپ کے پاس کوئی detail ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ ان کے جواب میں ہے اور یہ میرا relevant ضمنی سوال ہے۔ انہوں نے جز (و) میں جواب دیا ہے کہ

> "ضلع فیصل آباد کی ان برانچز کے defaulters سے رقم کی وصولی کے لئے بنک ہذا محکمہ امداد باہمی سے مل کر کوشش کر رہا ہے اور ان کو فعال بنانے کے لئے ان سے رابطے بھی کئے جا رہے ہیں اور ان کو نوٹسز بھی جاری کر دیئے ہیں اور ان میں کچھ defaulters کی زمین بنک کے نام منتقل ہو چکی ہے۔"

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ defaulter نے جو پیسے بنک سے لئے تھے وہ زمین کی قیمت سے زیادہ تھے یا کم تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! اگر کم ہو تو ہم لینڈ ریونیو کے through اس کی ریکوری کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین میرے بڑے بھائی ہیں اور جناب محمد بشارت بھی بڑے بھائی ہیں وہ منسٹر صاحب کی بہت زیادہ سہولت کاری کر رہے ہیں لیکن پھر بھی کوئی بات بن نہیں پا رہی ہے لہٰذا جو جناب کا حکم ہو گا میں اس کی تعمیل کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگلا سوال کرلیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں تاکہ منسٹر صاحب تیاری کر کے آجائیں۔ باقی جو آپ کا حکم ہو گا ہم نے تو اس کی تعمیل کرنی ہے ہم تو ویسے بھی تین چار دن سے آپ کے پیچھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ نہ کرے آپ میرے پیچھے ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے منسٹر صاحب نے بڑا simple سا جواب دے دیا ہے کہ جس کی قیمت کم ہوتی ہے اس کو لینڈ ریونیو کے طور پر attach کیا جاتا ہے، اس کی کارروائی کی جاتی ہے اور اس سے ہر صورت پوری ریکوری کرنی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اگلا سوال نمبر 1665 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2070 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی 72 میں کوآپریٹو بنک
کی برانچز، ملازمین اور قرض نادہندگان سے متعلقہ تفصیلات

***2070: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کوآپریٹو بنک کی کتنی برانچز کس کس قصبہ یا شہر میں ہیں؟

(ب) ان برانچز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان برانچز میں 2018 سے 2019 کے دوران کتنی رقم بطور قرض فراہم کی گئی یہ قرض کن کن سکیموں پر فراہم کیا گیا؟

(ج) ان برانچز کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے ان برانچز کے 50 لاکھ سے زائد رقم کے ڈیفالٹر کے نام و پتا جات اور رقم کی تفصیل بیان کریں؟

(د) ڈیفالٹر سے رقم وصولی کے لئے کیا اقدام اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی ایک برانچ ہے جو کہ سرگودھا کے شہر بھیرہ میں واقع ہے۔

(ب) بھیرہ برانچ میں ملازمین کی کل تعداد پانچ ہے جن میں ایک برانچ منیجر، ایک آفیسر برانچ آپریشنز، ایک کیشیئر، ایک میسنجر اور ایک بنک گارڈ شامل ہیں۔ اس برانچ میں مورخہ 01.07.2018 تا 30.06.2019 تک جو قرضہ جات جن جن سکیموں کے تحت دیئے گئے ان کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	نام قرضہ سکیم	رقم قرضہ
1	فصلی قرضہ جات برائے کوآپریٹو سوسائٹیز	1,11,77,600/-
2	ریوالونگ قرضہ جات برائے کوآپریٹو سوسائٹیز	7,80,000/-
3	لائیو سٹاک پراجیکٹ (انفرادی)	10,00,000/-
4	فارمنگ گوٹ اینڈ شیپ (انفرادی)	65,86,286/-

5	گولڈ لون (انفرادی)	4,48,37,893/-
6	ایگری رنگ فنانس سکیم (انفرادی)	22,50,000/-
7	میڈیم ٹرم ٹریکٹر لیز فنانس (انفرادی)	7,33,850/-
	میزان:	6,73,65,629/-

(ج) بھیرہ برانچ میں ڈیفالٹرز کی کل تعداد پندرہ ہے تاہم اس برانچ میں پچاس لاکھ سے زائد رقم کا کوئی ڈیفالٹر نہ ہے کیونکہ برانچ ہذا نے پچاس لاکھ سے زائد رقم کا قرض جاری ہی نہیں کیا۔

(د) ڈیفالٹر سے قرضہ جات کی ریکوری کے سلسلہ میں کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1925 کے سیکشن 54 کے تحت 14 ڈیفالٹ کیسز اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کی عدالت میں دائر کر دیئے گئے ہیں جن کی باقاعدہ طور پر پیروی کی جارہی ہے۔ بقیہ 1 کیس کے خلاف نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جز (ب) میں جواب دیا ہے اس میں کل قرضہ جات کی رقم -/6,73,65,629 ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں سب سے زیادہ قرضہ فصلی قرضہ جات برائے کوآپریٹو سوسائٹیز کا ہے جو تقریباً سوا کروڑ روپیہ بنتا ہے۔ جن فصلوں کے لئے یہ قرضہ جات کوآپریٹو سوسائٹی نے دیئے ہیں مہربانی کرکے اس کی priorities بتا دیں کہ یہ کس طرح اس کی priority fix کرتے ہیں اور کن کن فصلوں کی مد میں انہوں نے سوا کروڑ روپیہ قرضہ دیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ایگریکلچر سوسائٹیز کے لئے بنک قرضہ دیتا ہے۔ پہلے اس پر mark up نہیں ہوا کرتا تھا لیکن سٹیٹ بنک کی ہدایت کے مطابق اب اس پر mark up لیا جاتا ہے۔ ایگریکلچر سوسائٹیز جتنی بھی رجسٹرڈ ہیں صرف ان کو قرضہ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دور میں ان پرbanلگا تھا کہ کوئی نئی سوسائٹی رجسٹرڈ نہیں ہو سکتی یا جو قرضہ ہے اس کی مد میں اضافہ نہیں ہو سکتا یعنی پانچ لاکھ روپیہmaximumہے اس سے زیادہ اس میں اضافہ ممکن نہیں ہے۔ یہ پچھلے دور میںbanلگا تھا جو ابھی تک چل رہا ہے لیکن اس کی ہم نے سمریmoveکی ہے انشاءاللہ یہbanہمliftکرائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوالrepeatکرتا ہوں۔ میں نے سوسائٹیز کی بات نہیں کی۔ میں نے یہ بات کی ہے ویسے تو شمار سات بنتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے سوال یہ کر رہا ہوں کہ آپ کیpriorityکیا ہے؟ دیکھیں! آپ جن چیزوں کو رجسٹرڈ کرتے ہیںI am sure there shall be a priorityکہ priority ABCDEFG etcکیونکہ میں خود بھی ایک زمیندار ہوں اورI am sureکہ بہت سارے زمیندار اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں تو میںpriorityکی طرف سوال لے کر جا رہا ہوں کہ آپ کس طرحprioritiseطے کرتے ہیں کہ یہ فصل آگئی ہے یا یہ فصل چلی گئی ہے اور اس فصل کے مطابق ہم نے اتنا قرضہ دینا ہے جوalreadyیہ19-2018کی مد میں سوا کروڑ روپیہ دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ اس قرضے کو کس طرحprioritiseکرتے ہیں اور کن فصلوں کے تحتprioritiseکرتے ہیں؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! فصل ربیع اور فصل خریف کے لئے قرضہ دیا جاتا ہے یہ دو قرضے ایک سال میں ہر چھ ماہ کے لئے دو دفعہ دیئے جاتے ہیں تو بر وقت وہ رقم اس سوسائٹی نے واپس کرنی ہوتی ہے اگر وہ واپس نہیں کرتے تو اس میں مارک اپ اور بڑھ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! فی الحال سٹیٹ بنک کیdirectionکے مطابق مارک اپ 17 فیصد ہے اور اگر وہdefaultکرتا ہے پھر 19 فیصد تک چلا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے کیا میں نے ایک دفعہ بھیdefault کا نام لیا؟ کیا میں نے ایک دفعہ بھی بولا کہ اس کا طریق کار کیا ہے؟ میں فصل کیpriority پوچھ رہا ہوں اور منسٹر صاحب اس بات کو دوسری طرف لے کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال نمبر1 کو اور short کر دیتا ہوں کہ جو نمبر شمار میں نمبر1 پر فصلی قرضہ جات برائے کوآپریٹو سوسائٹیز جس کی مد میں انہوں نے بتایا کہ سوا کروڑ روپیہ قرضہ دیا گیا تو اس کوprioritise کس طرح کرتے ہیںprioritise کی اردو یعنی ترجیح کس طرح کی جاتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں کہ نمبر1 پر گندم، نمبر2 پر کپاس، نمبر3 رائس چاول ہے اور پھر گنا ہے ان چار فصلوں کو ہم زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک! آپ کاlast question ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں اور میں اگلے سوال پر آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر2 یہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ضمنی میں سوال نمبر2 ہے یعنی(ج) بھیرہ برانچ میں ڈیفالٹرز کی کل تعداد پندرہ ہے تاہم اس برانچ میں 50 لاکھ سے زائد رقم کا کوئی ڈیفالٹر نہ ہے۔ کیونکہ برانچ ہذا نے 50 لاکھ سے زائد رقم کا قرض جاری ہی نہیں کیا تو اس پر میرا یہ ضمنی سوال بنتا ہے کہ یہ جو پندرہ کی تعداد ہے اگر اس میں کوئی بھی ڈیفالٹر خدانخواستہ فوت ہو جائے تو اس پر ان کے محکمے کی کیا پالیسی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ڈیفالٹر کے لئے جیسے میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ قرضہ جات کی ریکوری کے لئے ہمارا اسسٹنٹ رجسٹرار بھی بااختیار ہے اور 1925 کے ایکٹ کے مطابق شق 54 کے تحت ہم اس پر کارروائی کرتے ہیں۔ 14 ڈیفالٹ کیسز اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز عدالت میں دائر کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی باقاعدہ طور پر پیروی کی جارہی ہے بقایا ایک کیس کے خلاف نوٹس بھی جاری کر دیا گیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ سوال پوچھ رہا ہوں کہ پالیسی کیا ہے یعنی بندے نے گندم پر 50 ہزار روپیہ لون لیا ہوا ہے وہ زمیندار ہے وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کے next legal heirs اس کا بیٹا یا بیٹی ہوتے ہیں اس کے بارے میں محکمہ میں کیا پالیسی اختیار کرتے ہیں کیا یہ اس قرضے کو معاف کرتے ہیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

پلیز! سوال ان کا ہے آپ بیچ میں interrupt کر رہے ہیں آپ ہمارے بڑے بھائی ہیں اور میں تو آپ سے بات بھی نہیں کر رہا۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں بھی آپ سے بات نہیں کر رہا، میں تو منسٹر صاحب سے بات کر رہا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر کوئی بندہ فوت ہو جائے تو اس کے تحت محکمے میں کیا پالیسی بنائی گئی یہ مجھے پالیسی کی interpretation بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! جو ان کے وارثان ہوتے ہیں وہی ذمہ دار ہوتے ہیں جو اثاثہ جات کے وارث ہوتے ہیں اور ان کی زمین جن کو ملتی ہے وہی قرضے کے ذمہ دار ہوتے ہیں اگر یہ زمیندار ہیں تو ان کو یہ پتا ہونا چاہئے اور یہ ان کا سوال بطور زمیندار نہیں بنتا جس کو زمین وراثت میں جاتی ہے چاہے وہ بیٹی ہے یا بیٹا ہے وہ قرضے کے responsible ہیں اور یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال!

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال رہتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، چار ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ تالیاں کس چیز پر مار رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! کوئی نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 2933 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3264 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 3540 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کوآپریٹو بنک کے کنٹریکٹ
اور ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3540: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کوآپریٹو بنک میں کتنے ملازم کس کس کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ملازم مستقل، کتنے کنٹریکٹ اور کتنے ڈیلی ویجز کی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں کس کس کیٹیگریز میں کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا حکومت کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ جس کا کاروباری دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے اس میں 1636 ملازمین کام کر رہے ہیں جس کی کیٹیگری وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بنک میں 978 ملازمین مستقل بنیادوں پر اور 131 ملازمین کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر رہے ہیں جبکہ 527 ملازمین outsourced ہیں جو دوسری پرائیویٹ کمپنیز سے لئے گئے ہیں بنک کے ملازم نہ ہیں یہ 527 outsourced ملازمین ڈرائیورز، میسنجرز اور گارڈز کی کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں۔ تاہم ڈیلی ویجز پر کوئی ملازم کام نہیں کر رہا۔ مستقل اور کنٹریکٹ بنیادوں پر ملازمین کی کیٹیگری وار اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ ایک خود مختار مالیاتی ادارہ ہے جس کے اہم معاملات کا فیصلہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کرتا ہے جس کی تشکیل زیر عمل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ صوبہ میں کوآپریٹو بنک میں کتنے ملازم کس کس کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے اس کے جواب میں بتایا ہے کہ دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ جس کا کاروباری دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے اس میں 1636 ملازمین کام کر رہے ہیں اور ان میں 978 ملازم مستقل اور 131 ملازمین کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر رہے ہیں جبکہ 527 ملازمین outsourced ہیں جو جو دوسری پرائیویٹ کمپنیز سے لئے گئے ہیں تو میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ دو سال قبل بھرتی کئے ہوئے کنٹریکٹ ملازمین کو آیا کنفرم کر دیا گیا ہے اگر ان کو کنفرم کر دیا گیا ہے تو یہ جو 131 ملازمین بقایا کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر رہے ہیں ان کو کب تک کنفرم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! اس میں گورنمنٹ کا ایک طریق کار ہے اس میں جو تین سال کنٹریکٹ پر کام کرتا ہے اس کے بعد وہ پکا ہوتا ہے اس سے پہلے ممکن نہیں ہے اور جس کا ریکارڈ درست ہو گا تو وہ تین سال کے بعد automatically regular ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! اگر اس کے ریکارڈ میں کوئی کمی ہوگی، اس کی کارکردگی میں کوئی فرق ہوگا تو پھر وہ ممکن نہیں ہے اور بقایا جتنی خالی سیٹیں جن پر کوئی ایڈہاک پر کام کر رہے ہیں جب ان کی مدت پوری ہوگی اور ان کا سارا ریکارڈ درست ہوگا تو وہ خود بخود پکے ہوں گے انشاءاللہ۔ یہ آج ہماری حکومت کے وقت سے نہیں ہے جو اس میں ملازمین کی کمی ہے یہ پہلے سے چل رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ کہا کہ جو تین سال کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کرلے گا تو اس کو automatically confirm کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میرے نوٹس کے مطابق یہ 131 ملازمین اور انہوں نے جو مجھے ٹیبل پر annexure دیا ہے تو اس میں کنٹریکٹ ملازمین دس اور پندرہ سال سے کام کر رہے ہیں آیا میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اگر ان کو تین سال سے اوپر کا عرصہ ہو گیا ہے تو آج تک یہ کنفرم کیوں نہیں کئے گئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! آپ کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرے پاس annexure ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ منسٹر صاحب کو بھجوا دیں۔

(اس مرحلہ پر annexure منسٹر صاحب کو بھجوا دیا گیا)

منسٹر صاحب! kindly آپ اس کو چیک کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا سوال ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ recently پچھلے ہفتے سپریم کورٹ کے full bench نے یہ judgment دی ہے کہ جو بھی تین سال کام کرتا ہے ایک تو وہ automatically confirm ہوں گے اور دوسرا جو ان کا تین سال کا عرصہ ہے وہ بھی ان کی مدت ملازمت میں شامل کیا جائے۔ یہ سپریم کورٹ کے full bench کی judgment ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! وہ دیکھ لیتے ہیں۔ آپ اس فیصلہ کی کاپی بھی دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں فیصلے کی کاپی دے دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ کنٹریکٹ ملازمین کے متعلق جو بات کی جا رہی ہے یہ کنٹریکٹ ملازمین دو قسم کے ہوتے ہیں بعض ملازمین پراجیکٹ کے against ہوتے ہیں اور بعض ڈیپارٹمنٹ نے ملازمین کنٹریکٹ پر رکھے ہوتے ہیں۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کا باقاعدہ ایک بورڈ ہے جسے بورڈ آف ڈائریکٹرز کہتے ہیں جب وہ constitute ہو جائے تو وہ بورڈ آف ڈائریکٹرز ملازمین کو مستقل کرتا ہے لیکن ہمارے صوبہ پنجاب کی بدقسمتی یہ ہے، یہ زرعی صوبہ ہے اور اس کے متعلق ہمیشہ تاثر دیا جاتا ہے کہ پنجاب زرعی صوبہ ہے اور زراعت سے متعلق ہمیں ترویج کرنی چاہئے اور زراعت کو support کرنے کے لئے محکمہ کوآپریٹو کا ایک بڑا اہم کردار ہے اور خاص طور پر ہمارا کوآپریٹو بنک کا بہت بڑا کردار ہے لیکن آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ 2004 سے اس کا بورڈ آف ڈائریکٹرز بنایا گیا اور نہ ہی اُن کے انتخابات کروائے گئے ہیں۔ موجودہ حکومت نے ابھی آ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم نے کوآپریٹو بنک کا بورڈ آف ڈائریکٹرز constitute کرنا ہے الیکشن کروانے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ جیسے ہی بورڈ آف ڈائریکٹرز constitute ہو جائے گا کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے لیکن میں معزز ممبر سے اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ یہ بات ضرور ذہن میں رکھیں کہ 2004 سے کوآپریٹو بنک کو کسی نے نہیں پوچھا اس لئے کہ شاید زمینداروں کی حکومت نہیں تھی اس لئے کسان کا خیال نہیں رکھا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !وزیر قانون نے بڑی تفصیل سے بتایا میرا اس میں سوال یہ ہے کہ یہ جو دس دس ، پندرہ پندرہ سال سے ملازمین contract base پر کام کر رہے ہیں میرے نوٹس میں یہ آیا ہے کہ ان کی ایک سمری وزیر اعلیٰ کو ارسال کی گئی ہے آیا اُس کے بارے میں منسٹر صاحب کو کوئی علم ہے اگر ہے تو ہاؤس کو بتائیں کہ وہ کب تک منظور ہو کر آئے گی ؟

جناب سپیکر ! جہاں تک انہوں نے کہا کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تشکیل ہو رہی ہے تو اس کا بھی تعین کریں کہ یہ بورڈ آف ڈائریکٹرز ایک ایسے مالیاتی ادارے کو چلا رہا ہے جو بڑا ہی perfect ہے اگر کو آپر ٹیو بنک کا مالیاتی بورڈ آف ڈائریکٹرز نہیں بنا تو یہ 16 مہینوں میں انہوں نے اُس کو کیوں تشکیل نہیں دیا اور اگر یہ زیر التواء ہے تو کب تک یہ بورڈ آف ڈائریکٹرز تشکیل پا جائے گا اور یہ ملازمین کب تک confirm ہوں گے اور اگر اس کی سمری وزیر اعلیٰ ہاؤس میں پڑی ہوئی ہے تو وہ کیوں پڑی ہوئی ہے ؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !کو آپریٹو بنک ایک مالیاتی ادارہ ہے جو کہ سٹیٹ بنک کے قوانین کے مطابق چلتا ہے تو جب سے بورڈ آف ڈائریکٹرز پر پابندی لگائی گئی ہے اُس کے بعد کوئی ملازم ریگولر نہیں ہو سکا۔ یہ حقیقت ہے کیونکہ وہ اختیار 1925 کے کو آپریٹو ایکٹ کے مطابق صرف بورڈ آف ڈائریکٹرز کو ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹرز کا وجود ہی نہیں ہے جسے موجودہ حکومت بنا رہی ہے۔

جناب سپیکر ! پچھلا جو دور گزرا ہے مجبوراً اُس دور کا ذکر کرنا پڑتا ہے کہ وہ دور گزرا ہے کسی نے بورڈ آف ڈائریکٹرز پر توجہ ہی نہیں فرمائی۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !اگر کسی نے توجہ نہیں فرمائی تو میرا خیال ہے کہ یہ جو 16 ماہ گزر گئے ہیں توجہ انہوں نے بھی نہیں فرمائی۔ یہ اپنی کارکردگی بتائیں نہ کہ پچھلے دس سال کا رونا روئیں یہ رونا کب تک ختم ہو جائے گا؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !16 سال کا حساب نہیں دیتے 16 ماہ کا حساب مانگتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !اُس وقت بھی ان کی حکومت تھی 2004میں پاکستان مسلم لیگ(ن)کی حکومت نہیں تھی تو میں یہ کہہ رہاہوں کہ 131ملازمین کی سمری وزیراعلیٰ ہاؤس میں پڑی ہوئی ہے اُن کے متعلق بتائیں کہ وہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کے تحت گئی یا سمری خود محکمہ نے بھیجی ہے اگر بھیجی ہے تو اُس کی پوزیشن کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی!جناب محمد بشارت راجہ نے بتادیا ہے کہ وہ نہیں بنا۔جی، منسٹر صاحب بورڈ آف ڈائریکٹرز کب تک constitute ہو جائے گا؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !ہم نے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے لئے سمری بھیجی ہوئی ہے اور پہلے اُس پر کوئی فنانس ڈیپارٹمنٹ کا objection تھا وہ دور کروادیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب!کب تک یہ بن جائے گا معزز ممبر وقت پوچھ رہے ہیں کہ یہ کب تک constitute ہو جائے گا؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر !اسی سال انشاءاللہ دیکھیں گے کہ جون سے پہلے ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب commitment کر رہے ہیں کہ جون سے پہلے پہلے ہو جائے گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر !میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر!آپ مہربانی کریں۔یہ بہت ضروری سوال ہے کہ یہ 527 outsourced ملازمین ہیں یہ جن کمپنیوں سے لئے گئے ہیں آیا وہ لیبر ڈیپارٹمنٹ یا پنجاب کے جو ادارے ہیں یااُن سے رجسٹرڈ کمپنیاں ہیں جن سے یہ ملازمین لئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر!یہ ملازمین قواعد وضوابط کے مطابق ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ جو ملازمین لئے گئے ہیں اُس کے لئے proper rules and regulation کو فالو کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! جی، rules and regulation کے مطابق ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: rules and regulation کے مطابق ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں محکمہ کوآپریٹو
کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***3541: چودھری اختر علی:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ امداد باہمی میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ملازمین کس کس کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے کنٹریکٹ بنیادوں پر کام کر رہے ہیں اور کتنے عرصہ سے کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت محکمہ کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) محکمہ امداد باہمی پنجاب میں 2497 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) یہ ملازمین مستقل اور کنٹریکٹ کیٹیگریز میں کام کر رہے ہیں۔

(ج) ان میں سے 2414 ملازمین مستقل بنیاد پر کام کر رہے ہیں جبکہ 83 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت کی پالیسی کے مطابق کنٹریکٹ ملازمین کو قانون کے مطابق مستقل کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا جز (الف) سے سوال ہے کہ صوبہ بھر میں محکمہ امداد باہمی میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور یہ ملازمین کس کس کیٹیگری میں کام کر رہے ہیں؟ ان میں کتنے ملازمین مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا کہ 2414 ملازمین مستقل بنیاد پر کام کر رہے ہیں اور 83 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ یہ 83 ملازمین جو ہیں ان کو ملازمت کرتے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا اگر یہ تین سال سے اوپر کے بھرتی ہیں تو ان کو confirm کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہی بورڈ آف ڈائریکٹرز والی بات آگئی ہے یہ تو پہلے بات ہو چکی ہے۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! یہ تو وہی سوال دُہرایا جا رہا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس بات کا ہاؤس کو یقین دلا دیں کہ یہ 83 ملازمین کو کتنے عرصے تک مستقل کر دیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جیسے منسٹر صاحب نے پہلے کہا ہے کہ جب بورڈ آف ڈائریکٹرز بن جائے گا تو اس کو دیکھ لیں گے۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! 1925 کا جو کوآپریٹو ایکٹ ہے اُس کے مطابق یہ اختیار صرف بورڈ آف ڈائریکٹرز کو ہے مجھے یا وزیر اعلیٰ یا گورنمنٹ کو اس کا اختیار نہیں ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بورڈ آف ڈائریکٹرز بھی انہوں نے ہی بنانا ہے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا تعین کر دیں کہ وہ کب تک بن جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے انہوں نے commitment کی ہے کہ جون سے پہلے تک بن جائے گا۔

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم): جناب سپیکر! ہر ضلع میں اُس کے الیکشن ہوتے ہیں جو ہمارے بھائی یہاں جانتے ہیں بورڈ آف ڈائریکٹرز کو اُس کے باقاعدہ الیکشن ہوتے ہیں اُس کو ٹائم لگتا ہے اور وہ جو منتخب لوگ ہیں وہ اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے commitment کی ہے کہ جون سے پہلے پہلے یہ بن جائے گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بورڈ آف ڈائریکٹرز پنجاب حکومت اور محکمہ لیبر نے بنانا ہے نہ کہ وہ کسی اپوزیشن کے لوگوں نے بنانا ہے یہ اس کا تعین تو کر سکتے ہیں کہ یہ کب تک بن جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہی تو میں آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ جون سے پہلے کی منسٹر صاحب نے commitment کی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع قصور میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کی تعداد و مالکان کے نام اور دیگر تفصیلات

*1665: **ملک محمد احمد خان**: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں کتنی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کس کس جگہ کتنے کتنے رقبہ پر ہے ان کے مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے کوآپریٹو بنک کہاں کہاں ہیں؟

(د) یہ کوآپریٹو بنک کسانوں کو کس شرح پر قرض دے رہے ہیں؟

(ہ) ان بنکوں کے پاس کسانوں کو قرض کی ادائیگی کے لئے کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) ضلع قصور میں دو کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں۔ جن میں سے ایک واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی 43 کلومیٹر مین ملتان روڈ قصور پر واقع ہے جس کا کل رقبہ 1060.25 کنال ہے۔

اس کے مالکان / انتظامیہ کمیٹی کے نام درج ذیل ہیں؟

(i) نور محمد صدر (معطل)

(ii) محمد ایوب کھوکھر جنرل سیکرٹری (معطل)

(iii) محمد شعیب نائب صدر

(iv) ماجد علی فنانس سیکرٹری

اس کے علاوہ تاثیر انور زبیری، غلام فرید قادری، مبشر حسن، محمد منظور اور حاجی محمد امین ایگزیکٹو ممبرز ہیں جبکہ دوسری ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی قصور ہے۔ سوسائٹی زیر انصرام (Under Liquidation) ہے۔ سوسائٹی ہذا نے کوئی رقبہ خرید نہ کیا ہے اور نہ ہی کوئی انتظامیہ کمیٹی منتخب ہوئی ہے۔

(ب) ضلع قصور میں محکمہ ہذا کے چھ دفاتر ہیں اور ان میں 73 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع قصور میں پانچ کوآپریٹو بنک ہیں جو کہ قصور، کوٹ رادھا کشن، چونیاں، پتوکی و پھولنگر میں کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) PPCBL قصور برانچ کچہری روڈ قصور۔
2) PPCBL چونیاں برانچ چھانگا مانگا روڈ نزد ڈیرہ علاؤالدین چونیاں۔
3) PPCBL کوٹ رادھا کشن برانچ اعظم آباد روڈ کوٹ رادھا کشن۔
4) PPCBL پتوکی برانچ پرانا ڈاکخانہ بازار پتوکی۔
5) PPCBL پھول نگر برانچ بالمقابل پولیس سٹیشن صدر پھول نگر۔

(د) یہ کوآپریٹو بنک کسانوں کو مختلف نوعیت کے قرضہ جات مندرجہ ذیل شرح سود پر دے رہا ہے:۔

1) کوآپریٹو سوسائٹیز شرح سود14فیصد
2) اے آرایف انفرادی شرح سود13.50فیصد
3) کمپیوٹر فنانس شرح سود16فیصد
4) گولڈن لون برائے ایگری شرح سود17فیصد
5) لائیو سٹاک پروجیکٹ شرح سود18فیصد
6) لائیو سٹاک فارمنگ بھیڑ بکریاں شرح سود17فیصد
7) میڈیم ٹرم لیز فنانس ٹریکٹر شرح سود14.80فیصد

(ہ) ان بنکوں کے پاس کسانوں کے قرض کی ادائیگی کے لئے سات درخواستیں زیر التواء ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان سال18۔2017میں کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ کوآپریٹو کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

*2933: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ امداد باہمی نے ضلع رحیم یار خان میں کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے سال 2017-18 میں کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے ان منصوبہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

2017-18 میں کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ کا کوئی منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ضلع رحیم یار خان سے متعلق زیرِ غور نہیں تھا۔ بہر حال ڈیپارٹمنٹ کے تمام ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے ایک منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں موجود ہے جو کہ متعلقہ فورم سے منظور ہو چکا ہے اور اس پر جیسے ہی فنڈز فراہم کئے جائیں گے تو کام شروع کر دیا جائے گا۔ جس سے ضلع رحیم یار خان بھی مستفید ہو گا۔

بہاولپور: پراونشل کوآپریٹو بنک کی تعداد، جاری کردہ قرض اور ڈیفالٹرز سے متعلقہ تفصیلات

*3264: **جناب ظہیر اقبال:** کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور میں امداد باہمی کے کتنے دفاتر اور ادارے قائم ہیں اس محکمہ کا مالی سال 2019-20 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس ضلع میں کتنے ملازمین محکمہ ہذا کے کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں پراونشل کوآپریٹو کے کتنے بنک کام کر رہے ہیں؟

(د) ان بنک سے سال 2018-19 میں کتنے افراد کو قرض جاری کیا گیا؟

(ہ) ان بنک کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے کتنے افراد 10 لاکھ روپے سے زیادہ کے ڈیفالٹر ہیں ان کے نام مع قرض کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) اس وقت محکمہ امداد باہمی کے ضلع بہاولپور میں درج ذیل دفاتر / ادارے ہیں۔

دفاتر

1) جوائنٹ /ڈپٹی رجسٹرار بہاولپور اور اس کے 17 ذیلی دفاتر ہیں تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔بجٹ مالی سال 2019-20 مبلغ-/ 43987200 روپے ہے۔

2) لیڈی اسسٹنٹ رجسٹرار بہاولپور اور اس کا 01 ذیلی دفتر بجٹ مالی سال 2019-20 مبلغ-/ 10169200 روپے ہے۔

3) ریجنل کوآپریٹو ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بہاولپور بجٹ مالی سال 2019-20 مبلغ-/13914000 روپے ہے۔

(ب) 150 سرکاری ملازمین تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ضلع بہاولپور میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک کی چھ برانچز کام کر رہی ہیں۔

(د) 5306 ممبران کو قرضہ جاری کیا گیا۔

(ہ) ڈیفالٹرز کی تعداد 280 ہے 10 لاکھ روپے سے زیادہ کے پانچ ڈیفالٹرز ہیں، تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیصل آباد: محکمہ امداد باہمی کے دفاتر اور این جی اوز سے متعلقہ تفصیلات

329: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ امداد باہمی کے کتنے دفاتر ادارے اور ملازمین ہیں؟

(ب) محکمہ امداد باہمی سے اس ضلع میں کتنی رجسٹرڈ NGOs ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے نام اور رقبہ کی تفصیل دی جائے؟

(د) کیا ان رجسٹرڈ NGOs اور ہاؤسنگ سوسائٹیز پر محکمہ کا چیک اینڈ بیلنس ہے تو ان کو چیک کرنے کا اختیار کس کے پاس ہے؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) فیصل آباد میں محکمہ امداد باہمی کے 25 دفاتر،2232 کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرڈ (ادارے) اور 198 ملازمین ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ امداد باہمی میں کوئی این جی اوز رجسٹرڈ نہ ہیں۔

(ج)

نمبر شمار	نام کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی	ایکڑ	کنال	مرلہ
1	گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	733	3
2	ٹیلی کام انجنیئرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	2549	0
3	فیصل آباد ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	1400	19
4	اکیڈمک ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	72	01	10
5	کوآپریٹو ہاؤس بلڈنگ سوسائٹی ملازمین زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	0	461	03
6	ریلوے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	783	04
7	دی لائرز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	1506	12
8	دی بہاری کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	216	4
9	ڈسٹرکٹ گورداسپور مہاجرین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	85	0	0
10	فیصل آباد کرسچیئن کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	21	3	0
11	دی شاداب کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	0	0	0
12	دی واپڈا ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ فیصل آباد	651	2	15

(د)

1) این جی اوز(NGOs) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت رجسٹرڈ ہوتی ہیں ان کا محکمہ امداد باہمی سے کوئی تعلق نہ ہے۔ جبکہ ہاؤسنگ سوسائیٹز پر ڈویژن کی سطح پر چیک اینڈ بیلنس کا اختیار ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز فیصل آباد کے پاس ہے، ضلع کی سطح پر سرکل رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز کے پاس ہے اور تحصیل کی سطح پر اسسٹنٹ رجسٹرار و دیگر میدانی عملہ انسپکٹرز، سب انسپکٹرز بھی موجود ہیں۔

2) متعلقہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ایف ڈی اے) نقشہ جات، ماسٹر پلان منظور کرتی ہے اور اس کے متعلقہ امور کی ذمہ دار ہے۔

لاہور میں پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کے تحت
پلازوں، دکانوں سے حاصل آمدن سے متعلقہ تفصیلات

823: چودھری اختر علی: کیا وزیر امداد باہمی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ امداد باہمی کے تحت پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کے تحت کتنے پلازے، دکانیں، زمین کس کس جگہ ہے؟

(ب) ان پلازوں، دکانوں اور زمین سے ماہانہ اور سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ج) ان پلازوں کے نام اور یہ کتنے رقبہ پر قائم ہیں ان میں کتنی دکانیں اور دفاتر و ہال وغیرہ ہیں؟

(د) کیا ان پلازوں، دکانوں اور زمین کی لیز ہر سال دی جاتی ہے؟

(ہ) پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کے کتنے دفاتر کس کس جگہ پر ہیں اور ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) حکومت لاہور میں واقع اس بورڈ کی اراضی کی لیز کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی (مہر محمد اسلم):

(الف) پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن کی ملکیتی پلازوں اور دوکانوں اور زمین کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان پلازوں کی ماہانہ آمدنی مبلغ -/32,48,338 روپے اور سالانہ آمدن -/3,89,80,056 روپے تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کوآپریٹو بورڈ برائے لیکوڈیشن کے ملکیتی پلازوں اور رقبہ کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) معزز عدالت عالیہ کے حکم مورخہ 06.06.2018 تتمہ (د) پر پی سی بی ایل کی ترمیم شدہ لیز / رینٹ پالیسی کے تحت پلازوں اور دکانات کی لیز / رینٹ حقوق کے لئے open auction ہر تین سال بعد کی جاتی ہے اور مزید دو سال کی ترمیم بھی شامل ہے۔ زرعی زمینوں کے لیز حقوق دینے کے لئے ڈپٹی کمشنر کو ان کی evaluation کے لئے خطوط اور ریمانڈر ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جیسے ہی assessment وصول ہو گی ان کی لیز حقوق کے لئے open auction بذریعہ اخبار اشتہار منعقد کی جائے گی۔

(ہ) پنجاب کوآپریٹوز بورڈ برائے لیکوڈیشن کا مین ہیڈ آفس، مال ویو پلازہ، بنک اسکوائر، نیلا گنبد میں واقع ہے اور اس کے سب آفس ضلع سرگودھا اور راولپنڈی میں واقع ہیں۔ اس میں کل 183 ملازمین کام کرتے ہیں۔

(و) بورڈ کی اراضی کی لیز کی تحقیقات کے لئے نیب پنجاب لاہور میں ریفرنس دائر کر دئے گئے ہیں جن پر تحقیقات چل رہی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

پوائنٹ آف آرڈر

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ پہلے آپ بات کرلیں۔

پاکستان میں اندرونی اور بیرونی سرمایہ کاری کے لئے سہولتیں فراہم کرنے کا مطالبہ

SYEDA MAIMANAT MOHSIN: Mr Speaker! I just want to draw the attention of the House.

جناب سپیکر! یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہونا چاہئے جب بنگلہ دیش کا ایمبیسڈر لاہور آکر ہمارے صنعتکاروں کو مدعو کرے اور کہے کہ آئیں آپ بنگلہ دیش میں آکر invest کریں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کئی بزنس ہاؤسز already بنگلہ دیش میں invest کر چکے ہیں، سری لنکا میں invest کر چکے ہیں، یہاں تک کہ African countries میں invest کر چکے ہیں اور یہاں سے بہت سی investment جا چکی ہے تو میرے اپنے رشتہ دار ہیں سید بابر علی شاہ He is the head of Packages Group and he is my uncle میں نے اُن سے پوچھا میں نے کہا آپ نے بنگلہ دیش میں paper mill لگائی ہے۔

Mr Speaker! What is your reason for doing this and why have you taken this investment out of Pakistan and he said to me that I met the Prime Minister of Bangladesh and she said Mr. Ali whether I am the Prime Minister of Bangladesh or my competitors or anyone else who should follow me to this august office we will honor the word of the last Prime Minister no matter which party she belongs to, we will value the sovereign guarantee and we will value and honor them.

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ The law of contract is enforced in letter and spirit in Bangladesh. انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں سب ادارے اپنی اپنی space میں محدود ہیں اور اپنی اپنی حدود میں رہ کر کام کرتے ہیں اور ہمارے businesses and enterprises میں interference نہیں ہوتی۔ The growth rate of Bangladesh is now 8.5 percent and they were part of Pakistan a few decades ago تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ I think occasionally in this august Assembly جہاں پر بڑے بڑے لوگوں نے اپنی debates کے ذریعے contribution کی ہے۔

Towards the debates in this province including the late and great Mian Iftikhar-ud-Din and including many august people like Malik Meraj Khalid and Hanif Ramay.

جناب سپیکر! بہت سے ایسے لوگوں نے یہاں پر اپنی contribution کی ہے۔ ہمیں کبھی کبھار mundane سے ہٹ کر ان باتوں کے بارے میں بھی سوچنا چاہئے because after all تخت لاہور ہی پاکستان ہے and we should think about these things and I would welcome debate on this issue here in the Assembly کہ کیوں ہمارے صنعتکار اور وہ لوگ جو اس ملک میں contribute کر سکتے ہیں تو کیوں وہ آج سوچ رہے ہیں کہ ہمیں اپنا سرمایہ لے کر کسی اور ملک میں چلے جانا چاہئے اور وہ جا بھی چکے ہیں تو یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

Mr Speaker! Since we have got away from the mundane and for a little while I want to draw the attention of the members of this House to a wonderful forthcoming book written by Lebanese Muslim journalist and scholar by the name of Kim Ghattas. She has written about the current problems of Muslim civilization, the Muslim Arab world all over from S.A to Algeria.

جناب سپیکر! انہوں نے اس کتاب میں یہ پوچھا ہے کہ ہمارا یہ حال کیوں ہے؟ اور انہوں نے ہمارے Muslim Arab world کے مسائل کو back to 1979 سے trace کیا ہے the similar year in which many things happened جو کہ آج ہمارے پورے معاشرے سیاست، sociology اور ہماری polity پر اثر انداز ہیں اور انہوں نے تین چار لمحات کی بات کی ہے تو ہمیں ان کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ آیا وہ سرکل ختم ہو چکا ہے یا کہ جاری ہے اگر جاری ہے تو ہمیں اس کو کس طرح سے deal کرنا چاہئے؟

Mr Speaker! In 1979 Imam Khomeini returns to Iran as the triumphant revolutionary and throws out the Shah of Iran, in 1979 Soviet Union invade Afghanistan, in 1979 Juhayman tries to take over the Khana Kaba from the house of Saud and in 1979 Prime Minister

Zulfiqar Ali Bhutto martyr was executed here at the hands of dictator and many things then unfolded after that all over the Muslim Arab world.

جناب سپیکر!اس کا خمیازہ آج تک ہم بھگت رہے ہیں اور یہ خمیازہ ہم صرف پاکستان ہی میں نہیں بلکہ کئی ممالک میں بھگت رہے ہیں تو ہمیں اس بارے میں سوچنا چاہئے کہ ان چیزوں کا logical end کہاں پر ہو گا کیا ہم اس کی resistance کے حوالے سے کوئی contribution کر سکتے ہیں کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں، ہم ان کے ووٹوں سے نوازے ہوئے ہیں، ان کو ہم سے امیدیں ہیں کہ ہم صرف سڑکوں اور soling سے باہر نکل کر بھی بات کریں گے اور اپنے بارے میں کچھ سوچیں گے تو ہمیں اس حوالے سے بھی پنجاب اسمبلی میں ضرور contribute کرنا چاہئے۔

Mr Speaker! I just wanted us to think about these things. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!یقیناً اس حوالے سے indeed ہونا چاہئے کیونکہ آپ نے کافی deep باتیں کہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے یہاں پر debate بھی ہو سکتی ہے۔جیسا کہ آپ نے بنگلہ دیش کے بارے میں بات کی ہے تو کیوں نہ پاکستان کو ایسا بنایا جائے کہ لوگ باہر سے پاکستان آکر investment شروع کر دیں تو انشاءاللہ جناب محمد بشارت راجہ پھر اس پر debate بھی رکھ سکتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): شکریہ۔جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ ابھی معزز خاتون ممبر نے یہ بات فرمائی ہے کہ بنگلہ دیش کے ایک ایمبیسڈر پاکستان آکر اپنے ملک بنگلہ دیش میں investment کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو ایک آزاد معیشت میں ہر کسی کو حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی دوسرے ملک میں جا کر اپنے ملک کی بات کر سکے۔ہم بھی جب کسی دوسرے ملک میں جاتے ہیں جیسا کہ کچھ عرصہ قبل میں as a ambassador چائنا گیا وہاں ان کے ملک میں لوگوں سے کہا کہ آپ ہمارے ملک میں آکر investment کریں۔بات

یہ ہے کہ جہاں پرcost of doing business and ease of doing businessہوں گے توinvestment بھی وہیں پر جائے گی۔ ہم نے اس پر بہت کام کیا ہے پاکستان جو کہ ease of doing business کے حوالے سے136ویں نمبر پر کھڑا تھا تو آج وہ108ویں نمبر پر ہے۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں کہ آئندہ نومبر میں جو ورلڈ بنک کی رینکنگ آنی ہے تو ہمیں بہت امید ہے کہ ہم 80یا 90ویں نمبر کے درمیان ہوں گے اس سے بھی زیادہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں اورانڈسٹریل اسٹیٹ قائداعظم بزنس پارک میں نئی چیز متعارف کروا رہے ہیں اس میں ہماری کوشش ہے کہ ease of doing business کے حوالے سے جو ہمreformsلا رہے ہیں اس کے نتیجے میں ہم50ویں نمبر پر آئیں تاکہ دنیا کے جو دوسرے ممالک ہیں ان سے رینکنگ میں ہم بہتر ہوں لہٰذا یہ کہیں پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔ آج اگر ہم فرض کریں کہ بنگلہ دیش کے ایمبیسیڈر نے اپنے ملک کے لئے کوئیroad show کیا ہے یا بات کی ہے تو ہم اس پر پابندی لگا دیں کہ جی آپ ہمارے ملک میں آکرinvestment کے حوالے سے بات کر ہی نہیں سکتے تو پھر یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ آپ بھی کہیں دوسرے ملک جاکر اس حوالے سے بات نہیں کر سکیں گے لہٰذا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ کسی کو بات کرنے سے روکیں۔ جہاں تک یہ بات ہے جوinvestor or industrialist ہے اس نے تو اپنےprofitکو دیکھنا ہے کہ میں نے کس ملک میں جاکر کون سی انڈسٹری لگانی ہے؟وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب نےease of doing businessکے حوالے سے جو کوشش اور کام کیا ہے اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔

جناب سپیکر!میں یہ بات دعوٰے سے کہتا ہوں کہ چاہے آپ اس پرdebate رکھوا لیں۔ آپ ہم سے پوچھیں کہ ہم نےease of doing businessکے حوالے سے پاکستان کے اندر کیا کام کیا ہے ورلڈ بنک کی رینکنگ میں نے یا آپ نے issue نہیں کی کیونکہ ہم نے اس حوالے سےreforms کی ہیں اور اگلیreforms جو آ رہی ہیں اس کے مطابق آج پوری دنیا مان رہی ہے اپوزیشن مانے نہ مانے یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ میں تو رینکنگ جاری کرنے والا نہیں ہوں۔

جناب سپیکر!میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جبease of doing businessکے حوالے سے پوائنٹس نیچے آتے ہیں جب آپ گیم کرتے ہیں تو اتنی ہیinvestmentکا والیم بھی آپ کے ملک میں آتا ہے اور الحمدللہ وہ آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری کوشش ہے کہ بنگلہ دیش یا کسی دوسرے ملک میں جو انڈسٹری لگ رہی ہے کیا وہ ہمارے دور میں لگی ہے یا اپوزیشن کے اپنے دور میں لگی ہے، کیا پاکستان کی جو رینکنگ 2008 میں 77 ویں نمبر پر تھی اور اس کے بعد 157 ویں نمبر پر چلی گئی کیا وہ ہمارے دور میں گئی ہے؟ ہم اس پر reforms لے کر آئے ہیں اور ہم اس کو بہتر کر رہے ہیں اور اس کا طریق کار بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک simple example دیتا ہوں کہ ابھی ہمارے پاس انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں نئے اٹھارہ سیمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے اٹھارہ نئے لوگوں نے apply کیا ہے یہ ایک بلین ڈالر سے زائد کی investment ہے۔ اب اس کو کرنا کیسے ہے کہ ہم نے اپنے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھ کر یہ کہا کہ جو بھی آدمی apply کرے گا ہم اس کو timeline کے مطابق respond کریں گے۔ اگر انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے جو SOPs بنے ہوئے ہیں جو ایک لسٹ بن گئی ہے اس کو 10 دن کے اندر 10 ماہ کے اندر نہیں بلکہ 10 دن کے اندر اس process کو مکمل کر کے متعلقہ چار محکمہ جات لوکل گورنمنٹ، ایگریکلچر انوائرنمنٹ اور اریگیشن کی بھی fix timeline کر رہے ہیں کہ آپ نے اتنے عرصے میں اس کی منظوری دینی ہے تاکہ جو industrialist پنجاب میں اپنی انڈسٹری لگانا چاہ رہا ہے ہم ان کو ہر طرح سے accommodate کریں۔ پنجاب بورڈ آف انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کے لئے ون ونڈو آپریشن شروع کیا ہے جو کہ پنجاب کی اپنی پنجاب بورڈ آف انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے۔ چائنا کے لئے فیصل آباد میں ان کی لینگویج میں ہی ون ونڈو آپریشن شروع کیا ہے۔ Taxes کو اکٹھا کرنے کا کام آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا اور ہم نے اس کو کمپیوٹرائزڈ کیا ہے۔ آپ کا جو ٹیکس بنتا ہے آپ اسے اپنی موبائل ایپ پر pay کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ آپ ease of doing business پر ایوان میں بحث رکھ لیں اور ہاؤس کو debate کے لئے open کر دیں۔ ہم نے یہاں پر ease of doing business کے لئے جو چیزیں کی ہیں وہ میں لے کر آؤں گا، پنجاب کے فیصل آباد انڈسٹریل زون میں 2 بلین ڈالر سے زیادہ کی investment آئی ہے۔ میں آپ کو انڈسٹری کے بارے میں بتا سکتا ہوں، جو کام شروع ہو گیا ہے وہ بتا سکتا ہوں۔۔۔(مداخلت)

جناب سپیکر! جناب خلیل طاہر سندھو میری بات سے contradict کرنا آپ کا حق ہے اور آپ یہ ضرور کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں facts and figures کے ساتھ بات کروں گا۔

جناب سپیکر! میں ہاؤس کے floor پر کھڑا ہوں اور یہاں کھڑے ہو کر میں کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا بلکہ facts and figures کے ساتھ بات کروں گا کہ اس دور میں پنجاب کے اندر کون کون سی انڈسٹری آئی ہے میں اس کا ٹائم اور date بھی بتاؤں گا۔

جناب سپیکر! یہ بھی بتاؤں گا کہ یہ انڈسٹری آئی ہے، یہ انڈسٹری چل رہی ہے، اس سے اتنی job's پیدا ہوئی ہیں۔ آپ کی import کا substitute جو پنجاب کے اندر لگ رہا ہے اس کی تعداد بھی بتا سکتا ہوں۔ وزیر قانون اسے دیکھ لیں گے آپ اس پر بحث کے لئے کوئی ٹائم مقرر کر لیں تو ہم سب اس پر بات کر لیں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے floor دیا آپ کی بڑی مہربانی۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر open debate کے لئے ہمارے معزز وزیر نے جو بات کی ہے ان کے ارشادات کے دو حصے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی correction کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): چودھری مظہر اقبال! اگر آپ تشریف رکھیں تو میں بات کر لیتا۔ جب کوئی دوسرا معزز ممبر بات کر رہا ہو تو آپ کو بیٹھ جانا چاہئے۔ سپیکر صاحب نے مجھے floor دیا ہے تب ہی میں بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چونکہ میں فیصل آباد کا رہنے والا ہوں اور میں نے فیصل آباد کے ساتھ grow کیا ہے اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ 2008 میں یہاں سے کچھ investors گئے تھے۔ اب وہ رو رہے ہیں چونکہ انہوں نے ان کی ساری کی ساری

investment seize کر لی اور وہاں سے انہیں بھگایا ہے وہ وہاں سے بہت برے طریقے سے آئے ہیں۔ 10-2009 اور 2011 میں کچھ لوگ چلے گئے تھے ان کا حق ہے کہ وہ یہاں پر دوبارہ revive کریں، لیکن اب کوئی لٹنے کے لئے نہیں جانا چاہتا۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو علامہ اقبال ٹرمینل بتایا ہے وہ ٹرمینل 3217 ایکڑ پر بنا ہے اور وہاں چائنیز investors آ رہے ہیں۔ جب ہم دوسروں کو invite کر کے یہاں لے آتے ہیں تو یہاں کے لوگ بھی invest کر سکتے ہیں لیکن یہ debate ہو سکتی اور اس پر debate کر لی جائے۔

جناب سپیکر! اس کا دوسرا حصہ تھا کہ 1979 میں افغانستان یا روس کا ٹوٹ جانا یا خمینی کا آنا یہ سارے foreign affaires کے معاملات ہیں ان پر یہاں debate نہیں رکھی جا سکتی۔ جو کتب پڑھی جاتی ہیں ان کی اپنے اپنے profession میں زیادہ study کی ضرورت ہوتی ہے لیکن foreign affairs کے معاملات پر یہاں debate نہیں رکھی جا سکتی البتہ جو معاملہ ہمارے purview میں ہے اس پر debate رکھی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جیسے معزز ممبر نے کہا ہے بے شک اس پر debate رکھ لی جائے لیکن debate رکھتے ہوئے foreign affairs کو بیچ میں نہ لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جس طرح سے محترمہ جگنو محسن نے بات شروع کی It was really a food for thought اس میں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ بنگلہ دیش کے ایمبیسڈر نے یہاں آ کر کیوں invite کیا ہے، normal free trade میں ہر جگہ ہمارا بھی حق ہے لیکن سوچنے کا لمحہ فکریہ جس کی طرف ہماری توجہ ہونی چاہئے وہ یہ ہے کہ ہماری Expected growth rate for the coming two years as described by the World Bank and other institutions 2.2 percent ہے۔

جناب سپیکر! وزیر صنعت نے یہاں پر فیصل آباد میں ease of doing business کا بڑا advantage لیا ہے۔

Mr Speaker! This is a continuous process. This has been initiated by the previous government and has been admitted by Razaq Dauood Sb in his press conference in Islamabad.

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ جب ہماری ranking بہتر ہوئی تھی وہاں انہوں نے اس کا credit previous government کو دیا تھا تو

Mr Speaker! This is not only that the credit goes to the PTI government but credit also goes to the previous government.

جناب سپیکر! میرے خیال میں میاں محمد اسلم اقبال بھی اس بات کو مانیں گے۔ انہوں نے جو فیصل آباد میں investment کے حوالے سے بات کی ہے یہ سی پیک کا دوسرا مرحلہ ہے، پہلے مرحلے میں سارا infrastructure develop ہو گیا ہے۔ اس میں مسلم لیگ(ن) کی گورنمنٹ نے بڑے جوش و جذبے اور محنت کے ساتھ وہ سارا infrastructure developed کیا۔ اس کے بعد جو ان کے دھرنوں کی سیاست ہوئی، سب کچھ ہوا۔ اس کے بعد آپ کے سامنے ہے کہ کتنے سو بلین ڈالر کے پراجیکٹس مکمل ہوئے، اب second phase میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی ڈویلپمنٹ ہے اور یہ بھی continuation of previous government ہی ہے کہ وہ سی پیک لے کر آئے اور اس کے بعد اب یہ second phase start ہو رہا ہے تو this is very good کہ investment آ رہی ہے۔

جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے بڑی اچھی باتیں بتائی ہیں کہ فیصل آباد میں بھی investment آئی رہی ہے لیکن اصل مرحلہ یہ ہے کہ ہماری جو hurdles ہیں ان میں آپ کا power tariff، interest rate اور سوئی گیس کے ریٹس ہیں جن پر سارے industrialists چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ جب تک آپ کا interest rate single digit میں نہیں آئے گا جب تک آپ کا power tariff اور سوئی گیس کا tariff کم نہیں ہو گا تو کوئی بھی industrialist سرمایہ کاری کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور باہر سے بھی اگر کچھ لوگ نہیں آ رہے یا انہیں کوئی problems ہیں تو وہ یہ ہیں ہمارے address کرنے والے اصل مسائل یہ ہیں کہ why our growth rate is 2.2 and why the Bangladesh growth rate is 8.5 اور ہم ساؤتھ ایشیا میں lowest ہیں۔ اب اگر انڈیا، بنگلہ دیش، ملائیشیا، چائنا اور باقی ممالک

کیrankingدیکھیں تو we are on the lowest side, so this is what the honourable member wanted to point out نہ کہ وہ یہ کہنا چاہ رہی تھیں کہ بنگلہ دیش کے ایمبیسڈر کو یہ کیوں allow کیا گیا۔

This was not the point, thank you very much, Sir

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال):جناب سپیکر!میں point of personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!مجھے بھی بات کرنے دیں پھر منسٹر صاحب اکٹھا جواب دے لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!آپ اکٹھا جواب دیں لینا۔جی،جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!میاں محمد اسلم اقبال نے اس پر جو بحث رکھنے کا کہا ہے میں ان کی اس بات کو welcome کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ آئندہ اجلاس میں اس پر بحث کے لئے کوئی دن رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،آئندہ اجلاس میں بحث کرلیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان:جناب سپیکر!میاں محمد اسلم اقبال نے بڑی خوش دلی سے کہا ہے کہ اس پر debate open کی جائے اور یہ انتہائی ضروری ہے میں again welcome کرتا ہوں۔جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کچھ facts رکھے ہیں جب یہ debate آئے گی تو ہم بھی facts لے کر آئیں گے کہ اگر پنجاب کے اندر2۔ارب ڈالر آئے ہیں تو اس کی scrutiny کریں گے کہ وہ کس کس شعبے میں ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جو دعوے کئے جا رہے ہیں ان کی بھی scrutiny ہونی چاہئے اور کچھ points میں خود دے رہا ہوں کہ منسٹر صاحب بھی تیاری کر کے آئیں اور ہم بھی تیاری کر کے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے یہ بات بحث میں ہی ہو گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ پچھلے اٹھارہ ماہ میں پنجاب کے اندر کتنی انڈسٹری بند ہوئی ہے، کتنے بلین ڈالر کی انڈسٹری بند ہوئی ہے؟ ابھی کل فیصل آباد کے اندر ساری پاور لومز ہڑتال پر تھیں اور بڑے بڑے مظاہرے ہو رہے تھے۔ پنجاب کے لئے یہ بھی alarming ہے کہ ٹریکٹر کی پیداوار اور فروخت 40 فی صد کم ہوئی ہے۔ انشاء اللہ اس بحث میں ہم یہ حقائق بھی سامنے لے کر آئیں گے اور جب منسٹر صاحب تفصیل سامنے رکھیں گے کہ ایک ارب یا 2۔ ارب ڈالر کی انڈسٹریز لگی ہیں۔ منسٹر صاحب بھی detail کے ساتھ بتائیں کہ ان کے دور میں کون کون سی انڈسٹریز لگی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! جب عام بحث ہو گی تو یہ ساری چیزیں تفصیل کے ساتھ discuss ہو جائیں گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جب عام بحث ہو گی تو ہم بھی بتائیں گے کہ پنجاب کے اندر پچھلے اٹھارہ ماہ میں کتنی انڈسٹریز بند ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ balance negative میں جائے گا کیونکہ جتنی انڈسٹریز بند ہوئی ہیں اس کی وجہ سے یہ balance positive میں نہیں جا سکتا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں correction کے لئے ایک دو چیزیں عرض کروں گا۔ میں حزب اختلاف کے تمام معزز ممبران سے ضرور پوچھوں گا کہ آپ کے دور حکومت میں کون کون سی نئی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم ہوئی تھیں؟ ڈاکٹر مظہر اقبال نے ابھی علامہ اقبال انڈسٹریل زون کے حوالے سے credit لینے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر! ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جب میں پہلے منسٹر تھا تو اُس دور حکومت میں اس انڈسٹریل زون کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا اور اسی دور میں یہ انڈسٹریل اسٹیٹ بننا شروع ہوئی تھی۔ اسی طرح لاہور والی سُندر انڈسٹریل اسٹیٹ بھی اسی دور میں قائم ہوئی تھی۔

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) کے دور حکومت میں منڈی بہاؤالدین انڈسٹریل اسٹیٹ اور پتوکی انڈسٹریل اسٹیٹ سیاسی طور پر بنائی گئی ہیں۔ آپ ان انڈسٹریل اسٹیٹ کو جا کر چیک کر لیں کہ کس کس کو نوازنے کے لئے یہ قائم کی گئیں۔ آپ سوچ نہیں سکتے کہ وہاں پر کس طریقے سے حکومت کا پیسا ضائع کیا گیا ہے۔ اگر وہاں پر دو ٹیڑے لگائیں تو نیچے سے پانی نکل آئے گا۔ کیا ایسی جگہ پر انڈسٹریل اسٹیٹ کامیاب ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر! مجھے اپنے حزب اختلاف کے ساتھیوں سے یہ بھی پوچھنا ہے کہ انہوں نے اپنے دُور حکومت میں کس علاقے میں کون سی انڈسٹریز لگائی ہیں؟ میں نے اس وزارت کا چارج سنبھالنے کے بعد آج تک سات Special Economic Zones بنائے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف نے gas tariff کے حوالے سے بات کی ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ gas کا tariff زیادہ ہوا ہے اگر میں اس کی وجوہات بیان کروں گا تو پھر حزب اختلاف کے معزز ممبران ناراض ہوں گے۔ اسی طرح اگر میں بجلی کی قیمت زیادہ ہونے کی وجوہات بیان کروں گا تو پھر حزب اختلاف کے لئے زیادہ پریشانی ہو گی۔

جناب سپیکر! مجھے یہ ساری چیزیں یاد ہیں۔ یہ ساری چیزیں میری fingertips پر موجود ہیں۔ جب آپ کا دل کرے اس پر عام بحث رکھ لیں۔ آپ کل اجلاس بُلا کر اس بابت بحث رکھ لیں، پرسوں یا ترسوں رکھ لیں مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جس دن آپ بحث کرنا چاہیں میں حاضر ہوں اور اگر آپ ابھی اس پر عام بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے اجلاس بیس منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد
جناب ڈپٹی سپیکر 6 بج کر 23 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 814/19 محترمہ سیمابیہ طاہر کی ہے جو ہیلتھ سے متعلق ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب لے لیں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام
کے اعلیٰ افسران کے استعفے کے بعد ایڈز کیسز کی تعداد میں اضافہ

(---جاری)

وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ روزنامہ "ڈان" کی خبر میں چار افسران کے استعفے کی وجہ سے ایڈز پروگرام بند ہونے کی نہج پر پہنچا ہوا ہے اور جنوری 2019 سے ستمبر 2019 تک 129 کیسز سے 448 تک پہنچنا درست نہیں ہے۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف سے محکمہ صحت کو کوئی رپورٹ ایسی موصول نہیں ہوئی۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام پنجاب بھر میں ایڈز کے مریضوں کو free screening, counselling، لیبارٹری اور علاج کی سہولتیں مفت مہیا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! سال 2019 میں ایڈز پروگرام کی خدمات کو ضلع میانوالی، جہلم، قصور، ننکانہ صاحب، مظفر گڑھ اور بہاولنگر میں وسیع کیا گیا اور عوام میں جلدی screening اور علاج کے لئے آگاہی مہم بڑھا دی گئی۔ میڈیا اور سوشل میڈیا پر بھی آگاہی دی گئی۔ Screening free، free علاج، لیبارٹری، آگاہی مہم اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے تعاون اور خدمات کی وجہ سے ہم نے مزید cases locate کئے۔ جنوری 2019 سے ستمبر 2019 تک ایڈز کے 2648 نئے مریض رجسٹرڈ کئے گئے اور خاص طور پر وہ بھی مریض شامل ہیں جن کی جیل کے اندر بھی ہم نے screening کی تھی اس وقت پنجاب کے اندر کل 10 ہزار 325 مریض زیر علاج ہیں جن کا مکمل

طور پر free تشخیص اور علاج جاری ہے۔ مزید screening camp اور آگاہی مہم کے ساتھ ساتھ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی خدمات جون 2020 تک 16 اضلاع سے تمام 36 اضلاع میں میسر ہو جائے گی جس کے لئے افرادی قوت کی مرحلہ وار ٹریننگ جاری ہے جس سے عوام کو مزید بہتر سہولت گھر کے قریب مہیا ہو گی۔

جناب سپیکر! پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے چار ملازمین جن کو افسران کہا جاتا ہے، پروگرام ڈائریکٹر سے اختلاف نہیں بلکہ درج ذیل وجہ سے ہے:

1) ڈاکٹر حراء خان تقریباً ڈیڑھ سال سے پروگرام کے ساتھ بطور کنسلٹنٹ کام کر رہی تھیں۔ موجودہ ڈائریکٹر نے 15۔ جولائی 2019 کو join کیا جبکہ محکمہ صحت کی جانب سے ڈاکٹر حراء خان کا کنٹریکٹ 30۔ جون 2019 کو ختم ہو گیا تھا۔ غیر تسلی بخش کارکردگی پر محکمہ نے ان کا کنٹریکٹ مزید آگے extend نہیں کیا۔ اب ڈاکٹر حراء کی جگہ نیشنل ایڈز کنٹرول پروگرام کی طرف سے ڈاکٹر عاطف علی بہتر طریقے سے کام کر رہے ہیں۔

2) محمد جاوید بوٹا بطور سٹور کیپر ملازم تھا اور وہ ایڈز کنٹرول پروگرام میں افسر نہیں۔ وہ عرصہ دراز سے میاں میر ہسپتال میں جنرل ڈیوٹی پر تھا۔ موجودہ ڈائریکٹر نے آفس میں اس کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو واپس بلایا تو اس نے استعفیٰ دے دیا۔ بطور سٹور کیپر محمد علی اور وسیم الحسن کام کر رہے ہیں اور خدمات میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

3) محمد طیب ڈیلی ویجز میں بطور کمپیوٹر آپریٹر کام کر رہا تھا۔ محمد طیب افسر نہیں تھا بلکہ ڈیلی ویجز کا ملازم تھا۔ وہ ڈیوٹی باقاعدگی سے نہیں کر رہا تھا۔ جواب طلبی کی گئی اور غیر تسلی بخش کارکردگی کی وجہ سے اس کا ڈیلی ویجز کنٹریکٹ ختم کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ پہلے سے ہی آٹھ کمپیوٹر آپریٹرز کام کر رہے ہیں اور خدمات میں کوئی فرق نہیں آیا۔

4) محسن ارشد بطور مینجر آپریشن کام کر رہے تھے اور ان کی job کنٹریکٹ پر تھی۔ جناب محسن ارشد نے ذاتی وجوہات کی بنیاد پر پروگرام سے استعفیٰ دیا۔ اس کی جگہ جناب اظہر حسین جو کہ پہلے سے یہ کام محسن ارشد کے ساتھ کرتے تھے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ اس طرح مینجر آپریشن کی خدمات میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

مذکورہ بالا چاروں افراد پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے دفاتر میں کام کرتے تھے جن کا مریضوں کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں تھا اس لئے ان کے جانے سے مریضوں پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ مزید برآں ڈائریکٹر جنرل NACP سے ڈاکٹر عاطف علی، منور حسین، شہزاد احمد بٹ، اختر زمان اور محمد افضل واپس دفتر میں join کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی جانب سے کوئی تیار کردہ رپورٹ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کو نہ ملی ہے۔ اس سلسلے میں روزنامہ "ڈان" کے رپورٹر آصف چودھری سے رابطہ کیا گیا تو اس کے پاس بھی کوئی ایسی رپورٹ نہ تھی۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام تمام وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ایڈز کنٹرول کرنے پر کام کر رہا ہے اور عملہ کے ارکان تمام ایسی رپورٹوں پر خوش آمدید کہتے ہیں کیونکہ معاشرہ میں ایڈز کے ڈر اور خوف کی وجہ سے لوگ بیماری کا نہیں بتاتے مگر محکمہ صحت اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے کسی بھی ایسی رپورٹ پر فوری ایکشن لیتا ہے تاکہ بیماری پھیل نہ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے تو اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/4 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے جو کہ move ہو چکی ہے اور منسٹر صاحبہ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب پڑھنا ہے۔ منسٹر صاحبہ! اس کا جواب ذرا مختصر پڑھنا۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مریدکے
کی گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جانا

(---جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس ضمن میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ ایک خاتون نے ہسپتال کے باہر دروازے پر بچے کو deliver کر دیا جس کے بارے میں بتاتی چلی جاؤں کہ محکمہ نے معاملہ کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تحصیل ہیڈ کوارٹر مریدکے سے رپورٹ طلب کر لی تھی اور یہ خبر لگنے سے پہلے اس کی طلبی ہو چکی تھی۔ رپورٹ کے مطابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے 24 تاریخ کو

ایمرجنسی میں تعینات متعلقہ عملے کو طلب کر لیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق ایک اور خاتون جو کہ بہت seriousحالت میں تھی ہسپتال میں critical conditionکے اندر لائی گئی تھی چونکہ وہ seriousحالت میں تھی جسے ڈاکٹروں نے dealکیا تو یہ خاتون گھبرا کے دروازے سے باہر آکر بیٹھ گئیں حالانکہ وہاں کی آیا نے مسلسل اسے روکنے کی کوشش کی اور جب اسے زیادہ تکلیف ہوئی تو اس کو اندر لا کر deliveryکروائی گئی۔ بچہ بھی خیریت سے ہے اور اس کی والدہ بھی خیریت ہے جبکہ یہ خبر بے بنیاد ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose ofکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 869/19 جناب نصیر احمد کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار moveہو چکی تھی۔ اس کا جواب آنا تھا۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے جو خاصا لمبا چوڑا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے لمبا چوڑا جواب نہیں دینا اس کو مختصر کر دیں۔

غیر معیاری فوڈ پراڈکٹس کو پاس
کروانے کے لئے وفاقی پالیسی بنوانے کی سازش

(---جاری)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ فوڈ ایک provincial subjectہے لیکن کچھ با اثر لوگ اور کچھ ملٹی نیشنل کمپنیاں مل کر یہ چاہتی ہیں کہ ان کے standardsکو PSQCAطے کرے۔

جناب سپیکر! میں یہ تحریک لانے میں جناب نصیر احمد کا ممنون ہوں۔ جب انہوں نے آپ کے سامنے یہ تحریک التوائے کار moveکی تھی تو اس وقت انہوں نے خود یہ فرمایا تھا کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی پنجاب کا ایک ایسا اچھا ادارہ ہے جو properکام کر رہا ہے اور انہوں نے اس کو appreciateکیا تھا۔

جناب سپیکر! میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تعریف کی۔ اصل میں فیڈرل گورنمنٹ یہ standards پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دائرہ اختیار سے لے کر خود settle کرنا چاہتی ہے۔ یہ purely provincial subject ہے لہٰذا پنجاب فوڈ اتھارٹی کی domain میں جو manufacturing companies آتی ہیں اور جو importers آتے ہیں ان کے standards پنجاب فوڈ اتھارٹی کو خود طے کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں جناب نصیر احمد کی اس تحریک کو support کرتا ہوں اور میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس پر کوئی قرارداد بھی پاس کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پنجاب کے اندر فوڈ اتھارٹی کے کام کے حوالے سے پچھلی گورنمنٹ یا موجودہ گورنمنٹ کو کوئی اعتراض ہے نہ لوگوں کو اعتراض ہے تو پھر فیڈرل گورنمنٹ یہ معاملہ اپنے ذمہ کیوں لینا چاہتی ہے؟

جناب سپیکر! اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ یہاں ہم نے سکولوں کے اندر ملٹی نیشنل کمپنیوں کے drinks بند کر دیئے ہیں جو بچوں کی صحت کے لئے نقصان دہ تھے۔ اب چونکہ باقی صوبوں کے اندر وہ drinks چل رہے ہیں تو وہ یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ معاملہ کسی طرح فیڈرل گورنمنٹ کے سپرد ہو جائے تاکہ پنجاب کے اندر فوڈ اتھارٹی نے کوالٹی کنٹرول کرنے کے لئے جو measurements لئے ہوئے ہیں ان کو ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس پر آپ کا ڈٹا رہنا بڑا ضروری ہے کہ یہ معاملہ صوبائی ہے اور اس کو صوبائی حکومت کے پاس ہی رہنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر پنجاب اپنے standards خود maintain کر سکتا ہے اور یہاں کے لوگ اس کو باقی بھی رکھنا چاہتے ہیں تو پھر یہ اختیار ان کے پاس ہی رہنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ کی بات بالکل relevant اور صحیح ہے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے بعد آئین کی شق 154 کے تحت یہ مکمل provincial subject ہے اور اس پر صوبوں کا مکمل اختیار ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! کچھ دن پہلے فیڈرل گورنمنٹ کے منسٹر جناب فواد چودھری نے اس پر میٹنگ کی ہے اور وہ اس پر legislation کرنے جا رہے ہیں کہ basic quality کے رولز کو فیڈرل گورنمنٹ طے کرے۔ اگر فیڈرل گورنمنٹ نے ان رولز کو طے کرنا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ صوبائی حکومت کے پاس پھر اس کا اختیار نہیں رہے گا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ منسٹر صاحب اس پر specially steps لیں اور ان سے رابطہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس سلسلہ میں جناب فواد چودھری سے بات کریں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ یہ issue آپ کے take up کرنے کا ہے ہم تو اپنے طور پر پوری کوشش کر چکے ہیں اور کر بھی رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس پر بات کر لیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون کی توجہ بھی چاہوں گا کہ جب منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ صوبائی معاملہ ہے اور اپوزیشن کے ممبران بھی یہی کہہ رہے ہیں اور خدشہ بھی یہ ہے کہ اس کو فیڈرل گورنمنٹ اپنے پاس نہ لے لے تو اس کا حل یہی ہے کہ اس وقت ہاؤس چل رہا ہے ابھی رولز کو suspend کر کے یہاں وفاقی حکومت کے لئے ایک قرارداد لائی جائے کہ آئین کے مطابق یہ معاملہ صوبائی domain میں آتا ہے اس لئے وفاقی حکومت اس میں کسی طرح کی legislation یا رولز فریم نہ کرے اور اس کا اختیار صوبوں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ اگر یہ متفقہ قرارداد وفاقی حکومت کے پاس چلی جائے تو میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ اس پر قرارداد لے آئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے ایک تجویز دی ہے اسے منسٹر صاحب نے سن لیا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں وزیر اعلیٰ سے discuss کر لیں گے اگر پنجاب حکومت کا interest ہوا تو قرارداد move کی جا سکتی ہے لیکن ہمیں تھوڑی مہلت دی جائے تا کہ ہم وزیر اعلیٰ سے بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! اگر وہ قرارداد لانا چاہ رہے ہیں تو اس میں کیا issue ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! وہ قرارداد لے آئیں یہ اس کو جمع کرا دیں ہم وزیر اعلیٰ سے بات بھی کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ٹھیک ہے۔ جناب سمیع اللہ خان! آپ قرارداد جمع کرا دیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! یہ بہت اہم اور فوری نوعیت کا issue ہے۔ وہاں کچھ لوگ پورا اثر دکھا رہے ہیں اور یہ سارا کچھ manage کیا جا رہا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر وزیر قانون اس کی ذمہ داری لیتے ہیں اور اس معاملے کو وزیر اعلیٰ کے ساتھ خود take up کرتے ہیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ جو matter discuss کیا جا رہا ہے اس میں میری request یہ ہے کہ Council of comon Interest کے اندر اس matter کو لے کر جایا گیا وہاں وزیر اعظم اور چاروں وزراء اعلیٰ نے بیٹھ کر اس پر بات کی ہے لہٰذا اس کو بھی تھوڑا دیکھ لیا جائے اسی لئے آپ سے request کی گئی ہے کہ اس میں تھوڑا ٹائم دے دیا جائے تا کہ اس کے مطابق چیزوں کو دیکھ لیا جائے اور کوئی ابہام نہ رہ جائے۔ جو پنجاب

کا حق ہے اس کو پنجاب انشاء اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا ہم اس کے لئے اپنی fight جاری رکھیں گے لیکن اس چیز کو بھی دیکھ لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس پر قرارداد تو جمع کرادیں۔ اب ہم general debate شروع کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں یہ آپ کی ہی لسٹ آئی ہوئی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ٹڈی دل پورے پنجاب میں آچکی ہے اور وہ آپ کے ضلع سے enter ہوئی ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ میرے ضلع سے enter نہیں ہوئی وہ رحیم یار خان سے ہوئی ہے۔ میرا ضلع راجن پور ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! 23 تاریخ کو جناب پرویز الٰہی مجھے allow کر چکے ہیں اور انہوں نے کہا تھا کہ آپ اس بابت تحریک التوائے کار لے آئیں ہم اسے out of turn لے لیں گے۔ بقول سید حسن مرتضیٰ اور آپ کے کہ یہ فضول کام ہے۔ اس پر آپ رولنگ دے دیں کہ یہ فضول کام ہے تو میں اپنی تحریک التوائے کار واپس لے لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے فضول کام نہیں کہا۔ چلیں، آپ تشریف رکھیں۔ ٹائم ختم ہو چکا ہے اب ہم general discussion پر آگئے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: سپیکر صاحب مجھے allow کر چکے ہیں وہاں پورے علاقے میں تباہی مچ گئی ہے اور یہاں کہا جارہا ہے کہ یہ فضول کام ہے۔ کیا اس کے لئے ہمارے پاس کوئی ٹائم نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جناب محمد وارث شاد! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

ٹڈی دل کا فصلات پر حملہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ ٹڈی دل وسط ایشیاء سے ہوتی ہوئی پاکستان سندھ اور بلوچستان میں پچھلے ایک مہینہ سے تباہی مچا رہی تھی اور ہم دعا گو تھے کہ پنجاب میں پہنچنے سے پہلے اس کا تدارک کر لیا جائے گا لیکن شومئی قسمت کہ یہ ٹڈی دل سندھ، بلوچستان سے ہوتی ہوئی پنجاب کے اضلاع راجن پور، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان میں آئی اور یہاں سے لیّہ، مظفر گڑھ، بھکر میں تباہی کرتی ہوئی اب میری تحصیل نور پور تھل میں تباہی مچا رہی ہے۔ وہ ساری فصلات کو کھاتی ہوئی اب جھنگ کی طرف رواں دواں ہے لیکن سندھ، بلوچستان کی حکومتوں کی پیروی کرتے ہوئے پنجاب کی حکومت بھی خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ اگر کوئی روایتی اقدامات کئے گئے ہیں تو وہ بھی ناکافی ہیں اور اس کا ناقابل تلافی نقصان ہو رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ ابھی بھی بہاولنگر، ہارون آباد تک چلتی جا رہی ہے اور وہ وسطی پنجاب میں بھی پہنچ جائے گی۔ وہ گندم کو eat up کرتی ہے اور آپ کو پتا ہے کہ اس وقت ہماری گندم کی فصل کا بھی زور ہے۔ جو لوگوں کا نقصان ہوا ہے اس کا بھی تخمینہ لگایا جانا چاہئے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! چلیں، آپ نے اس کو پڑھ لیا ہے let the Minister come وہ اس کو respond کریں گے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہے۔ اب ہم general debate پر آتے ہیں۔ جی، محترمہ ذکیہ خان!

مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث

(۔۔۔جاری)

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے کشمیر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ سب کو معلوم ہے کہ کشمیر ایک disputed territory ہے، اس کا کیس United Nation میں ہے اور اس کو تقریباً 73/72 برس گزر چکے ہیں۔ یہ United Nation کا unfinished ایجنڈا ہے۔ United Nation میں بہت سارے ایجنڈا ہیں اور انہوں نے بہت سارے ایجنڈوں پر implement کیا ہے مگر کشمیر کا مسئلہ pending ہے اور ابھی تک انہوں نے اس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ کشمیریوں پر اتنے ظلم ہوئے ہیں، 80ہزار یا اس سے may be زیادہ کشمیری شہید ہو چکے ہیں۔ اب آٹھ ملین کشمیری کشمیر کے اندر بند ہیں اور ان پر ظلم اور زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ مسلمان ملکوں میں سے صرف تین چار ملکوں نے بہت زور سے آواز اٹھائی ہے اور باقی مسلم ممالک جتنے بھی ہیں ان کو چاہئے کہ ہم سب متحد ہوں اور پاکستان ایک ایسا رول ادا کرے کہ سب کو اجاگر کر کے متحد ہو کر ہم کشمیر پر بات کریں اور اس طرح کی بات ہو کہ مودی کو اب روکنا ہو گا ظلم اور تشدد کرنے سے روکنا ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ وہاں کرفیو نافذ ہے ان کی ساری انفارمیشن بلاک ہے، internet block ہے، سردیاں ہیں اور جو ان پر زیادتیاں ہو رہی ہیں اور جس سے وہ گزر رہے ہیں وہ کشمیری جانتے ہیں۔ And top of that جو انہوں نے اپنی ترمیم لائی ہے یعنی وہ جو Citizen Amendment Act لائے ہیں اس پر بجائے انہیں شرمندہ ہونا چاہئے تھا یا اس کام کو روکنا چاہئے تھا لیکن اس نے ایسا کر کے دنیا کو بتا دیا ہے کہ میں کتنا anti-Muslim ہوں۔ وہ سارے جانتے تھے after the Gujrat incident everybody knew یہ کیسے، ان کا کیا روّیہ ہے؟

جناب سپیکر! اب تو یہ ثابت ہو گیا ہے کہ جو قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان بنایا جس basis پر بنایا وہ بالکل درست تھا ان کو نظر آ رہا تھا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے کیا حالات ہوں گے؟ آج وہاں ہم سے زیادہ مسلمان ہیں کشمیر اور ہندوستان میں مسلمانوں کی ہم سے زیادہ آبادی

ہے جو آج وہاں They are suffering and they are crying for the rights and human rights کے جو ادارے human violations ہو رہی ہیں وہ روکی نہیں جا رہیں اور ہیں وہ کس قسم کے ادارے ہیں؟ Useless ادارے جو یہ سارا کچھ روک ہی نہ سکیں تو ان اداروں کا فائدہ کیا؟ میں دو دفعہ کشمیر گئی ہوں اور میں شیخ عبداللہ کے وقت سری نگر گئی تھی اور میں نے سارا کشمیر دیکھا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یاد ہے کہ اس وقت شیخ صاحب نے کہا تھا کہ بی بی ابھی تو میں زندہ ہوں اور جب میں چلا گیا تو کسی نے آپ کو کشمیر نہیں آنے دینا ہے۔ آپ نے جتنا گھومنا اور پھرنا ہے آپ کشمیر کا سارا کونہ کونہ ابھی دیکھ لیں اور اس کونے کونے میں ایک ہی آواز تھی پاکستان پاکستان۔ اگر ہماری کوئی خوشی ہوتی تھی تو وہ ہماری خوشی میں شامل ہوتے تھے اور اگر ہمیں تکلیف پہنچتی تھی تو کشمیریوں کو تکلیف پہنچتی تھی۔ کشمیریوں کا ایک ہی issue تھا وہ کہتے تھے کہ آپ مضبوط ہیں تو ہمارا cause مضبوط ہوتا ہے جب آپ کمزور ہوتے ہیں تو پھر صرف کشمیر میں نہیں سارے مسلمانوں پر زیادتی اور ظلم کا زور پکڑ جاتا ہے۔

جناب سپیکر! وہ یہی چاہتے ہیں کہ

> We should be strong. Pakistan should be strong so that the cause is strong and Pakistan should stand by Kashmir not only in this part of the world but throughout the world and raise its voice.

جناب سپیکر! جو violations ہو رہی ہیں، ان کو روکا جائے اور کشمیریوں کو ان کے rights دیئے جائیں۔ Kashmiris have to decide what they want. Nobody has right to decide on their behalf. اتنے سال ظلم سہتے ہوئے گزرے ہیں انہوں نے فیصلہ کرنا ہے کہ ہمیں کیا چاہیئے اور وہ کس طرف جانا چاہتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان کے دل میں دھڑکن کس چیز کی ہے وہ پاکستان کی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گی کہ مودی کا جو روّیہ ہے وہ minoritiesاور مسلمانوں کو ختم کرنے کا ہے۔ کشمیر کے انسانوں سے ان کو ہمدردی نہیں ہے اور خاص طور پر کشمیر کی زمین چاہتے ہیں۔ ان کو زمین چاہئے کیونکہ سب سے خوبصورت خطہ جو اس دنیا میں ہے وہ میں نے دیکھا ہے وہ کشمیر ہے۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہ چاہتے ہیں کہ ان کو ہم ختم کریں اور انہوں نے وہاں جموں میں ہندو آبادی زیادہ کر دی ہے اور یہی وہ چاہتے ہیں کہ سری نگر میں بھی ایسا ہو۔ جہاں کہیں دنیا میں کسی کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو دنیا بول اٹھتی ہے جہاں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو کیوں دنیا خاموش ہے؟

Why is the Muslim world silent? I think we have to prick their conscious and unite them to take a stand and see that the Muslims may not suffer in future.

جناب سپیکر! Secondly اگر آپ کی اجازت ہو تو میں تھوڑا سا مہنگائی پر دو لفظ کہہ دوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، carry on.

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں historyسے سیکھنا چاہئے کیونکہ میں یہ نہیں کہوں گی کہ آپ ہم سے سیکھیں کیونکہ اس پر آپ چڑ جاتے ہیں تو آپ historyکو دیکھیں کہ فرانس میں کیا ہوا تھا، revolution کس طرح آیا تھا، revolutionروٹی کے اوپر آیا تھا اور آپ سب کو معلوم ہے کہ history میں کیا ہوا تھا۔ And at that timeجو بادشاہ تھا you know what happened and they all sufferedاس کے بعد آج فرانس میں ڈبل روٹی یا بریڈ یا روٹی جس کو جو بھی کہیں they eat bread but we say rotiاس کی price fixedہے انہوں نے ایسی پرائس رکھی ہے کہ ہر غریب وہ روٹی خرید سکے اور کوئی بھوکا نہ رہے چاہے امیر ہو یا غریب، روٹی اس کو مہیا ہو۔ جب حکومتیں آتی ہیں تو سب سے بڑا کام یہ ہوتا ہے، ہم politicalلوگ ہیں اور ہم نے دیکھنا ہوتا ہے کہ عوام کیا چاہتی ہے، ہم نے عوام کا کیسے خیال کرنا ہوتا ہے کیونکہ ہم ان کے ووٹ لے کر آتے ہیں، ان سے وعدہ کرکے آتے ہیں کہ:

We are going to take care of you and we are going to give you protection and we are going to fulfill your needs.

جناب سپیکر! جیسے آپ آئے ہیں گیس مہنگی، بجلی مہنگی، آٹا مہنگا، سبزیاں مہنگی، پٹرول مہنگا اور اب حج بھی مہنگا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے یہ بتائیے کہ prices of everything have increased اور میں یہ بھی کہوں گی کہ اگر آپ کی planning اچھی ہوتی تو آپ یہ آٹے کا بحران نہ دیکھتے اور آج لائنیں نہ لگی ہوتیں۔ پنجاب وہ صوبہ ہے جہاں سب سے زیادہ گندم ہوتی ہے ہم خیبر پختونخوا اور سندھ کو بھی گندم سپلائی کرتے ہیں۔ We always have surplus wheat. اگر ہمارے پاس silos نہیں ہیں پھر بھی ہماری arrangement ہوتی تھی ہم گندم کو bid up کرتے تھے، ہماری گندم اتنی ہوتی تھی کہ Our needs and requirements were always fulfilled. اب کیا ہوا ہے جو planning بُری ہوئی ہے آپ اس کو investigate کروائیں، کیوں ایسا ہوا ہے اور آئندہ کے لئے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

Mr Speaker! Because this is something which the whole nation is suffering and especially Punjab is suffering because of wheat shortage.

جناب سپیکر! میں ایک اور بات کہوں گی کہ آپ کے جو ریسرچ سنٹرز ہیں آپ وہاں ریسرچ کروائیں اور وہ variety of wheat لائیں جس کی yield زیادہ ہو اور جو رس فری ورائٹی ہو۔ آپ نے pesticides پر سبسڈی دی ہے مگر وہ اب آکر دی ہے لیکن farmers اکتوبر سے جنوری تک اپنا fertilizer خرید لیتا ہے اور اس کو اکتوبر سے جنوری تک ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سبسڈی لیٹ آئی ہے تو اس کا farmers کو کیا فائدہ ہوا؟ وہ تو اب تک fertilizers خرید چکے ہیں اور جو آپ کی pesticides ہیں اس پر کنٹرول ہونا چاہئے They should not be diluted and we should get pure pesticides. تاکہ ہماری جو future میں کراپس ہیں اس میں کبھی پنجاب اور پاکستان کو گندم کی کمی نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گی because I don't want to tax your patience. You are very kind میں نے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر! میں ایک بات کہوں گی کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ بچیوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور ان کے murders ہو رہے ہیں اگر آپ اسی کو کنٹرول کریں تو آپ کی بہت بڑی بات ہو گی بلکہ میں کہوں گی کہ یہ بھی بہت بڑی کامیابی ہو گی۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سیدہ میمنت محسن: جناب سپیکر! میں ایک بات نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ صوبہ پنجاب کی مقننہ میں امور خارجہ پر بات نہیں ہونی چاہئے لیکن ہم نے کشمیر کے بارے بہت اچھی بات کی۔ میری معزز بہن ذکیہ خان نے بہت اچھی بات کی but یہ بات established ہو گئی کہ ہم امور خارجہ پر اس مقننہ میں بات ضرور کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ایکٹ میں اس بات کی provision موجود ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اجازت نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں اجازت؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اردو وچ گل کرو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کر لین دیو ماں بولی اے کج وی نہیں ہوندا پنجابی promte ہوئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کجھ دناں توں ہاؤس دا ماحول بڑا اچھا ہے اور اِہ بڑی خوش آئند گل اے۔ میں تہانوں وی مبارکباد دیاں گا سارے ٹریژری بنچز نوں وی، اپوزیشن نوں وی ساریاں نے مل کے اس دی supremacy لئی جیڑا اکٹھ کیتا اور سارے اک آواز ہو کے سامنے آئے بڑی اچھی گل سی۔ اِہ ہی سوال ہمیشہ ساڈی عوام وی کر دی اے کہ جدوں تہاڈا کوئی ذاتی مسئلہ ہوئے تے تُسی اکٹھے ہو سکدے ہو، تے ساڈے ایشوز تے اکٹھے کیوں نہیں ہوندے؟

(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، No cross talk

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش اِہ ہے کہ سانوں چاہیدا اے جدوں ایتھے گل شروع ہوئی میں اودوں عرض کیتی کہ ساڈے صوبے دے اندر جیڑے حالات نیں او کوئی بہتر نیں نے میرے کہن دا اِہ مقصد نیں کہ میں ہر وقت گورنمنٹ نوں تنقید دا نشانہ بناواں لیکن بحثیت اک اپوزیشن ممبر میرے اِہ وی فرائض وچ شامل ہوندا اے کہ جیڑیاں چیزاں ہیں میں اُنہاں نوں ہاؤس وچ highlight کراں گورنمنٹ اُنہاں دے اُتے اقدامات کر کے اُنہاں تے عملدرآمد کر کے گورنمنٹ نوں وی کریڈٹ جاناں اے اور اج جو ساڈے صوبے دے اندر لاء اینڈ آرڈر دے حالات نیں۔

جناب سپیکر! تمام چیزاں دی برائی دی جڑ ساڈا لاء اینڈ آرڈر اے اگر ساڈا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک ہوئے گا، تے ساڈے کول investment وی آئے گی، ساڈے کول بزنس وی بہتر ہوئے گا، ساڈے کول خوشحالی وی ہوئے گی اگر ساڈا لاء اینڈ آرڈر ٹھیک نیں ہوئے گا تے جناب کدی وی اسیں بہتری ول نیں جا سکدے۔ آج لاہور جئے شہر دے اندر تقریباً میں کم از کم عرض کر رہیا واں کہ reported or unreported جیڑے 100 دے قریب واقعات ہوندے نیں، سٹریٹ کرائم، گھراں دے وچ چوری ڈکیتی، bike snatching، car lifting اے سارے جیڑے کم از کم اک شہر دے اندر figures 100 ہے اور اِہ میں غلط نہیں کہہ رہیا اِہ میں بڑے دعوے نال تہانوں عرض کر رہیا واں اس تے بے شک ساڈے وزیر قانون کوئی ریکارڈ منگوا لین، fact منگوا لین، figures منگوا لین اِہ درست ہوئے گا۔ ساڈے پنجاب دے اندر ایس ratio دے نال

مویشی چوری ہو رہے نیں، گھراں دے وچ چوریاں ہو رہیاں نیں، روڈ ڈکیتیاں ہو رہیاں نیں اِہ بے تحاشا ایسے مسائل ہے نیں جیہڑے سانوں address کرن دی ضرورت ہے۔ اسیں اداریاں دے اگے جواب دہ بنے ہوئے آں اور حیرانی دی گل اے کہ اُہ اگر ٹریژری بنچز والے ایس طرف بیٹھے ہوئے ہون تے اُہی جذبات اُنہاں دے ہوندے نیں، اسیں اُتھے بیٹھے ہوئے خیر میں تے نیں میرے نال دے اگر اُدھے بیٹھے ہوئے ہون تے اُس ویلے انہاں دے جذبات ہور ہوندے نیں۔ اِہ اک حقیقت اے کہ اداریاں نوں ایس ایوان داجواب دہ ہونا پئے گا۔ اگر میرے بَھرا ممبران جیہڑے وزراء نے اِہ اگر اُنہاں نوں ایتھے آ کے defend کر دے نیں بالکل defend کرنا چاہیدا اے اُنہاں داڈیپارٹمنٹ اے لیکن اُنہاں دی کارکردگی وی بہتر بنانی چاہیدی اے۔

جناب سپیکر! جدوں بجٹ آندا اے تے پولیس لئی جیہڑے فنڈز مختص کیتے جاندے نیں ساڈے وچوں لوگ اُوہندے تے کوئی cut motions وی دیندے نیں کافی گلّاں ہوندیاں نیں لیکن بالآخر ہوندا کی اے تے اُس تے ساڈے ٹریژری بنچز والے جشن منارہے ہوندے نیں کہ اسیں بجٹ پاس کروالیااے۔ بجٹ وی حکومت داحق اے کہ اوپاس کروائے لیکن اُس محکمے کولوں کیا اِہ پوچھنا ضروری نیں کہ تہاڈی اپنی حفاظت تے ارباں روپیہ لگ رہیااے، آئی جی آفس دی اُہ دیواراں جیہڑیاں فصیلاں بنیاں ہوئیاں نیں، اُہندے دفتر دے ارد گرد بکتر بند گڈیاں چل رہیاں ہوندیاں نیں اُس دی حفاظت کرن لئی، پولیس squad کر رہی ہوندی اے کہ جناب آئی جی صاحب جارہے نیں دس گڈیاں پچھے پھر رہیاں نیں، ساڈی اسمبلی دے اندر اک آئی جی یا ایس پی آندا اے تے اُنہوں نے گیٹ توں سلوٹ وجنے شروع ہوندے نیں اور سانوں چیئرنگ کراس آلے barrier توں ہی ساڈی سکیورٹی چھاتیاں مار کے ویکھ رہی ہوندی اے کہ اے اُو ہو ای نے، ایہہ نہیں ہونا چاہئدا۔

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی ایس صوبے دا سب توں وڈا جمہوری ایوان اے ایس دے ممبران جیہڑے نیں اُوہ بڑے ہی honourable، بڑے ہی مہذب اور بڑے ہی قابل احترام نیں، اسیں اپنا احترام خود کروانا اے ساڈی کسے نال جنگ نیں اے۔ ادارے ساڈے نیں پولیس وچ وی ساڈے بہناں بھرا نیں، ساڈی اُنہاں نال جنگ نیں لیکن جو جائز ساڈی عزت اے اوہ اُنہاں نوں ساڈی وی کرنی پئے گی۔ Depoliticize دے ناں دے اُتے اگر اُوہ پگڑیاں اُچھالن اور

depoliticize ہوئی وی اے۔ جنہاں نے politicize کرنی ہوندی اے اُنہاں عُہدیاں دی اوہ اج وی اپنی posting لئی غلامی کردے نیں۔ ساڈے لئی depoliticize ہو گئی اے سپاہی وی تبدیل نہیں ہوے گا، پولیس والا جواب دہ وی نیں ہوے گا۔ کیا میں اگر کسی تھانے دار نوں فون کرناں کہ اہ غریب عورت اے اُہندی دادرسی ہو جاوے، غریب آدمی اے اُہندی دادرسی ہو جاوے، اہ ڈکیتی کیوں ہوئی اے، اہ جیہڑا قاتل اے اہندے قاتل کیوں نیں پکڑے گئے، ایتھے پہلے دن تو مسلم لیگ (ن) دا اک ایم پی اے ہے ہر اجلاس وچ کھڑا ہو کے فریاد کردا اے کہ یار مینوں پولیس سکیورٹی دے دو، پولیس سکیورٹی سپریم کورٹ نے روکی ہوئی اے، سپریم کورٹ دے فیصلے سر اَکھاں تے لیکن سپریم کورٹ آئی جی دی سکیورٹی وی تے روکے، سپریم کورٹ ایس پی دی وی سکیورٹی روکے ایتھے تے اے ایس پی وی پچھے گارد لے کے پھر رہے نیں۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر تے توجہ دیو میں اپوزیشن وچ ہاں مینوں کوئی ایس گل نال نیں اے کہ اُنہاں بھراواں دی عزت نہ ہووے، اُنہاں دی ہی مَنی جاوے میں کسے کول جا کے اگر رُوواں تے اُوہ میرے اَتھروتے پونج سکے تے جے جناب محمد بشارت راجہ ہی با اختیار نہ ہوون تے فیر اسیں جا کے رونا کتھے۔ میں اس صوبے دے اندر لاء اینڈ آرڈر دی خراب صورتحال جناب دے سامنے رکھی اے۔ ساڈے حلقیاں دے اندر سینکڑوں cattle lifting دے آئے روز واقعات ہوندے نیں۔ میں ایتھے گل کیتی اے کہ میرے حلقے دیاں سڑکاں ٹوٹیاں ہوئیاں نیں اُنہاں ٹوٹیاں ہوئیاں ویران سڑکاں دے اُتے جدوں بریک لگدی اے، ڈاکو آ کے کناں تولے جاندے نیں نالے چنڈاں وی ماردے نیں، پیسے گھٹ نکلن فیر وی کٹ دے نیں کے تُسی تھوڑے پیسے لے کے پھیر رہے ہو آٹا لبدا نیں جے، مہنگائی سر پاڑی جاندی اے، جیہڑا دوائیاں لین جاندا دُوائیاں والے ہتھ نیں پان دیندے اُوہ وی شامی اُیتھے موٹر سائیکل والے نوں ڈک کے پیسے کھو رہیا اے۔

جناب سپیکر! اے ساریاں برائیاں دی جڑ لاء اینڈ آرڈر اے اور ایس لاء اینڈ آرڈر نوں ٹھیک کرو یا کوئی ایہہ جیا ٹیکہ سانوں وی لَاو کہ ایہہ دنیا سانوں وی حوراں دِسن، تے ایہہ دُنیا سانوں وی جنت دِسے اگر سکون قبر وچ اے تے فیر اک ٹیکہ لا کے ٹرائی تے کر ویکھو تُہاڈا جو اپنا تجربہ ہے تہانوں جنت دسدی اے تہانوں حوراں دسدیاں نیں شاید سانوں وی دِسن لگ پوون کیا اپوزیشن ٹیکہ جوگی وی نیں، سانوں بجلی دا ٹیکہ، سانوں تیل دا ٹیکہ، سانوں دوائیاں دا ٹیکہ، سانوں

سبزی الو دا ٹیکہ وی، حوراں والا ٹیکہ سانوں نئی لگ سکدا اُہو سانوں وی لاؤ تا کہ اسیں وی چار دن سکون دے رہیے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ آج جو پورے ملک کی اور خصوصاً صوبے کی جو صورتحال ہے، مہنگائی کا جو طوفان ہے اس کو کسی طرح سے قابو کرنے کی کوئی سعی یا کوشش جو حکومت نے کی یا نہیں کی اس ساری کوشش میں یہ تو طے ہوا کہ کچھ معاملات ایسے ہیں کہ حکومت کی کوشش کے باوجود بھی قابو نہ آئے یہ بھی طے ہوا کہ کچھ فیصلے ایسے ہیں جو حکومت کے اپنے نہ تھے اور یہ بھی طے ہوا کہ حکومت اس تلخ حقیقت سے منکر بھی رہی۔ آج اگر میں یہ پوچھوں کہ مہنگائی۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ کچھ فیصلے ایسے ہیں جو حکومت کے اپنے معلوم نہیں ہوتے کیونکہ parliamentary scheme کے لحاظ سے دیکھیں تو حکومت عوامی ووٹوں کے ساتھ منتخب ہوتی ہے اور جو فیصلے عوام کو تکلیف دیتے ہیں وہ فیصلے کوئی بھی ایسا شخص جو کہ ووٹ لے کر آئے کیا وہ خود سے ایسے فیصلے کر سکتا ہے؟ بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ شاید حکومت اس وقت مکمل طور پر ایک ایسے ٹریک پر ہے جو کہ کسی عالمی مالیاتی ادارے کا ہے اور نہ ہی وہ کوئی ایسی حکمت عملی ہے جس کے ساتھ معیشت کی بہتری کا کوئی اندازہ ہو۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ جب اس حکومت کا وقت پورا ہو گا اگر یہ حکومت اپنے پانچ سال مکمل کرتی ہے تو اس کی زیادہ سے زیادہ جو growth rate project کی جا رہی ہے وہ 2.5 فیصد ہو گی۔ کوئی فاطر العقل شخص بھی ایسے اقدامات اُٹھانے کے بعد ترقی کی شرح کو 2.5 فیصد پر روک کر اپنی عوام الناس کو اتنی تکلیف دے یہ بات میں نہیں مانتا۔

جناب سپیکر! میں نہیں مانتا کہ یہ وزیر اعظم، ان کی کابینہ، ان کے اراکین اسمبلی اور ان کی پارلیمنٹری پارٹی کا فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کو اذیت دی جا رہی ہے جن لوگوں سے ووٹ لے کر آج آپ مسند اقتدار پر براجمان ہیں تو ان کو کیوں اذیت دی جا رہی ہے؟ آپ نے طے کر لیا کہ corrective measures کرنے ہیں پتا نہیں کس نے آپ کو بتا دیا ہے کہ یہ corrective measures ہوں گے۔ Unprecedented corrective measures کے نام پر utility price کی increase کو آپ آسمان تک لے گئے۔ پورے ساؤتھ ایشین ریجن میں کسی بھی شخص کو utilities کے استعمال کے لئے یعنی گیس اور بجلی جیسی چیزوں کے استعمال پر اتنی بڑی annual increase کسی نے یہاں پر unprecedented دیکھی نہیں تھی اور پچھلے بیس سال میں نہیں دیکھی تھی ان ادوار میں جہاں پر نئی چیزیں install کی جاتی ہیں تب ان کے high rates ہوتے ہیں یہ آپ کو experts بتا سکتے ہیں تب بھی ایسا نہیں تھا۔

جناب سپیکر! انہوں نے کتنا اضافہ کیا، 70 فیصد اور کس چیز پر taxes پر 70 فیصد اضافہ ہوا اور کس نام پر revenue collection کے نام پر لیکن پھر بھی پچھلے سالوں سے shortfall تیس، تیس فیصد کم رہا۔ صوبے کے محصولات کم اور وفاق کے محصولات کم عجیب بات تھی اس کو برداشت کیا کہ چلیں corrective measures لے رہے ہیں ہم پر الزام تھا کہ یہ سبسڈیز دیتے ہیں اس کی بنیاد پر قرضہ جات کا حجم بڑھتا ہے اس لئے یہ ملک غریب ہو رہا ہے تو ہم نے سوچا کہ شاید یہ اپنے revenue collections کے ساتھ یہ معاملات کو بہتر کر لیں گے اور مزید قرض نہیں لیں گے۔ یہ ایک سال میں 10۔ارب کا قرضہ نہیں لیں گے، یہ انہی policies کی pursuit میں نہیں چلیں گے، یہ اپنے دوست ممالک سے رقوم نہیں مانگیں گے، یہ ورلڈ بنک سے کوئی قرض نہیں لیں گے اور یہ آئی ایم ایف سے bailout package نہیں مانگیں گے اور یہ سوکھی روٹی کھائیں گے، یہ اپنے تمام اخراجات کم کریں گے، یہ public optics کے لئے وزیر اعظم ہاؤس میں جا کر گاڑیوں اور بھینسوں کی نیلامیاں کریں گے۔ ہم نے مانا، دیکھا، لیکن پھر عملی طور پر کیا دیکھا کہ وہی bonds, loans اور وہی آئی ایم ایف ایک ایک practice وہی دہرائی گئی لیکن پچھلی حکومت کو گالی دی کہ تم نے قرضہ لیا اور یہ بات جانے بغیر کہ debt قرض نہیں ہوتا اگر سابقہ حکومتیں debt کو rise کر رہی تھیں تو ساتھ ساتھ growth بھی دے رہی تھی اور انفراسٹرکچر بنا رہی تھیں اور power scare ملک کو بجلی کے اندھیروں سے باہر نکال رہی تھی۔ LNGs کے پلانٹس دے رہی

تھی، موٹرویز تعمیر کر رہی تھی لیکن یہاں پر ایسا کچھ بھی نہیں لیکن غربت پہاڑ کے جیسی سامنے کھڑی ہے، افلاس ناچ رہی ہے۔Inflation سے لوگوں کا جینا محال ہے لیکن ایک پوری وزراء کی ٹیم وفاق سے صوبے تک اور صوبے سے لے کر پورے ملک کے طول و عرض میں بیٹھے ان کے ہزاروں، سینکڑوں ترجمان ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں کہ یہ سب پچھلوں کی وجہ سے تھا میں نے یہ سب سنا اور مجھے سمجھ نہیں آئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی speech کو wind up کریں۔

MALIK MUHAMMAD AHMED KHAN: Mr Speaker! I rest my case.

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! کیا میں ایک عرض کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! If I am not relevant I won't. اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں but it should be a short speech کیونکہ مزید آپ ہی کے لوگوں نے بھی بات کرنی ہے۔ آپ کی طرف سے لسٹ آئی ہوئی ہے۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! How many minutes do you have?

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ نے پانچ منٹ بات کر لی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! Then I would prefer کہ آپ کسی منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ بات کر لیں یہاں پر ہم نے تیس تیس منٹ وزراء کی تقاریر سنی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! It's alright sir. I can't do it. Thank you.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب میاں محمد اسلم اقبال اپنی speech کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ کوئی مناسب بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! نہیں، نہیں کیا اس میں مناسب بات نہیں ہے۔ میں تو ملک محمد احمد خان کو کہہ رہا ہوں کہ آپ carry on کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری ایک بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! میں نے ان کو کہا تو ہے کہ آپ اپنی بات carry on رکھیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے بات نہیں کرنی۔ میں نے ملک محمد احمد خان سے کہا تھا کہ آپ carry on رکھیں لیکن آپ لوگ جذباتی ہو رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ نماز کے وقفے سے پہلے یہ باقاعدہ طے ہوا تھا کہ دو speakers اپوزیشن کی طرف سے بولیں گے ہماری طرف سے کوئی speaker بات نہیں کرے گا صرف وزراء speech کو wind up کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے یہی بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم میں سے کسی ممبر نے اس چیز کو پوائنٹ آؤٹ نہیں کیا، کیا آپ یہ تسلیم نہیں کریں گے کہ شاہ صاحب دو مرتبہ تقریر کر چکے ہیں؟ ایک مرتبہ پہلے بھی انہوں نے تقریر کی تھی اور آج پھر انہوں نے تقریر کی ہے اور آپ نے ان کو allow کیا میں یہی کہہ رہا ہوں اس لئے براہ مہربانی اس چیز کو

issue نہ بنائیں۔ ہمارے درمیان جو commitment ہوئی ہے اس کے مطابق دو ممبر اپوزیشن کے بولنے تھے اور دو ممبر پھر ادھر سے بولنے تھے بے شک آپ دو ممبران کی بجائے تین ممبران بات کر لیں لیکن یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس طرح کی بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! خان صاحب! اس طرح نہیں ہے تو پھر کس طرح ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اجلاس شروع ہونے سے پہلے میں آپ کے پاس گیا آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ بات ہوئی تھی کہ دو دو ممبران بات کریں گے لیکن میں آپ کے پاس گیا تو میں نے کہا کہ یہ بات ممکن نہیں ہے کہ دو دو ممبران ہماری طرف سے کم ہیں کیونکہ ہمارے بہت سے ممبران کے نام ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے۔ اس کے بعد ہمارے Chief Whip جناب طاہر خلیل سندھو نے پانچ نام sign کر کے آپ کو دیئے کہ ان ممبران کو priority پر رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پانچ ممبران کی بات ہی نہیں ہوئی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! نہیں، چار ممبران کی بات ہوئی تھی۔ میری آپ کے ساتھ یہ بات ہوئی تھی کہ آپ چار ممبران کو priority پر رکھیں گے تو اس لسٹ میں پہلا نام ملک محمد احمد خان کا تھا، آپ نے کسی کو interrupt نہیں کیا لیکن ملک محمد احمد خان کو interrupt کیا ہے۔ سات آٹھ دن سے اتنا اچھا سلسلہ چل رہا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ ذرا تشریف رکھیں، میں بات کر لوں، جناب خلیل طاہر سندھو آپ بھی بیٹھیں۔ جب ہماری ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی۔ You were also part of it اس میں تین سے پانچ منٹ کا ٹائم fix ہوا تھا اور اس پر یہ بات ہوئی تھی کہ ان کو دو منٹ extra دیئے جائیں گے۔ کیا یہ بات طے ہوئی تھی یا نہیں ہوئی تھی؟ آپ Yes or No میں جواب دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں yes or No میں ہی جواب دے رہا ہوں کہ آج جتنی تقریریں ہوئی ہیں کیا آپ نے کسی کو ایک منٹ کے لئے بھی ٹوکا؟ میرا تو آپ سے سوال ہے کہ اس پر عمل نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیسے ٹوکتا؟ محترمہ خود بیٹھ گئیں، شاہ صاحب بھی پہلے بیٹھ گئے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں کسی کا نام نہیں لے رہا لیکن آپ نے کسی کو نہیں ٹوکا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے کس کو نہیں ٹوکا؟ کسی نے ٹوکنے والی بات ہی نہیں کی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ ایڈوائزری کمیٹی میں بالکل تین سے پانچ منٹ کی بات ہوئی تھی اور یہ بات clarity کے ساتھ ہوئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تین سے پانچ منٹ کی بات ہوئی تھی۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری دوسری بات یہ ہے کہ شاہ صاحب ایک پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز کے لئے ٹائم fix نہیں ہے۔ وزراء اور پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز کے لئے ٹائم fix نہیں ہے باقی ممبران چاہئے حکومتی بنچز سے ہوں یا اپوزیشن سے ان کے لئے پانچ منٹ ٹائم ہے۔ کسی کا اپنی پارٹی میں، میڈیا یا اپنی قابلیت کی وجہ سے کتنا ہی اونچا قد ہو لیکن وہ قانون سے بڑا نہیں ہو سکتا۔ ملک محمد احمد خان کو پانچ منٹ سے زیادہ ہو گئے تھے اگر آپ نے ٹوکا ہے تو آپ Custodian of the House ہیں لیکن ہم اس طریقے سے آپ کے آرڈرز کو flout نہیں کرنے دیں گے۔ جب آپ تشریف رکھتے ہیں تو آپ کو سننے کی بجائے آپ پر چیختے ہیں یہ بہت بُری بات ہے اور میں معذرت سے کہنا چاہوں گا کہ بالکل ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں آپ کا تقدس ملحوظ خاطر ہے اور آپ کے تقدس کی حفاظت کرنا سارے ہاؤس کے ممبران کا فرض ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وہاں طے ہوا تھا کہ متعلقہ منسٹر بات کریں گے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے تمام دوستوں کی باتیں سنیں اس حوالے سے ان کی جو مثبت۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: متعلقہ منسٹر ہی بات کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے مجھے floor دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال متعلقہ منسٹر ہیں، وہ بات کر رہے ہیں اور میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ ان کے بعد آپ کی باری ہے لیکن شاید آپ نے سنا نہیں ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بنیادی طور پر یہ چاہتے کیا ہیں؟ میں بتا دیتا ہوں، یہ چاہتے ہیں کہ ہم تقریر کر لیں لیکن حکومتی بنچز سے کوئی بات نہ کرے۔ آپ نے ایک ایک ممبر کو پندرہ پندرہ منٹ بھی دیئے ہیں لیکن ہم نے خاموشی سے ان کی بات سنی ہے لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ یہ اپنی بات کر کے نکل جائیں اب بھی انہوں نے scoring point کرنے کی کوشش کی ہے اور پھر چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جو تجاویز ان کی طرف سے آئی ہیں لازمی بات ہے کہ میں نے اور وزیر خوراک نے مل کر اس پر بات چیت کرنی تھی کہ ہاؤس کو confidence میں لیا جائے اور ہم نے جو measures لئے ہیں وہ بھی آپ کو بتائے جائیں لیکن وہ سننے کو تیار نہیں ہیں تو اس پر ہم کیا کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب کو ان کے پاس بھیج دیتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان کا مقصد اور تھا، اب وہ چلے گئے ہیں اور واپس نہیں آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب اپوزیشن کے معزز ممبران کے پاس جائیں اور انہیں لے کر آئیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! کافی دن ماحول بڑا اچھا رہا ہے اگر in good gesture ملک محمد احمد خان گفتگو کرنا چاہتے ہیں تو کوئی issue نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ انہیں پانچ دس منٹ مزید دے دیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لہٰذا اس بحث کو آگے بڑھنا چاہئے چونکہ یہ general public کے issues ہیں ان پر ہم نے بھی کچھ تیاری کی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ چودھری اور سردار حسنین بہادر دریشک اپوزیشن کے ممبران کو لے کر آئیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال! آپ continue کریں۔

(اس مرحلہ پر وزیر خوراک جناب سمیع اللہ چودھری اور وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ سردار حسنین بہادر معزز ممبران حزب اختلاف کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب امین اللہ خان: جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ جب تک اپوزیشن کے معزز ممبران واپس نہیں آتے اس وقت تک منسٹر صاحب کی بجائے کوئی اور معزز ممبر بات کر لے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! وزیر قانون کا بھی بہت شکریہ کہ انہوں نے مجھے موقع دیا کہ میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے حوالے سے بات کر سکوں کہ حکومت اس حوالے سے کیا measures لے رہی ہے اور اپوزیشن کے معزز اراکین کی طرف سے جو تجاویز آئی ہیں اور جو سیاسی تقاریر ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گا۔ یہاں زیادہ تر آٹے کے بارے میں بات کی گئی ہے میں تھوڑی سی اس پر بھی بات کروں گا اس کے علاوہ چینی اور باقی اشیائے خوردونوش جن کے حوالے سے بات کی گئی ہے ان پر بھی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! پچھلی دفعہ جب اپوزیشن کی طرف سے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول اور مہنگائی کو لایا گیا تو میں نے اس پر بھی تفصیل کے ساتھ ہاؤس کو apprise کیا تھا کہ کس طرح سے حکومت پنجاب اشیائے خوردونوش کی قیمتوں کو ایک معیار پر رکھنے کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ صوبائی سطح پر کیبنٹ کمیٹی ہے جسے میں head کرتا ہوں وہ کمیٹی صوبائی سطح پر قیمتوں اور سپلائی کا

جائزہ لیتی ہے اور مناسب اصلاحی اقدامات کی وقتاً فوقتاً مختلف محکمہ جات کو سفارش بھی کرتی ہے۔ صبح کے وقت منڈیوں میں ڈپٹی کمشنرز، ان کے نمائندوں اور ڈی پی او کی بھی ذمہ داری لگائی گئی تاکہ جو پرائس کنٹرول کا میکنزم ہے ادھر جو fair بولی ہوتی ہے اسے بھی اس انداز میں کیا جائے تاکہ مارکیٹ کے اندر جتنی سپلائی آ رہی ہے وہ منڈیوں کے ذریعے پورے پنجاب کے اندر proper انداز میں جا سکے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے اس کی مانیٹرنگ اور پرائس کنٹرول کے تمام میکنزم کو مانیٹر کرنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹی اور سپیشل برانچ کے ذریعے ہم ذمہ داری لگاتے ہیں کہ تمام ایریاز اور پورے پنجاب کے اندر اگر کوئی ناجائز منافع خوری کر رہا ہے تو اس کا ہمیں پتا چلے۔ اس حوالے سے سپیشل برانچ اپنی جگہ پر کام کر رہی ہوتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اربن یونٹ کو بھی use کرتے ہیں تاکہ اس کا cross check کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا جو اپنا میکنزم ہے 36 اضلاع کے اندر جتنے بھی DEOs ہیں ان کے ذریعے بھی پرائس چیک کرتے ہیں کہ اگر ایک ادارہ حکومت کو رپورٹ دے رہا ہے تو اس کی authenticity کو دوسرے ادارے کے ذریعے بھی چیک کیا جاتا ہے پھر پنجاب سمال انڈسٹری جو PECK ہے اس کے سٹاف کے ذریعے پرائس کنٹرول کو دیکھ رہے ہیں پھر اس کے ساتھ ساتھ پنجاب کنزیومر پروٹیکشن کونسل (PCPC) کے سٹاف کے ذریعے بھی ان چیزوں کو چیک کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس طرح چار ادارے پرائس کنٹرول کے میکنزم کو cross check کر رہے ہوتے ہیں تاکہ پتا چلے کہ اگر کوئی کسی جگہ پر غلط رپورٹنگ کر رہا ہے تو اسے دیکھا جاتا ہے۔ شروع میں ہم پنجاب کی سطح پر ہفتے میں چار پانچ بار میٹنگ کیا کرتے تھے جس میں تمام کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو ویڈیو لنک پر شامل کرتے تھے اور اب میں ہفتے میں ایک بار ان سے میٹنگ کرتا ہوں اور تمام رپورٹس جو مختلف اداروں کی طرف سے آتی ہیں انہیں سامنے رکھ کر جو متعلقہ حکومتی اداروں نے اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں کو notify کیا ہوتا ہے اس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا مارکیٹ کے اندر اسی کے مطابق charge کیا جا رہا ہے یا اس سے زیادہ یا کم charge کیا جا رہا ہے۔ جہاں پر زیادہ charge کیا جا رہا ہوتا ہے تو فوری طور پر متعلقہ ادارے کو sensitize کیا جاتا ہے

کہ وہ وہاں پر جا کر اپنا بھرپور ایکشن لیں اور جس نے بھی ایسا کیا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔اس حوالے سے دو تین طریقوں سے ایکشن لیا جاتا ہے۔ایک تو یہ ہے کہ warning issue کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر!دوسرا یہ ہے کہ پرائس کنٹرول Magistrates کو ایکشن لینے کے لئے کہا جاتا ہے۔پورے پنجاب کے اندر تقریباً 1125 کے قریب پرائس کنٹرول Magistrates ہیں اور ہر ضلع کے اندر ان کی ایک متعلقہ strength دی گئی ہے۔ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس کو باقاعدہ notify کیا ہوا ہے۔ان تمام پرائس کنٹرول Magistrates کے ذریعے پرائس کنٹرول کا ایک میکنزم تیار کیا گیا ہے۔ان کے ذریعے ہی اشیائے خورد نوش کی قیمتوں کو کنٹرول میں رکھا جاتا ہے۔یہی پرائس کنٹرول Magistrates وارننگ دیتے ہیں،چالان کرتے ہیں اور جرمانے کرتے ہیں لیکن اگر اس کے باوجود کوئی باز نہ آئے تو violation کرنے والے شخص کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتی ہے۔اسی طرح اگر کوئی بار بار violation کرے تو آخری حربے کے طور پر اسے جیل میں بھی بھیجا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!ہم نے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ(PITB) کے ذریعے ان تمام چیزوں کو streamline کیا ہے۔قیمت ایپ بنا کر تمام اضلاع کے اندر دی ہوئی ہے۔اگر چیزوں کی قیمتوں کے حوالے سے کسی آدمی کو کوئی شکایت ہے تو وہ فوری طور پر اس ایپ کے ذریعے اپنی شکایت درج کروائے۔ہم نے ایک limit time رکھی ہوئی ہے کہ دو یا تین گھنٹے کے اندر اس شکایت کا جواب دینا ہوتا ہے۔اگر کسی consumer نے کسی جگہ پر ناجائز منافع خوری کے حوالے سے کوئی شکایت درج کروائی ہے تو اس شکایت کا فوری طور پر ازالہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!اس کو ایک independent ادارے کے طور پر monitor کیا جاتا ہے۔پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ اس کو دیکھتا ہے،وہ رپورٹنگ کرتا ہے اور اس کی تمام تفصیل میرے پاس موجود ہے کہ اب تک کتنی شکایات آئیں اور کتنی دیر میں ان کا ازالہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میرے پاس اس وقت یہ ساری تفصیل موجود ہے کہ کس ضلع کے اندر کتنے فیصد شکایات کا ازالہ کیا جا چکا ہے اور کس ضلع کے اندر کتنے فیصد شکایات باقی رہ گئی ہیں اور اس کے ساتھ وجوہات بھی دی جاتی ہیں کہ ان شکایات کا ازالہ کیوں نہیں کیا گیا۔اسی طرح حکومت

پنجاب نے ایک ٹول فری نمبر08002345 دیا ہوا ہے۔اس نمبر پر کوئی بھی آدمی اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے اور consumer کی اس شکایت کو متعلقہ ڈسٹرکٹ میں بھیج دیا جاتا ہے تاکہ وہاں پر اس کی شکایت کا ازالہ کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! یہاں ایوان میں آٹے کے بحران کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔میں نے پہلے بھی ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ آٹے کا بحران نہیں بلکہ چکیوں کے اُوپر قیمت کا مسئلہ ہے۔حکومت نے کوشش کی ہے کہ 20کلو آٹے کا تھیلا-/808روپے ملے۔ہمیں ایک دو اضلاع سے شکایات موصول ہوئی تھیں جن کو address کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں حزب اختلاف کے تمام معزز ممبران سے کہوں گا کہ وہ مہربانی کر کے بازاروں میں جائیں اور چیک کریں کہ 20 کلو آٹے کا تھیلا-/808روپے یا-/805روپے میں مل رہا ہے یا نہیں؟اگر کسی جگہ پر20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت-/808روپے سے زیادہ وصول کی جا رہی ہے تو مجھے ضرور بتایا جائے۔

جناب سپیکر!میں یہ بات بڑے وثوق سے کہہ رہا ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ اس وقت بازار میں 20کلو آٹے کا تھیلا-/805روپے میں مل رہا ہے۔اسی طرح10 کلو آٹے کا تھیلا -/402روپے میں مل رہا ہے۔

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، فرمائیں!

وزیر لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ(سردار حسنین بہادر):جناب سپیکر!آپ کے حکم پر میں اور جناب سمیع اللہ چوہدری اپوزیشن کے colleagues کے پاس گئے تھے۔

جناب سپیکر!میں ملک محمد احمد خان اور حزب اختلاف کے باقی تمام ساتھیوں کا extremely grateful ہوں کہ وہ میری اور جناب سمیع اللہ چوہدری کی درخواست پر ہاؤس میں واپس آ گئے ہیں۔ملک محمد احمد خان کا شمار چند sane parliamentarians میں ہوتا ہے اور جب بھی وہ on the floor of the House بات کرتے ہیں تو ان کی بات توجہ سے سُنی جاتی ہے کیونکہ وہ اپنے موضوع سے متعلق relevant رہتے ہیں اور وہ ہمیشہ پارلیمانی حدود کے اندر رہنے کی

کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی انہوں نے تقریر کی لیکن وہ اپنی بات مکمل نہیں کر سکے کیونکہ وقت کی قدغن آڑے آ گئی تھی۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا کہ ہر معزز ممبر پانچ منٹ بات کرے گا۔

جناب سپیکر! جناب سمیع اللہ خان کا مؤقف ہے کہ اگر پچھلے تین ایام میں پانچ منٹ کی پابندی لاگو نہیں کی گئی تو آج کی اہم discussion پر بھی اس پابندی کو ختم کیا جانا چاہئے۔ اس ایڈوائزری کمیٹی کو آپ یا سپیکر صاحب head کرتے ہیں اور میں اس کمیٹی کا ممبر نہیں ہوں لہٰذا میں اس پر comment نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک مرتبہ پھر ملک محمد احمد خان اور حزب اختلاف کے دوسرے معزز ممبران کا شکر گزار ہوں کہ وہ میری صدا پر ایوان میں واپس آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ملک محمد احمد خان کو اپنا point of view پیش کرنے دیا جائے۔ باہر انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ بات نہیں کرنا چاہتے لیکن میں دوبارہ insist کرتا ہوں کہ وہ اپنا point of view پیش کریں کیونکہ ان کی inputs سے اس ہاؤس اور سرکار کو بہت راہنمائی ملتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صنعت میاں اسلم اقبال بات کر رہے ہیں۔ وہ اپنی بات ختم کر لیں تو پھر ملک محمد احمد خان کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پہلے ملک محمد احمد خان کو بات کرنے دیں اس کے بعد منسٹر صاحب اپنی بات مکمل کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! پہلے منسٹر صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں اس کے بعد ملک محمد احمد خان بات کریں گے اور ان کو زیادہ وقت دے دیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس کے تمام معزز ممبران اپنے اپنے حلقہ نیابت کی بات کرنا چاہتے ہیں۔ منسٹر صاحب کے wind up کرنے سے پہلے ان سب کو بات کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ مجھے پتا چلا ہے کہ اس وقت متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری بھی آفیشل گیلری میں موجود نہیں ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں کہ متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری آفیشل گیلری میں موجود نہ ہوں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ کسی موضوع پر بات کرنے کے لئے جن معزز ممبران کی فہرست ہم یا ہماری پارٹی دیتی ہے تو اس پر آپ کو عملدرآمد کرنا چاہئے اور اسی ترتیب سے معزز ممبران کو بات کرنے کا موقع دینا چاہئے۔ اس فہرست کو تبدیل کرنے کا اختیار ہمارا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب پہلے میاں اسلم اقبال اپنی بات مکمل کر لیں اس کے بعد ملک محمد احمد خان بات کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ایک issue سامنے آیا اور پارلیمانی روایت بھی یہی ہے کہ اس issue کے resolve ہونے کے بعد ہی منسٹر صاحب بات کریں۔

جناب سپیکر! پہلے بھی یہی practice رہی ہے کہ اگر کسی issue پر اپوزیشن یا کوئی ممبر ایوان سے بائیکاٹ کر جاتا ہے اور اسے منا کر ایوان میں واپس لایا جاتا ہے تو پہلے وہ متعلقہ ممبر بات کرتا ہے اس کے بعد کارروائی جہاں سے disturb ہوئی ہوتی ہے وہیں سے شروع کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ملک محمد احمد خان کو دو تین منٹ بات کرنے کی اجازت دے دیں اس کے بعد منسٹر صاحب wind up کر لیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ چند باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان پر بات کرنے یا وعدہ کرنے کے بعد ہمیں اس وعدے پر قائم رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرے اور جناب سمیع اللہ خان کے درمیان یہ طے ہوا تھا کہ سیکرٹری صاحبان صبح سے لے کر شام تک یہاں پر نہیں بیٹھ سکتے اور اگر کسی وقت متعلقہ محکمہ کے سیکرٹری آفیشل گیلری میں موجود نہیں ہوں گے تو حزب اختلاف کی طرف سے اس کو point out نہیں کیا جائے گا لیکن اس کے باوجود آپ نے point scoring کے لئے اس چیز کو point out کیا ہے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر قانون کے ساتھ میری ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! چلیں، میں غلط کہہ رہا ہوں۔ اپوزیشن کی requisition پر بُلایا گیا اجلاس normally ایک دن کا ہوتا ہے۔ ہم نے چار دن اجلاس چلایا ہے۔ کیا ان چار دنوں میں ایک لمحہ کے لئے بھی ہم نے اپنی مرضی آپ پر مسلط کرنے کی کوشش کی ہے قطعی طور پر نہیں، کیا حکومت نے اپنا کوئی ایجنڈا دیا ہے؟ بالکل نہیں۔

جناب سپیکر! پچھلے چار دن سے آپ کے ایجنڈے پر اجلاس چل رہا ہے۔ آپ چار دن اپنا مؤقف بیان کرتے رہے ہیں اگر نہیں کیا تو یہ آپ کی غلطی ہے اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ آج حکومتی مؤقف بیان کرنے کا وقت آیا ہے تو آپ بائیکاٹ کر کے چلے گئے۔ میرے خیال میں ایسا نہ کریں۔ منسٹر صاحب شروع کر چکے ہیں۔ وہ اپنی بات مکمل کر لیں تو پھر ملک محمد احمد خان بے شک دو منٹ کی بجائے چار منٹ بات کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں Point of Personal Explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے۔ حکومتی مؤقف ایوان میں پیش کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میرا صرف اتنا مدعا ہے کہ میں اس وقت آپ سے on a note of personal explanation وقت مانگ رہا ہوں۔ میں پچھلی اسمبلیوں کی بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر قانون کے ساتھ اس صوبے میں serve کیا ہوا ہے۔ I cannot remember any instance of my unparliamentarily conduct. میں ایک بڑے religious zeal کے ساتھ اس ہاؤس کے اندر enter ہوتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس کی روایات کا امین ہوں. I live on it میں اس کے رولز کی پابندی اور پاسداری کو ایمان کی حد تک درجہ دیتا ہوں۔ میں نے اگر آج ایک general discussion میں تقریر کرنے کی یہ ناجائز جسارت کی تھی تو I was on early comments of my speech hardly three and a half or four minutes. جب آپ نے buzzer کیا تھا تو میں نے صرف اس لئے اپنی بات وہیں پر ختم کر دی اور بیٹھ گیا۔

جناب سپیکر! میں نے کوئی دوسری بات نہیں کی لیکن اگر اس ایوان کو ایسے متروک کرنا ہے اس کے tools تو پہلے ہی redundant ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے آج تک کسی تحریک التوائے کار پر یہاں بحث ہوتی نہیں دیکھی، میں نے وقفہ سوالات میں چھ چھ مہینے بعد سوالات کے جوابات موصول ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ میں on record ابھی نکال کر دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے آج تک اسمبلی کے tools کی effectiveness پر بات نہیں کی اور میں تو اس پر کُڑھ رہا ہوں اور اگر میں آج اس پر بات بھی کرنا چاہوں گا تو on which parameter I can consider کہ ٹھیک ہے آپ نے پانچ منٹ میں cap کیا لیکن That should have been on the lower side Sir. یہ اجلاس حزب اختلاف کی ریکوزیشن پر بلایا گیا ہے تو اگر کوئی ممبر زیادہ بات کرنا چاہتا ہے اور میں نے آج کون سی legislation کرانی تھی، میں نے تو آج آپ کے سامنے اپنے مدعے ہی رکھنے تھے۔ I rest my case آپ کسٹوڈین ہیں بتدریج آپ اور وزیر قانون، اگر پچھلی گورنمنٹ میں وزیر قانون تھے تو میں نے اُنہیں بھی یہی کہا تھا ان کو بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ یہ ہاؤس آپ کو تاریخ میں یاد رکھے گا۔ دن بدن اگر اس کی deterioration ہو رہی ہے میں کم از کم اس جرم میں شریک نہیں ہوں لیکن for heaven's sake Sir میرا صرف اتنا مدعا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ میری عرض سُنیں۔ آپ نے اپنی پوری بات بالکل ٹھیک کہی۔ میں نے حزب اختلاف سے تین لوگوں کو موقع دیا۔ ایڈوائزری کمیٹی کی جب میٹنگز ہوتی ہیں اُس میں یہی چیز discuss ہوتی ہے کہ general discussion میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے ایک ایک ممبر باری باری حصہ لے گا اور ہمیشہ سے یہ یہاں کی روایت رہ چکی ہے۔

میں نے آج آپ کو extra موقع دیا کہ آپ بات کریں اور آپ اس بات پر کہہ رہے ہیں کہ میں نے اپنے رولز کو غلط کیا اور جہاں تک پانچ منٹ کی بات ہے تو آج چونکہ آخری دن تھا اور آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ حزب اختلاف کی requisition پر ہمیشہ ایک دن سے زیادہ اجلاس نہیں چلتا اور حکومت نے یہ decide کیا کہ جس issue پر حزب اختلاف نے session requisite کیا ہے وہ انتہائی sensitive issue ہے تو ہم اس issue پر چار پانچ دن تک اجلاس چلائیں گے اور

یہ اجلاس چل رہا ہے۔ پانچ منٹ کی بات کمیٹی میں ہوئی تھی جس میں آپ کے ممبر بھی شامل تھے اور سپیکر صاحب بھی تھے۔ مقصد یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ ممبران اپنا point of the view on the floor of the House on record لے کر آئیں یا آپ کے ممبر کمیٹی میں جو چیزیں طے کر کر آتے ہیں وہ آپ کو آکر بتایا کریں۔ This is very wrong. آپ یہاں سے walk out کر گئے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اس wisdom کو چیلنج کر رہا ہوں کہ پانچ منٹ اور اگر پانچ منٹ ہیں تو آپ کے رولز آپ کو کہتے ہیں کہ آپ discussions کو دس منٹ تک cap کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ اپنی تقریر جاری کریں یہ زیادہ بہتر ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ ہوا ہے یہ صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ ہم اپنی commitments پر پورا نہیں اُترتے اور دوسرے کو جھوٹا کہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہو گی کہ ایڈوائزری کمیٹی میں ملک ندیم کامران اور جناب سمیع اللہ خان تشریف لاتے ہیں۔ میں ناچیز بھی چونکہ ایڈوائزری کمیٹی کا ممبر ہوں تو اُس کمیٹی میں جو کچھ طے ہو وہ لکھ کر ہمارے دستخط بھی کروائے جائیں اور جناب سمیع اللہ خان کے دستخط بھی کروا لئے جائیں اور پھر اُس کو یہاں پر رکھا جائے۔ شکریہ (قطع کلامیاں)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی تو ڈی جی انڈسٹریز یہاں پر موجود ہیں اور جب سے یہ اجلاس چل رہا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نے مجھے گالی دی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! کسی نے جناب سمیع اللہ خان کو گالی نہیں دی۔ قطعی طور پر گالی نہیں دی۔ یہ غلط کہہ رہے ہیں اور یہ attitude بالکل ناقابل برداشت ہے۔ ہم نے حزب اختلاف کی requisition پر اجلاس بلایا تھا۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ممبران حزب اختلاف کا یہ روّیہ قطعی طور پر قابل برداشت نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان چلے گئے ہیں اُس کے بعد جناب سمیع اللہ خان کی باری ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کے ممبران کے اس روّیے کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہوں۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ اگر آپ مجھے floor دیں تب ممبران حزب اختلاف بات نہ سُنیں۔ آپ حزب اقتدار سے کسی اور کو floor دیں تب بھی یہ بات نہ سنیں۔ ان کی ریکوزیشن پر اجلاس بلایا گیا ہے اور ہم بیٹھ کر سُن رہے ہیں۔ یہ دس منٹ بولیں، پندرہ منٹ بولیں یا بیس منٹ بولیں ہم انہیں سُننے کے لئے حاضر ہیں۔(قطع کلامیاں)

کورم کی نشاندہی

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ حزب اختلاف سے کہیں کہ کورم پورا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم پورا نہیں ہے۔

The House is prorogued *sine die*.

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(55)/2020/2197. Dated: 29th January, 2020. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Parvez Elahi,** ***Speaker*****,** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Wednesday, January 29th, 2020 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore
Dated: 29th January, 2020

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

INDEX

PAGE NO.

A

ABIDA BIBI, MS.

question REGARDING-

-Grant of scholarship to students on sports basis in Girls Colleges of Rawalpindi *(Question No. 1387*)* 37

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Conspiracy for making federal policy for getting substandard food products passed 349

-Delay in construction of Surgical Tower of Jinnah Hospital, Lahore 270

-Increase in AIDS cases after resign of high ranking officers 346

-Locust swarm attack upon crops in Punjab 353

-Non completion of projects of Schools Education Department 84

-Restriction on admission of emergency patient in gynae ward Tehisl Head Quarter Hospital Muridkey 149, 348

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-23rd January, 2020 3

-24th January, 2020 121

-27th January, 2020 169

-28th January, 2020 189

-29th January, 2020 293

AKHTAR ALI, CHAUDRY

questions REGARDING-

-Construction of sports complex and multipurpose gymnasium and budget allocated for those in Lahore *(Question No. 2462*)* 52

-Income earned from shops and plazas under Punjab Liquidation Board in Lahore *(Question No. 823)* 333

-Number of schools in PP-154 Lahore and vacant posts therein *(Question No. 2665*)* 220

-Number of sports grounds in PP-154 Lahore and maintenance thereof *(Question No. 666)* 74

-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Bank *(Question No. 3540*)* 319

-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Department *(Question No. 3541*)* 325

ALI ABBAS KHAN, MR.

question REGARDING-

-Sports grounds and stadiums in PP-115 Faisalabad *(Question No. 1248*)* 31

PAGE NO.

ALI AKHTAR, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions of 2019 297
ASHRAF ALI, CHOUDHARY

questions REGARDING- 27
-Income from hotels of TDCP and Bus service thereof *(Question No. 92*)*
-Number of sports grounds, stadiums and gymnasiums in Gujranwala city *(Question No. 2040*)* 47
ASIA AMJAD, MS.

Resolution REGARDING- 275
-Demand to make speed breakers at roads according to international rules
ATTA-UR-REHMAN, MR.

question REGARDING-
-Number of Primary Schools in Khanewal and posts of sweepers therein *(Question No. 1650*)* 202
AUTHORITIES-
-Of the House 5
AYSHA IQBAL, MS.

questions REGARDING-
-Charging heavy amounts from students by private schools in the head of registration *(Question No. 3164*)* 256
-Number of employees in Punjab Education Foundation and monthly salary thereof *(Question No. 2222*)* 205

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.

question REGARDING- 44
-Construction of Gymnasium in Mian Channu *(Question No. 1695*)*
BILAL FAROOQ TARAR, MR.

questions REGARDING-
-Details about computer lab and posting of teachers in Government Girls High School Adilgarh, Gujranwala *(Question No. 2741*)* 245
-Vacant posts in Government High School Kot Waris Wazirabad, Gujranwala *(Question No. 3248*)* 258
BILAL YASEEN, MR.
DISCUS6SION On-
-Price control 156

PAGE NO.

C

CABINET-

-OF THE PUNJAB 5

Call attention Notice REGARDING- 82
-Details about robbery in Shalimar, Lahore

Cooperatives Department-

questions REGARDING- 314
-Branches, employees and defaulters of Cooperative Bank in PP-72 Sargodha *(Question No. 2070*)* 298
-Details about Cooperative Housing Societies in city Faisalabad *(Question No. 912*)* 329
-Details about projects of Cooperative Department for welfare of farmers in Rahim Yar Khan *(Question No. 2933*)* 330
-Details about provincial Cooperative Bank, loans and defaulters thereof *(Question No. 3264*)* 333
-Income earned from shops and plazas under Punjab Liquidation Board in Lahore *(Question No. 823)* 332
-N.G.Os registered with Cooperative Department *(Question No. 329)* 308
-Number of Cooperative Bank in Faisalabad and details about defaulters of over five millions of rupees *(Question No. 1619*)* 328
-Number of Cooperative Housing Societies in district Kasur and list of owners' names thereof *(Question No. 1665*)* 319
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Bank *(Question No. 3540*)* 325
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Department *(Question No. 3541*)*

D

DISCUSSION On-
-Kashmir problem 86, 150, 355
-Law and order 86, 150
-Price control 150, 351

DOST MUHAMMAD MAZARI, SARDAR *(Deputy Speaker)*

Privilege motion REGARDING- 174, 193
-Improper behaviour of Police with Mr. Deputy Speaker

PAGE NO.

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions of 2019 297

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demises of brother of Ms. Khalida Mansoor, MPA, father of Ms. Sajida Yousaf, MPA and brother of Chaudhry Liaqat Ali , MPA 173
-On sad demises of Ch. Muhammad Anwar Bhindar Ex Speaker West Pakistan Legislative Assembly, father of Ms. Sajida Yousaf, brother of Mr. Muhammad Latasub Satti, MPA and brother of Mr. Ramzan Saddique, MPA 19
-On sad demises of wife of Malik Rafiq Rajwana Ex Governor and Abdul Sattar Wario Ex Federal Minister 297
FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. *(Minister for Informantion & Colonies)*

point of order REGARDING-
-Demand for constitution of a committee on misbehavior of traffic warden with President Press Club 21

H

HASSAN MURTAZA, SYED
DISCUSSION On-
-Kashmir problem, Price control and Law & order 101, 359

point of order REGARDING-
-Demand for not to remove from service to employees of Punjab Rural Support Programme 279

HINA PERVAIZ BUTT, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Non completion of projects of Schools Education Department 84
-Restriction on admission of emergency patient in gynae ward Tehisl Head Quarter Hospital Muridkey 149

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Delay in construction of Surgical Tower of Jinnah Hospital, Lahore 270

PAGE NO.

70

question REGARDING-

-Sports stadium in Baseerpur, Okara *(Question No. 292)* 277

Resolution REGARDING-

-Demand for not to extend the contract of MEAs posted in schools

J

JALIL AHMED, MIAN

question REGARDING-

-Provision of text books in Government Schools of Sharaqpur *(Question No. 2567*)* 239

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

questions REGARDING-

-Area, employees and monthly income of Shalamar Garden Lahore *(Question No. 2098*)* 49

-Details about motor vehicles with PCTB *(Question No. 2708*)* 216

-Number of posts of Director in Shools Education Department and procedure of recruitment thereof *(Question No. 2709*)* 224

KASHMIR PROBLEM-

-Discussion upon Kashmir problem 86, 150, 355

KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK

question REGARDING-

-Number of Girls Schools in PP-251, Bahawalpur and details of closed schools *(Question No. 2413*)* 208

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

point of order REGARDING-

-Implementation upon ruling of Mr. Speaker about naming the new campus underpass at the name of Waris Meer 283

L

LAW AND ORDER-

-Discussion upon Law and order 86, 150

LEADER OF OPPOSITION

-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

PAGE NO.

M

MAIMANAT MOHSIN, SYEDA

point of order REGARDING- 335

-Demand for provision of facilities for internal and foreign investment

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA

DISCUSSION On-

-Kashmir problem and Price control 113

MEHWISH SULTANA, MS.

questions REGARDING-

-Construction of wall of Government Primary School for Boys Kotli Choa Saiden Shah, Chakwal *(Question No. 2360*)* 207

-History and development works of Qila Nindna situated in midst of district Chakwal and Jhelum *(Question No. 2358*)* 51

MINISTER FOR FOOD

-See under Samiullah Chaudhary, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR INFORMANTION&COLONIES

-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.

MINISTER FOR IRRIGATION

-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION

-See under Murad Raas, Mr.

MINISTER FOR YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM

-See under Muhammad Taimoor Khan, Mr.

MOMINA WAHEED, MS.

questions REGARDING-

-Installation of solar panel system in Government Schools *(Question No. 2909*)* 248

-Start of evening classes in Government Schools *(Question No. 791)* 262

MOTION for-

-Suspension of rules for presentation of a resolution 16

PAGE NO.

MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.

question REGARDING-

-Construction of stadium in Jalalpur Jattan, district Gujrat *(Question No. 2119*)* 50

MUHAMMAD AFZAL, RANA

question REGARDING- 35

-Sports grounds in Pasror *(Question No. 1282*)*

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

DISCUSSION On-

363

-PRICE CONTROL

questions REGARDING- 228

-Non availability of basic facilities in Government Primary Schools Jamia Qadsia and Haveli Lakha, Kasur *(Question No. 2128*)* 328

-Number of Cooperative Housing Societies in district Kasur and list of owners' names thereof *(Question No. 1665*)*

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

questions REGARDING-

-Construction of cricket ground in Gym Khana Club Sahiwal and allocation of funds for it for 2018-19 *(Question No. 696)* 75

-Construction of Gym Khana Club Sahiwal and facilities provided to its members *(Question No. 524)* 71

-Non availability of electricity in Government Girls Primary School Moaz Bhoni, Sahiwal *(Question No. 1778*)* 227

-Number of schools under administration of PEEF and funds allocated for 2018 *(Question No. 730)* 260

-Number of sports grounds and tournaments held in Sahiwal *(Question No. 1446*)* 40

-Number of sports stadiums and grounds in PP-198, Sahiwal *(Question No. 610)* 72

-Posts of Class IV in schools of Sahiwal *(Question No. 725)* 259

-Sanction of Kamair Sports Ground Sahiwal *(Question No. 189)* 69

MUHAMMAD ASLAM, MEHAR *(Minister for Cooperativess)*

AnswerS to the questions REGARDING-

-Branches, employees and defaulters of Cooperative Bank in PP-72 Sargodha *(Question No. 2070*)* 314

-Details about Cooperative Housing Societies in city Faisalabad *(Question No. 912*)* 299

-Details about projects of Cooperative Department for welfare 330

PAGE NO.

of farmers in Rahim Yar Khan *(Question No. 2933*)* 331
-Details about provincial Cooperative Bank, loans and defaulters thereof *(Question No. 3264*)* 334
-Income earned from shops and plazas under Punjab Liquidation Board in Lahore *(Question No. 823)* 332
-N.G.Os registered with Cooperative Department *(Question No. 329)* 309
-Number of Cooperative Bank in Faisalabad and details about defaulters of over five millions of rupees *(Question No. 1619*)* 328
-Number of Cooperative Housing Societies in district Kasur and list of owners' names thereof *(Question No. 1665*)* 319
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Bank *(Question No. 3540*)* 325
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Department *(Question No. 3541*)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*
DISCUSSION On- 368
-PRICE CONTROL

MUHAMMAD AWAIS DARESHAK, SARDAR
DISCUSSION On-
-Kashmir problem and Price control 150

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.
QUESTION regarding-
-Sports grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 68

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law &*
PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL) 82
Call attention Notice REGARDING- 98
-DETAILS ABOUT ROBBERY IN SHALIMAR, LAHORE 16
DISCUSSION On- 22
-KASHMIR PROBLEM 281
MOTION for- 284
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 201
points of order REGARDING- 20
-DEMAND FOR CONSTITUTION OF A COMMITTEE

PAGE NO.

ON MISBEHAVIOR OF TRAFFIC WARDEN WITH PRESIDENT PRESS CLUB 276
17
-Demand for not to remove from service to employees of Punjab Rural Support Programme
-Implementation upon ruling of Mr. Speaker about naming the new campus underpass at the name of Waris Meer

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-ADJOURNMENT MOTION NO. 769 OF 2019

-AUDIT REPORTS ON ACCOUNTS OF DIFFERENT DEPARTMENTS OF PUNJAB GOVERNMENT FOR THE YEAR 2014-15

Resolutions REGARDING-

-Demand to make speed breakers at roads according to international rules
-Expression of grief and sorrow on sad demise of Ch. Muhammad Anwar Bhindar Ex Speaker West Pakistan Legislative Assembly

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*

DISCUSSION On-

-Kashmir problem and Price control 87

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

question REGARDING- 63

-Sports grounds in Jhang city and allocated funds *(Question No. 3198*)*

MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. *(Minister for Irrigation)*

zero hour notice REGARDING-

-Weakening of embankments of Dajal Canal Rajanpur due to taking away the soil 287

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

questions REGARDING- 57

-Construction of stadium in Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3020*)*
-Number of studetns in Government Girls Higher Secondary School Chak No. 509/G.B Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3018*)* 250

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

-Details about Cooperative Housing Societies in city Faisalabad *(Question No. 912*)* 298
332

PAGE NO.

-N.G.Os registered with Cooperative Department *(Question No. 329)* 308
-Number of Cooperative Bank in Faisalabad and details about defaulters of over five millions of rupees *(Question No. 1619*)* 245
-Number of registered private schools in Faisalabad and procedure of registration *(Question No. 2746*)*

MUHAMMAD TAIMOOR KHAN, MR. *(Minister for Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING-

-Area, employees and monthly income of Shalamar Garden Lahore *(Question No. 2098*)* 49
-Budget allocated for sports in district Rajanpur for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3177*)* 62
-Budget allocated for sports in Gujranwala for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3273*)* 64
-Construction of cricket ground in Gym Khana Club Sahiwal and allocation of funds for it for 2018-19 *(Question No. 696)* 76
-Construction of Gym Khana Club Sahiwal and facilities provided 72
to its members *(Question No. 524)* 45
-Construction of Gymnasium in Mian Channu *(Question No. 1695*)* 66
-Construction of more sports stadium in Sadiqabad *(Question No. 3350*)*
-Construction of sports complex and multipurpose gymnasium and budget allocated for those in Lahore *(Question No. 2462*)* 53
-Construction of sports complex in tehsil Kot Momin, Sargodha *(Question No. 1453*)* 44
-Construction of stadium in Jalalpur Jattan, district Gujrat *(Question No. 2119*)* 50
-Construction of stadium in Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3020*)* 57
-Cost of construction of stadium in tehsil Jampur district Rajanpur *(Question No. 3170*)* 61
-Grant of scholarship to students on sports basis in Girls Colleges of 37
Rawalpindi *(Question No. 1387*)* 67
-Grounds reserved for “Kabaddi” game *(Question No. 75)*
-History and development works of Qila Nindna situated in midst of district 51
Chakwal and Jhelum *(Question No. 2358*)* 28
-Income from hotels of TDCP and Bus service thereof *(Question No. 92*)*
-New schemes and development works by Tourism Department *(Question No. 2884*)* 55
-Number of historical buildings in Lahore and funds allocated for their renovation *(Question No. 1758*)* 46
-Number of sports grounds and tournaments held in Sahiwal *(Question No. 1446*)* 41
-Number of sports grounds in PP-154 Lahore and maintenance thereof *(Question No. 666)* 74
-Number of sports grounds, stadiums and gymnasiums in 48

PAGE NO.

Gujranwala city *(Question No. 2040*)* 73
-Number of sports stadiums and grounds in PP-198, Sahiwal *(Question No. 610)* 46
-Repair of historical building of Budhu Tomb in Lahore *(Question No. 1757*)*
-Restoration of historical buildings situated at Mall Road Lahore 54
(Question No. 2705)* 70
-Sanction of Kamair Sports Ground Sahiwal *(Question No. 189)* 31
-Sports grounds and stadiums in PP-115 Faisalabad *(Question No. 1248*)* 63
-Sports grounds in Jhang city and allocated funds *(Question No. 3198*)* 36
-Sports grounds in Pasror *(Question No. 1282*)* 69
-Sports grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 70
-Sports stadium in Baseerpur, Okara *(Question No. 292)* 76
-Start of double-decker bus service in Lahore *(Question No. 837)* 65
-Start of sports in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 3274*)*
-Steps taken for development of games like Kabaddi, Wrestling and Malakhra 79
(Question No. 904) 58
-Steps taken for development of Tourism in 2019-20 *(Question No. 3039*)* 68
-Steps taken for development of Tourism in the Punjab *(Question No. 80*)*

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Locust swarm attack upon crops in Punjab 353

MUMTAZ ALI, MR.

questions REGARDING- 247
-Number of schools in PP-266, Rahim Yar Khan *(Question No. 2774*)*
-Promotion of non gazetted teaching staff in Rahim Yar Khan 134
(Question No. 1521)*

MUNIRA YAMIN SATTI, MS.

question REGARDING-
-Details about closure and merging of schools in tehsil Kahuta, 230
Rawalpindi *(Question No. 2347*)*

MURAD RAAS, MR. *(Minister for Schools Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Charging heavy amounts from students by private schools in 256
the head of registration *(Question No. 3164*)*
-Details about building and admissions in DPS College Jahania, 263
Khanewal *(Question No. 809)*
-Details about computer lab and posting of teachers in Government 245
Girls High School Adilgarh, Gujranwala *(Question No. 2741*)*
-Details about closure and merging of schools in tehsil Kahuta, 230
Rawalpindi *(Question No. 2347*)*
-Details about same syllabus in Government and Private Schools 238
(Question No. 2552)* 240
-Details about schools in tehsil Bhalwal *(Question No. 2735*)*

PAGE NO.

-Details about shifting schools on Solar Energy Project during August 2018 to August 2019 *(Question No. 810)*	268
-Development of education by Punjab Education Foundation *(Question No. 2372*)*	232
-Funds provided to DPS School Jahania Khanewal and utilization thereof *(Question No. 807)*	264
-Government steps taken for development of education *(Question No. 3068*)*	254
-Installation of solar panel system in Government Schools *(Question No. 2909*)*	248
-Non availability of basic facilities in Government Primary Schools Jamia Qadsia and Haveli Lakha, Kasur *(Question No. 2128*)*	228
-Non availability of electricity in Government Girls Primary School Moaz Bhoni, Sahiwal *(Question No. 1778*)*	227
-Non availability of toilets in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 840)*	269
-Number of elementary schools in Gujranwala and posting of teachers therein *(Question No. 3027*)*	251
-Number of registered private schools in Faisalabad and procedure of registration *(Question No. 2746*)*	246
-Number of schools in PP-266, Rahim Yar Khan *(Question No. 2774*)*	247
-Number of schools in PPs 263 & 264 and basic facilities therein *(Question No. 2406*)*	235
-Number of schools under administration of PEEF and funds allocated for 2018 *(Question No. 730)*	261
-Number of studetns in Government Girls Elementary School moza Salam tehsil Bhalwal, Sargodha and upgradation thereof *(Question No. 2936*)*	249
-Number of studetns in Government Girls Higher Secondary School Chak No. 509/G.B Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3018*)*	250
-Posts of Class IV in schools of Sahiwal *(Question No. 725)*	259
-Posts in DPS School Jahania, Khanewal *(Question No. 808)*	266
-Preparation of text books and change in syllabus by Punjab Text Book Board Lahore *(Question No. 2371*)*	231
-Procedure for registration of private schools in district Lahore *(Question No. 2535*)*	240
-Promotion of non gazetted teaching staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 1521*)*	135
-Provision of clean drinking water in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3101*)*	256
-Provision of text books in Government Schools of Sharaqpur *(Question No. 2567*)*	239
-Sale of narcotics in educational institutions *(Question No. 3082*)*	255
-Schools in PP-245 Bahawalpur and facilities therein *(Question No. 3223*)*	257
-Start of evening classes in Government Saghir Shaheen	252

PAGE NO.

School Khyali, Gujranwala *(Question No. 3030*)* 263
-Start of evening classes in Government Schools *(Question No. 791)*
-Steps for implementation of educational policy under National Action Plan *(Question No. 2469*)* 236
-Upgradation of Computer Science Laboratories of Government Schools *(Question No. 811)* 269
-Vacant posts in Government High School Kot Waris Wazirabad, Gujranwala *(Question No. 3248*)* 258

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-23rd January, 2020 14
-24th January, 2020 124
-27th January, 2020 170
-28th January, 2020 194
-29th January, 2020 296

NADEEM KAMRAN, MALIK

Privilege motion REGARDING- 193
-Improper behaviour of Police with Mr. Deputy Speaker

NASEER AHMAD, MR.

questions REGARDING- 67
-Grounds reserved for "Kabaddi" game *(Question No. 75)* 67
-Steps taken for development of Tourism in the Punjab *(Question No. 80*)*

NOTIFICATION of-
-Prorogation of 18th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 23rd January, 2020 380
-Summoning of 18th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 23rd January, 2020 1

O

OATH OF OFFICE by-
-Ramesh Singh Arora, Mr. (NM-370)

15

OFFICERS-
-Of the House

11

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 18th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 23rd January, 2020 15

Parliamentary Secretaries- 9

-OF THE PUNJAB

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SCHOOLS EDUCATION

-SEE UNDER SAJID AHMED KHAN, MR.

PARVEZ ELAHI, MR. *(Speaker Punjab Assembly)*

Privilege motion REGARDING- 191

-Improper behaviour of Police with Mr. Deputy Speaker

PAGE NO.

pointS of order REGARDING-

-Demand for constitution of a committee on misbehavior of traffic warden with President Press Club 21
-Demand for not to remove from service to employees of Punjab Rural Support Programme 279
-Demand for provision of facilities for internal and foreign investment 335
-Implementation upon ruling of Mr. Speaker about naming the new campus underpass at the name of Waris Meer 283

Price control- 86, 150, 351

-DISCUSSION UPON PRICE CONTROL

Privilege motion REGARDING- 174, 191

-IMPROPER BEHAVIOUR OF POLICE WITH MR. DEPUTY SPEAKER

Prorogation-

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 18TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY 380
of the Punjab commenced on 23rd January, 2020

Q

questions REGARDING-

Cooperatives Department- 314

-Branches, employees and defaulters of Cooperative Bank in PP-72 Sargodha *(Question No. 2070*)* 298
-Details about Cooperative Housing Societies in city Faisalabad *(Question No. 912*)* 329
-Details about projects of Cooperative Department for welfare of farmers in Rahim Yar Khan *(Question No. 2933*)* 330
-Details about provincial Cooperative Bank, loans and defaulters thereof *(Question No. 3264*)* 333
-Income earned from shops and plazas under Punjab Liquidation Board in Lahore *(Question No. 823)* 332
-N.G.Os registered with Cooperative Department *(Question No. 329)* 308
-Number of Cooperative Bank in Faisalabad and details about defaulters of over five millions of rupees *(Question No. 1619*)* 328

PAGE NO.

-Number of Cooperative Housing Societies in district Kasur and list of owners' names thereof *(Question No. 1665*)* 319
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Bank *(Question No. 3540*)* 325
-Regularization of employees working on contract and daily wages in Cooperative Department *(Question No. 3541*)* 256
SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-
-Charging heavy amounts from students by private schools in the head of registration *(Question No. 3164*)* 207
-Construction of wall of Government Primary School for Boys Kotli Choa Saiden Shah, Chakwal *(Question No. 2360*)* 262
-Details about building and admissions in DPS College Jahania, Khanewal *(Question No. 809)* 230
-Details about closure and merging of schools in tehsil Kahuta, Rawalpindi *(Question No. 2347*)* 245 216
-Details about computer lab and posting of teachers in Government Girls High School Adilgarh, Gujranwala *(Question No. 2741*)* 238
-Details about motor vehicles with PCTB *(Question No. 2708*)* 240
-Details about same syllabus in Government and Private Schools *(Question No. 2552*)* 268
-Details about schools in tehsil Bhalwal *(Question No. 2735*)*
-Details about shifting schools on Solar Energy Project during August 2018 to August 2019 *(Question No. 810)* 232
-Development of education by Punjab Education Foundation *(Question No. 2372*)* 263
-Funds provided to DPS School Jahania Khanewal and utilization thereof *(Question No. 807)* 253
-Government steps taken for development of education *(Question No. 3068*)* 248
-Installation of solar panel system in Government Schools *(Question No. 2909*)* 228
-Non availability of basic facilities in Government Primary Schools Jamia Qadsia and Haveli Lakha, Kasur *(Question No. 2128*)* 227
-Non availability of electricity in Government Girls Primary School Moaz Bhoni, Sahiwal *(Question No. 1778*)* 213
-Non availability of play ground in Elementary School Chak No. 53/L-5, Sahiwal *(Question No. 2484*)* 269
-Non availability of toilets in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 840)* 251
-Number of elementary schools in Gujranwala and posting of teachers therein *(Question No. 3027*)* 205
-Number of employees in Punjab Education Foundation and monthly salary thereof *(Question No. 2222*)* 208
-Number of Girls Schools in PP-251, Bahawalpur and details of closed schools *(Question No. 2413*)* 224
-Number of posts of Director in Shools Education Department and 202

PAGE NO.

procedure of recruitment thereof *(Question No. 2709*)*
-Number of Primary Schools in Khanewal and posts of sweepers therein *(Question No. 1650*)* 245
-Number of registered private schools in Faisalabad and procedure of registration *(Question No. 2746*)* 220 247
-Number of schools in PP-154 Lahore and vacant posts therein *(Question No. 2665*)* 234
-Number of schools in PP-266, Rahim Yar Khan *(Question No. 2774*)*
-Number of schools in PPs 263 & 264 and basic facilities therein *(Question No. 2406*)* 260
-Number of schools under administration of PEEF and funds allocated for 2018 *(Question No. 730)* 249
-Number of studetns in Government Girls Elementary School moza Salam tehsil Bhalwal, Sargodha and upgradation thereof *(Question No. 2936*)* 250 265
-Number of studetns in Government Girls Higher Secondary School Chak No. 509/G.B Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3018*)* 230
-Posts in DPS School Jahania, Khanewal *(Question No. 808)* 259
-Preparation of text books and change in syllabus by Punjab Text Book Board Lahore *(Question No. 2371*)* 236
-Posts of Class IV in schools of Sahiwal *(Question No. 725)*
-Procedure for registration of private schools in district Lahore *(Question No. 2535*)* 134
-Promotion of non gazetted teaching staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 1521*)* 255
-Provision of clean drinking water in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3101*)* 239 254
-Provision of text books in Government Schools of Sharaqpur *(Question No. 2567*)* 257
-Sale of narcotics in educational institutions *(Question No. 3082*)*
-Schools in PP-245 Bahawalpur and facilities therein *(Question No. 3223*)* 252 262
-Start of evening classes in Government Saghir Shaheen School Khyali, Gujranwala *(Question No. 3030*)* 235
-Start of evening classes in Government Schools *(Question No. 791)*
-Steps for implementation of educational policy under National Action Plan *(Question No. 2469*)* 268
-Upgradation of Computer Science Laboratories of Government Schools *(Question No. 811)* 129
-Vacancies of teachers and other staff in Government High School Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 1518*)* 258
-Vacant posts in Government High School Kot Waris Wazirabad, Gujranwala *(Question No. 3248*)*

YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM DEPARTMENT- 49
-Area, employees and monthly income of Shalamar Garden Lahore 61

PAGE NO.

(Question No. 2098)*
-Budget allocated for sports in district Rajanpur for 2018-19 64
and 2019-20 *(Question No. 3177*)*
-Budget allocated for sports in Gujranwala for 2018-19 and 75
2019-20 *(Question No. 3273*)*
-Construction of cricket ground in Gym Khana Club Sahiwal and 71
allocation of funds for it for 2018-19 *(Question No. 696)* 44
-Construction of Gym Khana Club Sahiwal and facilities provided 66
to its members *(Question No. 524)*
-Construction of Gymnasium in Mian Channu *(Question No. 1695*)* 52
-Construction of more sports stadium in Sadiqabad *(Question No. 3350*)*
-Construction of sports complex and multipurpose gymnasium and 44
budget allocated for those in Lahore *(Question No. 2462*)*
-Construction of sports complex in tehsil Kot Momin, Sargodha 50
(Question No. 1453)* 57
-Construction of stadium in Jalalpur Jattan, district Gujrat
(Question No. 2119)* 60
-Construction of stadium in Mamon Kanjan, Faisalabad *(Question No. 3020*)*
-Cost of construction of stadium in tehsil Jampur district Rajanpur 37
(Question No. 3170)* 67
-Grant of scholarship to students on sports basis in Girls Colleges of
Rawalpindi *(Question No. 1387*)* 51
-Grounds reserved for "Kabaddi" game *(Question No. 75)* 27
-History and development works of Qila Nindna situated in midst of district
Chakwal and Jhelum *(Question No. 2358*)* 54
-Income from hotels of TDCP and Bus service thereof *(Question No. 92*)*
-New schemes and development works by Tourism Department 46
(Question No. 2884)*
-Number of historical buildings in Lahore and funds allocated for 40
their renovation *(Question No. 1758*)*
-Number of sports grounds and tournaments held in Sahiwal 74
(Question No. 1446)*
-Number of sports grounds in PP-154 Lahore and maintenance 47
thereof *(Question No. 666)* 72
-Number of sports grounds, stadiums and gymnasiums in 45
Gujranwala city *(Question No. 2040*)*
-Number of sports stadiums and grounds in PP-198, Sahiwal *(Question No. 610)* 53
-Repair of historical building of Budhu Tomb in Lahore *(Question No. 1757*)* 69
-Restoration of historical buildings situated at Mall Road Lahore 31
(Question No. 2705)* 63
-Sanction of Kamair Sports Ground Sahiwal *(Question No. 189)* 35
-Sports grounds and stadiums in PP-115 Faisalabad *(Question No. 1248*)* 68
-Sports grounds in Jhang city and allocated funds *(Question No. 3198*)* 70
-Sports grounds in Pasror *(Question No. 1282*)* 76
-Sports grounds in PP-120, Toba Tek Singh *(Question No. 148)* 65
-Sports stadium in Baseerpur, Okara *(Question No. 292)*

PAGE NO.

-Start of double-decker bus service in Lahore *(Question No. 837)* 79
-Start of sports in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 3274*)* 58
-Steps taken for development of games like Kabaddi, Wrestling and Malakhra *(Question No. 904)* 67
-Steps taken for development of Tourism in 2019-20 *(Question No. 3039*)*

-STEPS TAKEN FOR DEVELOPMENT OF TOURISM IN THE PUNJAB *(QUESTION NO. 80*)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-29th January, 2020 379

R

RABIA NASEEM FAROOQI, MS.

questions REGARDING-
-Details about shifting schools on Solar Energy Project during August 2018 to August 2019 *(Question No. 810)* 268
-Development of education by Punjab Education Foundation *(Question No. 2372*)* 232
-Number of historical buildings in Lahore and funds allocated for their renovation *(Question No. 1758*)* 46
-Preparation of text books and change in syllabus by Punjab Text Book Board Lahore *(Question No. 2371*)* 230
-Repair of historical building of Budhu Tomb in Lahore *(Question No. 1757*)* 45
-Upgradation of Computer Science Laboratories of Government Schools *(Question No. 811)* 268

RAHEELA NAEEM, MRS.

Call attention Notice REGARDING- 82
-Details about robbery in Shalimar, Lahore

RAMESH SINGH ARORA, MR.
-Oath of office 15

PAGE NO.

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 13
-23rd January, 2020 123
-24th January, 2020 171
-27th January, 2020 193
-28th January, 2020 295
-29th January, 2020

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 201

-ADJOURNMENT MOTION NO. 769 OF 2019 20

-AUDIT REPORTS ON ACCOUNTS OF DIFFERENT DEPARTMENTS OF PUNJAB GOVERNMENT FOR THE YEAR 2014-15

Resolutions REGARDING- 277
-Demand for not to extend the contract of MEAs posted in schools 274
-Demand to establish Cardiology Centres in all districts of the province 275
-Demand to make speed breakers at roads according to international rules
-Demand to make uniforms, books and note books of private schools available in market easily 272
-Expression of grief and sorrow on sad demise of Ch. Muhammad Anwar Bhindar Ex Speaker West Pakistan Legislative Assembly 17

S

SAJID AHMED KHAN, MR. *(Parliamentary Secretary for Schools Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Construction of wall of Government Primary School for Boys 207
Kotli Choa Saiden Shah, Chakwal *(Question No. 2360*)* 217
-Details about motor vehicles with PCTB *(Question No. 2708*)*
-Non availability of play ground in Elementary School Chak No. 53/L-5, Sahiwal *(Question No. 2484*)* 213
-Number of employees in Punjab Education Foundation and monthly salary thereof *(Question No. 2222*)* 205
-Number of Girls Schools in PP-251, Bahawalpur and details of closed schools *(Question No. 2413*)* 209
-Number of posts of Director in Shools Education Department and procedure of recruitment thereof *(Question No. 2709*)* 224
-Number of Primary Schools in Khanewal and posts of sweepers therein *(Question No. 1650*)* 203
-Number of schools in PP-154 Lahore and vacant posts therein 221

PAGE NO.

(Question No. 2665*)
-Vacancies of teachers and other staff in Government High School Abad Pur Rahim Yar Khan (Question No. 1518*) 130

Resolutions REGARDING-
-Demand for not to extend the contract of MEAs posted in schools 278
-Demand to make uniforms, books and note books of private schools available in market easily 272

zero hour notices REGARDING-
-Demand to impose ban on transfer of teachers during educational session 285
-Holding marriage ceremonies in Government Girls School Sheikhupura by closing the school 289

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

questions REGARDING-
-Details about same syllabus in Government and Private Schools (Question No. 2552*) 238
-Procedure for registration of private schools in district Lahore (Question No. 2535*) 236
-Start of double-decker bus service in Lahore (Question No. 837) 76
-Steps taken for development of Tourism in 2019-20 (Question No. 3039*) 58

SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Conspiracy for making federal policy for getting substandard food products passed 349

point of order REGARDING-
-Demand for not to remove from service to employees of Punjab Rural Support Programme 281

SCHOOLS EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Charging heavy amounts from students by private schools in the head of registration (Question No. 3164*) 256
-Construction of wall of Government Primary School for Boys Kotli Choa Saiden Shah, Chakwal (Question No. 2360*) 207
-Details about building and admissions in DPS College Jahania, Khanewal (Question No. 809) 262
-Details about closure and merging of schools in tehsil Kahuta, Rawalpindi (Question No. 2347*) 230
-Details about computer lab and posting of teachers in Government Girls High School Adilgarh, Gujranwala (Question No. 2741*) 245
-Details about motor vehicles with PCTB (Question No. 2708*) 216
238

PAGE NO.

-Details about same syllabus in Government and Private Schools (*Question No. 2552**) 240
-Details about schools in tehsil Bhalwal (*Question No. 2735**) 268
-Details about shifting schools on Solar Energy Project during August 2018 to August 2019 (*Question No. 810*) 232
-Development of education by Punjab Education Foundation (*Question No. 2372**) 263
-Funds provided to DPS School Jahania Khanewal and utilization thereof (*Question No. 807*) 253
-Government steps taken for development of education (*Question No. 3068**) 248
-Installation of solar panel system in Government Schools (*Question No. 2909**) 228
-Non availability of basic facilities in Government Primary Schools Jamia Qadsia and Haveli Lakha, Kasur (*Question No. 2128**) 227
-Non availability of electricity in Government Girls Primary School Moaz Bhoni, Sahiwal (*Question No. 1778**) 213
-Non availability of play ground in Elementary School Chak No. 53/L-5, Sahiwal (*Question No. 2484**) 269
-Non availability of toilets in schools of Dera Ghazi Khan (*Question No. 840*) 251
-Number of elementary schools in Gujranwala and posting of teachers therein (*Question No. 3027**) 205
-Number of employees in Punjab Education Foundation and monthly salary thereof (*Question No. 2222**) 208
-Number of Girls Schools in PP-251, Bahawalpur and details of closed schools (*Question No. 2413**) 224
-Number of posts of Director in Shools Education Department and procedure of recruitment thereof (*Question No. 2709**) 202
-Number of Primary Schools in Khanewal and posts of sweepers therein (*Question No. 1650**) 245
-Number of registered private schools in Faisalabad and procedure of registration (*Question No. 2746**) 220
-Number of schools in PP-154 Lahore and vacant posts therein (*Question No. 2665**) 247
-Number of schools in PP-266, Rahim Yar Khan (*Question No. 2774**) 234
-Number of schools in PPs 263 & 264 and basic facilities therein (*Question No. 2406**) 260
-Number of schools under administration of PEEF and funds allocated for 2018 (*Question No. 730*) 249
-Number of studetns in Government Girls Elementary School moza Salam tehsil Bhalwal, Sargodha and upgradation thereof (*Question No. 2936**) 250
-Number of studetns in Government Girls Higher Secondary School Chak No. 509/G.B Mamon Kanjan, Faisalabad (*Question No. 3018**) 265
-Posts in DPS School Jahania, Khanewal (*Question No. 808*) 230

PAGE NO.

-Preparation of text books and change in syllabus by Punjab Text Book Board Lahore *(Question No. 2371*)* 259
-Posts of Class IV in schools of Sahiwal *(Question No. 725)* 236
-Procedure for registration of private schools in district Lahore *(Question No. 2535*)* 134
-Promotion of non gazetted teaching staff in Rahim Yar Khan *(Question No. 1521*)* 255
-Provision of clean drinking water in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3101*)* 239
-Provision of text books in Government Schools of Sharaqpur *(Question No. 2567*)* 254
-Sale of narcotics in educational institutions *(Question No. 3082*)* 257
-Schools in PP-245 Bahawalpur and facilities therein *(Question No. 3223*)* 252
-Start of evening classes in Government Saghir Shaheen School Khyali, Gujranwala *(Question No. 3030*)* 262
-Start of evening classes in Government Schools *(Question No. 791)* 235
-Steps for implementation of educational policy under National Action Plan *(Question No. 2469*)* 268
-Upgradation of Computer Science Laboratories of Government Schools *(Question No. 811)* 129
-Vacancies of teachers and other staff in Government High School Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 1518*)* 258
-Vacant posts in Government High School Kot Waris Wazirabad, Gujranwala *(Question No. 3248*)*

SHAHEEN RAZA, MS.

questions REGARDING-

-Budget allocated for sports in Gujranwala for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3273*)* 64
-Number of elementary schools in Gujranwala and posting of teachers therein *(Question No. 3027*)* 251
-Start of evening classes in Government Saghir Shaheen School Khyali, Gujranwala *(Question No. 3030*)* 252
-Start of sports in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 3274*)* 65

SHAHEENA KARIM, MS.

questions REGARDING-

-Non availability of toilets in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 840)* 269
-Provision of clean drinking water in schools of Dera Ghazi Khan *(Question No. 3101*)* 255

SHAMIM AFTAB, MS.

question REGARDING-

-Construction of sports complex in tehsil Kot Momin, Sargodha 44

PAGE NO.

(Question No. 1453*)

SHAMSA ALI, MS.

question REGARDING-

-Non availability of play ground in Elementary School Chak No. 53/L-5, Sahiwal *(Question No. 2484*)* 213

SHAWANA BASHIR, MS.

question REGARDING-

-Sale of narcotics in educational institutions *(Question No. 3082*)* 254

SHAZIA ABID, MS.

questions REGARDING-

-Budget allocated for sports in district Rajanpur for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3177*)* 61

-Cost of construction of stadium in tehsil Jampur district Rajanpur *(Question No. 3170*)* 60

-Details about building and admissions in DPS College Jahania, Khanewal *(Question No. 809)* 262

-Funds provided to DPS School Jahania Khanewal and utilization thereof *(Question No. 807)* 263

-Posts in DPS School Jahania, Khanewal *(Question No. 808)* 265

zero hour notice REGARDING-

-Weakening of embankments of Dajal Canal Rajanpur due to taking away the soil 286

SOHAIB AHMAD MALIK, MR.

questions REGARDING-

-Branches, employees and defaulters of Cooperative Bank in PP-72 Sargodha *(Question No. 2070*)* 314

-Number of studetns in Government Girls Elementary School moza Salam tehsil Bhalwal, Sargodha and upgradation thereof *(Question No. 2936*)* 249

SUMERA KOMAL, MS.

question REGARDING-

-Restoration of historical buildings situated at Mall Road Lahore *(Question No. 2705*)* 53

SUMMONING-

-Notification of summoning of 18th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 23rd January, 2020 1

PAGE

NO.

T

TAHIA NOON, MS.

question REGARDING-

-New schemes and development works by Tourism Department *(Question No. 2884*)* 54

TALAT FATEMEH NAQVI, MS.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 29th January, 2020 379

U

USMAN MEHMOOD, SYED

questions REGARDING-

-Construction of more sports stadium in Sadiqabad *(Question No. 3350*)*

-Details about projects of Cooperative Department for welfare of farmers in Rahim Yar Khan *(Question No. 2933*)* **66**

-Number of schools in PPs 263 & 264 and basic facilities therein *(Question No. 2406*)* 329

-Steps taken for development of games like Kabaddi, Wrestling and Malakhra *(Question No. 904)* 234

-Vacancies of teachers and other staff in Government High School Abad Pur Rahim Yar Khan *(Question No. 1518*)* 79

129

UZMA KARDAR, MS.

DISCUSSION On-

-Kashmir problem, Price control and Law & order

question REGARDING-

-Government steps taken for development of education *(Question No. 3068*)* **95**

253

W

WASEEM KHAN BADOZAI, NAWABZADA

question REGARDING-

-Steps for implementation of educational policy under

PAGE NO.

National Action Plan *(Question No. 2469*)* 235

Y

YASIR ZAFAR SANDHU, MR.

question REGARDING- 240

-Details about schools in tehsil Bhalwal *(Question No. 2735*)*

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Increase in AIDS cases after resign of high ranking officers 346

-RESTRICTION ON ADMISSION OF EMERGENCY PATIENT IN GYNAE WARD TEHISL HEAD QUARTER HOSPITAL MURIDKEY 348 274

Resolution REGARDING- 286

-Demand to establish Cardiology Centres in all districts of the province

zero hour notice REGARDING-

-Break down of lazer machine of cancer ward of Mayo Hospital, Lahore

YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Area, employees and monthly income of Shalamar Garden Lahore *(Question No. 2098*)* 49

-Budget allocated for sports in district Rajanpur for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3177*)* 61

-Budget allocated for sports in Gujranwala for 2018-19 and 2019-20 *(Question No. 3273*)* 64

-Construction of cricket ground in Gym Khana Club Sahiwal and allocation of funds for it for 2018-19 *(Question No. 696)* 75

-Construction of Gym Khana Club Sahiwal and facilities provided to its members *(Question No. 524)* 71

-Construction of Gymnasium in Mian Channu *(Question No. 1695*)* 44

-Construction of more sports stadium in Sadiqabad *(Question No. 3350*)* 66

-Construction of sports complex and multipurpose gymnasium and budget allocated for those in Lahore *(Question No. 2462*)* 52

-Construction of sports complex in tehsil Kot Momin, Sargodha 44

PAGE NO.

(*Question No. 1453**)
-Construction of stadium in Jalalpur Jattan, district Gujrat 50
(*Question No. 2119**)
-Construction of stadium in Mamon Kanjan, Faisalabad 57
(*Question No. 3020**)
-Cost of construction of stadium in tehsil Jampur district Rajanpur 60
(*Question No. 3170**)
-Grant of scholarship to students on sports basis in Girls Colleges of 37
Rawalpindi (*Question No. 1387**) 67
-Grounds reserved for "Kabaddi" game (*Question No. 75*)
-History and development works of Qila Nindna situated in midst of district 51
Chakwal and Jhelum (*Question No. 2358**) 27
-Income from hotels of TDCP and Bus service thereof (*Question No. 92**)
-New schemes and development works by Tourism Department 54
(*Question No. 2884**)
-Number of historical buildings in Lahore and funds allocated for 46
their renovation (*Question No. 1758**)
-Number of sports grounds and tournaments held in Sahiwal 40
(*Question No. 1446**)
-Number of sports grounds in PP-154 Lahore and maintenance 74
thereof (*Question No. 666*)
-Number of sports grounds, stadiums and gymnasiums in 47
Gujranwala city (*Question No. 2040**) 72
-Number of sports stadiums and grounds in PP-198, Sahiwal (*Question No. 610*) 45
-Repair of historical building of Budhu Tomb in Lahore (*Question No. 1757**)
-Restoration of historical buildings situated at Mall Road Lahore 53
(*Question No. 2705**) 69
-Sanction of Kamair Sports Ground Sahiwal (*Question No. 189*) 31
-Sports grounds and stadiums in PP-115 Faisalabad (*Question No. 1248**) 63
-Sports grounds in Jhang city and allocated funds (*Question No. 3198**) 35
-Sports grounds in Pasror (*Question No. 1282**) 68
-Sports grounds in PP-120, Toba Tek Singh (*Question No. 148*) 70
-Sports stadium in Baseerpur, Okara (*Question No. 292*) 76
-Start of double-decker bus service in Lahore (*Question No. 837*) 65
-Start of sports in Mini Stadium Gujranwala (*Question No. 3274**)
-Steps taken for development of games like Kabaddi, Wrestling and Malakhra 79
(*Question No. 904*) 58
-Steps taken for development of Tourism in 2019-20 (*Question No. 3039**) 67
-Steps taken for development of Tourism in the Punjab (*Question No. 80**)

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

questions REGARDING-
-Details about provincial Cooperative Bank, loans and defaulters 330

	PAGE NO.
thereof *(Question No. 3264*)*	
-Schools in PP-245 Bahawalpur and facilities therein *(Question No. 3223*)*	257
ZAKIA KHAN, MS.	
DISCUSSION On-	
-Kashmir problem and Price control	355
zero hour notices REGARDING-	286
-Break down of lazer machine of cancer ward of Mayo Hospital, Lahore	285
-Demand to impose ban on transfer of teachers during educational session	
-Holding marriage ceremonies in Government Girls School Sheikhupura by closing the school	289
-Weakening of embankments of Dajal Canal Rajanpur due to taking away the soil	286